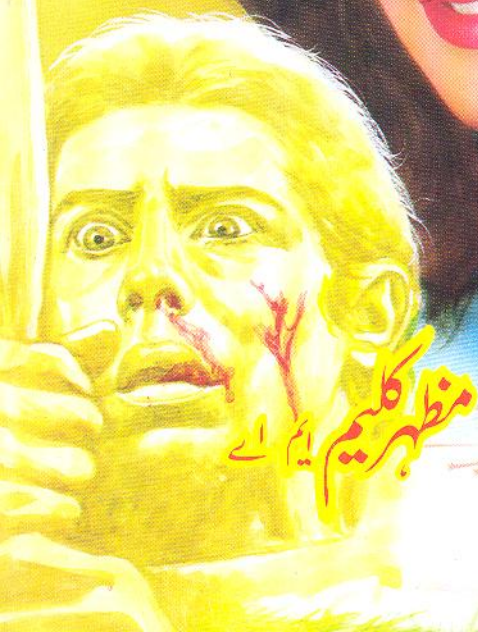


عمران سیریز

جولینا اپکشن



SCANNED BY JAMSHED

عراق سیریز

جولیانٹاپ ایکشن

مکمل ناول

منظرہ کلیم ایم اے

یوسف برادرز

پاک گیٹ
ملتان

چند باتیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور
پیش کردہ چورٹنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی تجزوی
یا نگلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبشرز
مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

محترم قارئین — سلام مسنون۔ نیا ناول آپ کے ہاتھوں میں ہے
اس ناول کی کہانی میں جاسوسی، سپینس اور ایکشن کا اس قدر حسین
امتزاج ہے کہ مجھے یقین ہے یہ ناول اپنی کہانی اور ٹیمپو کے لحاظ سے
آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر طرح سے پورا اترے گا۔ اس کہانی کا مرکزی کردار
جولیان ہے جو نہ صرف پاکستان سیکرٹ سروس کی ممبر ہے بلکہ سیکنڈ چیف بھی
ہے جو بلا ہر ایک نرم و نازک سی لڑکی ہے لیکن جب وہ صحیح معنوں میں
ایکشن پر آجائے تو پھر عمران جیسا لڑکا بھی پناہ مانگنے پر مجبور ہو جاتا
ہے۔ اس کہانی میں جولیان نے اپنی ذہانت، دلیری، پھرتی اور اپنے ٹاپ
ایکشن کا ایسا مظاہرہ کیا ہے کہ اس کہانی کو پڑھنے کے بعد یقیناً آپ
جولیا کے کردار کے ان پہلوؤں سے پہلی بار روشناس ہوں گے جو
اس سے پہلے شاید ہی کبھی سامنے آئے ہوں اور اس کہانی کے بعد
آپ بھی اس بات کے قائل ہونے پر مجبور ہو جائیں گے کہ جولیا پاکستان
سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف بننے کی پوری طرح اہل ہے۔ مجھے
یقین ہے کہ یہ دلچسپ اور منفرد کہانی آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے
گی۔ اپنی آرا سے مجھے ضرور آگاہ کیجئے اور اب اپنے چند خطوط بھی
ملاحظہ کر لیجئے۔

ٹیکسلا سے محمد رفیق لکھتے ہیں: آپ کے لکھے ہوئے ناول مجھے

ناشران ————— اشرف قریشی

————— یوسف قریشی

پرنٹر ————— محمد یونس

طابع ————— ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ————— 90/- روپے



واضح شکست سے دوچار دکھایا کریں۔

سید سرور سرفراز صاحب! ناول کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں مجھے آپ کے جذبات کا پوری طرح احساس ہے لیکن عمران اور کرنل فریدی دونوں عظیم جاسوس ہیں۔ یہ درست ہے کہ کرنل فریدی ایسے ملک کا باشندہ ہے جو سرکاری طور پر غیر مسلم ہے لیکن کرنل فریدی بھی مسلمانوں اور عالم اسلام کا اتنا ہی بی خواہ ہے جتنا عمران۔ اس نے کبھی مسلمانوں یا عالم اسلام کے خلاف ایسی کارروائی کی حوصلہ افزائی نہیں کی جس سے عالم اسلام کو کسی طرح بھی نقصان پہنچ سکتا ہو باقی رہا دونوں کرداروں میں سے کسی کردار کا دبا ہوا نظر آنا تو ایسا صرف مخصوص سچو لکشنز کی وجہ سے محسوس ہوتا ہے۔ جاسوسی کہانیوں میں ایسی سچو لکشنز پیدا ہو جاتی ہیں جہاں مخصوص حالات کی وجہ سے کوئی ایک کردار دوسرے سے سبقت لے جاتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ مجموعی طور پر کوئی کردار دوسرے سے دب گیا ہے۔ آپ سے زیادہ میرے ان قارئین کو مجھ سے گلہ رہتا ہے جو کرنل فریدی کو عمران سے زیادہ پسند کرتے ہیں کہ عمران کے مقابلے میں کرنل فریدی دبا دبا رہتا ہے۔ میں نے ہمیشہ ان سے بھی یہی کہا ہے کہ ایسا احساس مخصوص سچو لکشنز کی وجہ سے محسوس ہوتا ہے اور جاسوسی ناول میں اگر ایسی سچو لکشنز نہ ہوں تو پھر جاسوسی کہانی کی وہ چاشنی باقی نہیں رہتی جو ایسی کہانیوں کا طرہ امتیاز ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری بات بخوبی سمجھ گئے ہوں گے۔

قطب پور سادات لودھراں سے محمد افضل جاوید لکھتے ہیں! آپ کا انداز تحریر تمام جاسوسی مصنفین سے منفرد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نوجوان

بیچہ پسند ہیں اور میں انہیں بڑے شوق سے پڑھتا ہوں لیکن ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے سارے ساتھی مسلمان ہیں لیکن آپ نے انہیں کبھی روزہ رکھے ہوئے نہیں دکھایا۔ کیا ماہ رمضان میں کوئی مجرم تنظیم پاکیشیا میں نہیں آتی؟

محمد رفیق صاحب! کتابوں کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں عبادت دکھاوے کے لئے نہیں ہوتی اور روزہ تو خالصتاً اللہ اور بندے کے درمیان معاملہ ہے اس لئے ضروری تو نہیں کہ عبادت کی باقاعدہ سلیسٹی کی جائے۔ روزہ فرض ہے اور ظاہر ہے کوئی بھی مسلمان فرض سے کوتاہی نہیں کر سکتا۔ امید ہے بات واضح ہو گئی ہوگی۔

کراچی ڈرگ کالونی سے سید سرور سرفراز لکھتے ہیں! آپ کا ناول کیمپ فائنٹ پڑھا۔ گذشتہ ناول کی طرح یہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ آپ نے اپنے ناولوں کے ذریعے نوجوان نسل میں مثبت انداز فکر، جذبہ حب الوطنی اور سماجی برائیوں کے خلاف جو جذبہ اجاگر کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے وہ انتہائی قابلِ داد ہے۔ کیمپ فائنٹ میں عمران کا کردار فریدی کے مقابلے میں خاصا دبا دبا سا رہا ہے حالانکہ عمران نہ صرف پاکیشیا بلکہ پورے عالم اسلام کا سپاہی ہے۔ رہا کرنل فریدی تو وہ صرف اپنے غیر مسلم ملک کا وفادار ہے اور وہ اس غیر مسلم ملک کی خاطر مسلمانوں کے خلاف بھی کام کر سکتا ہے اس لئے فریدی کے مقابلے میں عمران کے کردار کو دبا دینا نہ صرف عمران بلکہ پورے عالم اسلام کے ساتھ زیادتی ہے۔ میری اور میرے بے شمار ساتھیوں کی گزارش ہے کہ آپ فریدی کے مقابلے میں عمران کے کردار کو دبا ہوا نہ دکھایا کریں بلکہ عمران کے مقابلے میں فریدی کو

نسل میں اس وقت آپ کے ناولوں کا کریز پایا جاتا ہے۔ آپ بچوں کی کہانیاں لکھتے ہیں وہ بھی اس قدر دلچسپ ہوتی ہیں کہ بچے تو بچے میں نے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کو بھی آپ کی لکھی ہوئی بچوں کی کتابیں پڑھتے اور پسند کرتے دیکھا ہے۔ ویسے میری ایک تجویز ہے کہ اگر آپ کسی ناول میں عمرو عیار اور شاطر عمران کا ٹکراؤ کرا دیں تو مجھے یقین ہے کہ یہ ٹکراؤ انتہائی دلچسپ اور یادگار رہے گا۔

محمد افضل جاوید صاحب۔ کتابوں کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں۔ آپ کی تجویز واقعی بے حد دلچسپ ہے۔ اگر کبھی ٹائم مشین عمران کے ہاتھ لگ گئی اور وہ اس ٹائم مشین کے ذریعے اس دور میں پہنچ گیا جس دور میں عمرو عیار موجود تھا تو یقیناً ان دونوں عیاروں کا مقابلہ واقعی بے حد دلچسپ ثابت ہو گا۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

منظر کلیم ایم۔ اے

عمرات راک اینڈ رول کی دھن پر سیٹی بجانا ہوا بڑے اطمینان سے کارڈرائیو گنگ کر رہا تھا۔ اس کی کار اس وقت دارالحکومت کے شمال مشرق میں واقع سرسبز پہاڑیوں کے درمیان موجود چوڑی سڑک پر رواں دواں تھی کار کی رفتار نارمل تھی حالانکہ وہ سپورٹس کار تھی اور شاید اسی لئے دوسری گاڑوں والے اُسے کراس کرتے وقت اُسے حیرت سے دیکھتے کہ یہ کیسا ڈرائیور ہے جو تھے گاڑوں کی سپورٹس کار کو سٹ روٹی سے ڈرائیو کر رہا ہے لیکن عمران پر ان کی نظروں کا ظاہر ہے کیا اثر ہو سکتا تھا۔ وہ بڑے اطمینان سے سیٹی بجاتا، کار ڈرائیو کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کی منزل ان پہاڑیوں کے طویل سلسلے کے آخر میں واقع ایک خوبصورت پہاڑی شہر جیروان تھی۔ یہ شہر خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین صحت افزا مقام بھی تھا اس لئے گرمیوں میں وہاں خاصا رش رہتا تھا لیکن آج کل چونکہ سڑکیں کی آمد آمد تھی اس لئے شہر کی بھرپور رونق کا زور ٹوٹ چکا تھا اور اب وہاں

جہانے والوں کی نسبت وہاں سے آنے والوں کی تعداد زیادہ تھی۔
 عمران گذشتہ ایک ماہ سے بالکل فارغ تھا۔ سیکرٹ سرورس کے پاس
 کوئی کیس نہ تھا اس لئے زیادہ تر وقت مطالعے اور تفریح میں ہی گذرتا تھا۔
 جیرون کا خیال بھی بس اُسے بیٹھے بیٹھے آگیا۔ جیرون میں ڈاکٹر ہاشم کی
 مستقل رہائش تھی۔ ڈاکٹر ہاشم ویسے تو طب کے ڈاکٹر تھے لیکن گذشتہ کئی
 سالوں سے وہ ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے تھے اور چونکہ پہلی اور دوسری
 جنگ عظیم کے دوران وہ فوج سے منسلک رہے تھے اس لئے ان کی
 زندگی ہر لحاظ سے فوجی انداز میں ڈھل چکی تھی اور اس انداز میں وہ اس
 قدر برج بس چکے تھے کہ بعض اوقات ان کا سخت ترین ڈسپلن دوسروں
 کے لئے عذاب جان بن جاتا تھا۔ لیکن ڈاکٹر ہاشم کو شروع سے کوڈورک
 میں دلچسپی رہی تھی اور وہ اپنے کام میں اس قدر باہر ہو گئے تھے کہ پیچیدہ
 سے پیچیدہ کوڈ بھی وہ اس طرح حل کر لیتے تھے جیسے اس کوڈ کے خالق
 ہی وہی ہوں۔ عمران خود بھی کوڈورک میں خاصا ماہر تھا لیکن جب کبھی
 اُسے کسی کوڈ میں شدید مشکل پیش آتی تو وہ ڈاکٹر ہاشم سے ہی رجوع کرتا
 تھا اور ڈاکٹر ہاشم بھی اس کی ذہانت کی وجہ سے اس کی بچہ قدر کرتے
 تھے اور یہ عمران ہی تھا جو انہیں اپنی مرضی سے کنٹرول کر لیتا تھا اور ڈاکٹر
 ہاشم کو اپنی انگلیوں پر سچانے کا فن جانتا تھا۔

ڈاکٹر ہاشم نے اپنی لائبریری میں کوڈورک پر دنیا کی بہترین کتابیں
 اکٹھی کر رکھی تھیں اور ویسے بھی چونکہ اس معاملے میں ان کی شہرت
 بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکی تھی اس لئے دنیا بھر سے انہیں مختلف
 کوڈ حل کرنے کے لئے بھیجے جاتے تھے۔ ڈاکٹر ہاشم نے اس علم پر نحو

تاجر تھا۔
 عمران کو بس اخبار پڑھتے پڑھتے ڈاکٹر ہاشم کا خیال آگیا۔ طویل عرصے
 سے ان سے ملاقات نہ ہوتی تھی۔ موسم بھی خوشگوار تھا اس لئے
 عمران نے کارنگامی اور جیرون کی طرف چل پڑا۔ پہلے اُسے خیال آیا کہ وہ ڈاکٹر

”میڈونا۔۔۔ اوه! پھر تو غلطی ہو گئی۔۔۔ آپ خطرناک تو نہیں ہیں۔
مم۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے بڑا ڈر لگتا ہے۔“ عمران نے سیکھت انتہائی
خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔۔۔؟“ میڈونا عمران کے اس اچانک خوفزدہ ہو
جانے پر بڑی طرح چونک پڑی۔

”اوه!۔۔۔ پھر ٹھیک ہے۔ اگر آپ کو میڈ کا مطلب نہیں آتا
تو اس کا مطلب ہے کہ آپ خطرناک بھی نہیں ہوتی ہوں گی۔“ عمران
نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور کار آگے بڑھا دیا۔ اس کا
انداز ایسا تھا جیسے سیکھت کوئی مہیب خطرہ ٹل گیا ہو۔
”میں واقعی آپ کا مطلب نہیں سمجھی۔ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔“
میڈونا نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اچھا۔۔۔ یعنی لفٹ دینے کے ساتھ ساتھ مطلب بھی سمجھنا پڑے
گا۔“ ٹھیک ہے۔ ہمارے ہاں میڈ پاگل کو کہتے ہیں۔ اور میڈونا
کا مطلب آپ خود سمجھ لیں۔ اور پاگلوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔
ایک خطرناک اور دوسرے بے ضرر۔ ویسے دوسری قسم میں کچھ کچھ
میرا شمار بھی ہوتا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور میڈونا
اس بار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

”اوه!۔۔۔ آپ بے حد دلچسپ انسان ہیں مسٹر۔“ میڈونا
نے ہنستے ہوئے کہا۔

”علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن)۔۔۔ یہ ڈگریاں
اس لئے ساتھ لئے پھرتا ہوں تاکہ سنسنے والوں کو پتہ چل جائے کہ میں

ہاشم کوفون پر اپنی آمد کی اطلاع دے دے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ ترک
کر دیا۔ چونکہ اس کا مقصد صرف تفریح تھا اس لئے وہ بڑے اطمینان سے
کار چلاتا ہوا جیرون کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

عمران کی کار نے جیسے ہی ایک پہاڑی موڑ کاٹا۔ سیکھت اس نے چونک
کر ایکسیلیٹر سے پیر ہٹا کر بریک پر رکھ دیا۔ کیونکہ موٹر کے ساتھ ہی ایک
خوبصورت غیر ملکی لڑکی اپنی پشت پر سیاہوں والا بیگ لادے کھڑی انگوٹھا
اٹھا کر لفٹ مانگ رہی تھی۔ لڑکی اپنے رنگ اور چہرے کے نقوش سے
ولیشن کارمن کی باشندہ لگتی تھی۔ عمران نے جیسے ہی کار اس کے قریب
روکی وہ تیزی سے آگے بڑھی۔

”مجھے جیرون جان ہے۔ کیا آپ مجھے جیرون تک لفٹ دیں گے۔“
غیر ملکی لڑکی نے بڑے مہذب انداز میں کہا۔

”آپ کو تو میں کہکشاں تک لفٹ دینے کے لئے تیار ہوں۔۔۔ یہ
جیرون تو بہت نزدیک ہے۔“ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے
میں کہا تو وہ لڑکی نے اختیار مسکرا دی اور پھر اس نے دروازہ کھولا اور سائیڈ
سیٹ پر بیٹھ گئی۔ لیکن کار کا دروازہ بند کرنے سے پہلے اس نے پشت
پر لدا ہوا بیگ اتار کر اپنے قدموں میں رکھا اور پھر دروازہ بند کر دیا۔

”بہت بہت شکریہ!۔۔۔ میرا نام میڈونا ہے اور میں تعلق
ولیشن کارمن سے ہے۔“ آپ کا ملک بے حد خوبصورت ہے اور
جیرون کی تو میں نے بہت تعریفیں سنی ہیں۔“ لڑکی نے مسکراتے
ہوئے بڑے مہذب انداز میں اپنا تعارف بھی کر لیا اور رسمی طور پر عمران
کے ملک کی تعریف بھی کر دی۔

سے گھبراتے ہوئے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

”میں ٹورسٹ ہوں اس لئے کسی سہستے سے ہوٹل کا رُخ کروں گی۔
 ویسے میں ولیٹن کا مین کی ہیرنگ یونیورسٹی میں انکیٹروکس کی طالبہ ہوں۔
 سال میں ہمیں دو ماہ کی چھٹیاں ہوتی ہیں اور میں یہ چھٹیاں سیاحت میں
 گزارتی ہوں۔ پاکستان کے متعلق میں نے بہت کچھ سنا ہوا تھا اس
 لئے اس بار میں یہاں آگئی ہوں۔“ میڈونا نے مکمل تعارف
 کراتے ہوئے کہا۔

”ارے آپ کو ہوٹل میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔ ڈاکٹر حاشم
 کی وسیع و عریض کوٹھی آخر کس کام آئے گی۔ اور مجھے یقین ہے کہ
 آپ ڈاکٹر حاشم سے مل کر بے حد خوش ہوں گی۔ اور وہ بھی
 انسانوں کے ڈاکٹر رہے ہیں مولیشیوں کے نہیں رہے۔ اس لئے ظاہر ہے
 انہیں انسانوں سے مل کر لازماً خوشی ہوتی ہوگی۔ ویسے آجکل وہ
 ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے ہیں۔ بس ذرا ڈسپلن کے پابند
 ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ بہر حال نکلا تو وہ تفریح کے
 لئے ہی تھا اس لئے اس نے سوچا کہ اگر میڈونا بھی اس تفریح میں شامل
 ہو جائے تو کیا بُرا ہے۔

”ڈسپلن کی پابندی تو اچھی ہوتی ہے۔ مجھے ڈاکٹر حاشم سے مل
 کر واقعی خوشی ہوگی۔“ میڈونا نے جواب دیا۔

”واقعی تو بہت چھٹا سا لفظ ہے۔ آپ کو اس سے بھی زیادہ
 خوشی ہوگی۔ بیچارے ڈاکٹر حاشم تو مہمانوں کے لئے ترستے رہتے
 ہیں۔“ عمران نے بڑے فرمانبردارانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا وہ

بے ضرر ہوں۔ ظاہر ہے جس نے صرف ڈگریاں حاصل کرنے کے لئے
 اپنی زندگی کے اتنے بہت سے سال گزار دیئے ہوں۔ وہ بیچارہ
 اب اس کے سوا اور کچھ بھی کیا سکتا ہے کہ تعارف کراتے ہوئے ڈگریاں
 دوسرا رہے۔“ عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور
 میڈونا اس طرح چونک کر عمران کو دیکھنے لگی جیسے اُسے عمران کی ڈگریوں
 پر ذرا برا یقین نہ آیا ہو۔

”ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن)۔ اوہ! تو آپ ڈاکٹر آت سائنس
 ہیں۔“ میڈونا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بس نام کا ڈاکٹر ہوں۔ جب سے میں ڈاکٹر بنا ہوں، سائنس بیمار
 ہی نہیں ہوتی۔“ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا اور میڈونا
 ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

”میں واقعی حیران ہوں کہ ڈی۔ ایس۔ سی جیسی ڈگری رکھنے کے باوجود
 آپ کا مزاج اس قدر شگفتہ ہے۔ ورنہ خالی ایم۔ ایس۔ سی
 کرنے کے بعد لوگ کھاٹے کو دوڑتے ہیں۔“ میڈونا نے سر ہلاتے
 ہوئے کہا اور اس بار عمران بھی مسکرا دیا۔

”کھاٹے کو تو میرا بھی دل کر رہا ہے۔ لیکن کار کے اندر دوڑنے کی گنجائش
 نہیں ہے۔“ عمران نے میڈونا کو دیکھتے ہوئے بڑے لگاؤ
 بھرے لہجے میں کہا تو میڈونا کا چہرہ یکجہت گلاب کی طرح کھل اٹھا۔

”آب واقعی خوبصورت باتیں کرتے ہیں۔“ مجھے خوشی ہے کہ
 مجھے آپ کی کمپنی میسر آتی ہے۔“ میڈونا نے ہنستے ہوئے کہا۔

”آپ جیرون میں کہاں ٹھہریں گی۔“ عمران نے میڈونا کے لہجے

تصور ہی تصور میں میڈونا کی اس خوشی کا تصور کر رہا تھا جو اسے ڈاکٹر ہاٹم سے مل کر ہو گی۔

”آپ ڈاکٹر ہاٹم صاحب کے پاس جا رہے ہیں؟“ میڈونا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں! مجھے دراصل ہر چھ ماہ بعد تربیت کے لئے ان کے پاس جانا پڑتا ہے۔“ عمران نے بڑے بخیدہ لہجے میں کہا۔

”تربیت کیسی تربیت؟“ میڈونا نے چونک کر پوچھا۔

”ڈسپلن کی۔ میری طبیعت ایسی ہے کہ میں اکثر آؤٹ آف ڈسپلن ہو جاتا ہوں۔ اس لئے مجبوراً ہر چھ ماہ بعد مجھے ریفرش کورس کے لئے جانا پڑتا ہے۔“ عمران نے کہا اور میڈونا نے مسکرا کر سر ہلادیا۔

”آپ ملازمت کرتے ہیں کسی سائنسی ادارے میں؟“ میڈونا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”سائنسی ادارے والے مجھے کہاں ملازمت دیتے ہیں۔ ان کے پاس جو سیٹیں ہوتی ہیں وہ سائنس کے ساتھ میٹرک پاس کو مل جاتی ہیں۔ اور مجھے یہی جواب ملتا ہے کہ آپ تو ڈاکٹر ہیں اس لئے جب سائنس بیمار ہوئی تو آپ کو بلالیا جائے گا۔ اور سائنس بجائے بیمار ہونے کے روز بروز صحت مند ہوتی جا رہی ہے۔“ عمران نے منہ بندتے ہوئے کہا۔

”ادہ! حیرت ہے کہ ڈی۔ ایس۔ سی۔ اور وہ بھی آکسفورڈ جی بی یونیورسٹی سے فارغ التحصیل کو کوئی سیٹ ہی نہ ملے۔“ آپ مذاق تو نہیں کر رہے۔“ میڈونا واقعی بے حد حیران ہو رہی تھی۔

”بس ایک بار کوشش کی تھی۔ اتنی جوتیاں پڑیں کہ پھر ہمیشہ کے لئے توبہ کر لی۔“ عمران نے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ کیسی کوشش؟“ میڈونا نے چونک کر پوچھا۔

اس کے چہرے پر واقعی حیرت تھی۔

”مذاق کرنے کی۔“ اب مجھے بھلا بیٹگی کیسے معلوم ہو سکتا تھا کہ ان محترمہ کا شوہر حلالہ واقع ہوا ہے۔“ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور میڈونا کے حلق سے نکلنے والے مترنم قہقہے سے کارگو بج اٹھی۔

”تو اس کے شوہر کی موجودگی میں آپ نے مذاق کرنے کی کوشش کر ڈالی۔“ چچ چچ۔“ میڈونا نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ واقعی اب عمران کی باتوں سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہی تھی۔

”ارے یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔“ میں نے کوشش کی تھی۔؟“ خدا کا خوف کیجیے۔“ میں بھلا ایسی جرأت کر سکتا ہوں۔“ اماں بی کہتی ہیں کہ میرا بیٹا عمران تو سات لڑکیوں جیسا اکیلا لڑکا ہے۔ البتہ یہ مجھے آج تک پتہ نہیں چلا کہ اماں بی سات کا عدد کیوں کہتی ہیں۔

”لڑکیاں تو آٹھ بھی ہو سکتی ہیں اور چھ بھی۔“ بہر حال وہ کوشش ان محترمہ کی تھی۔“ عمران نے کہا۔ اور میڈونا کا ہنستے ہنستے بُرا حال ہو گیا۔ اس کا خوبصورت چہرہ مسلسل ہنسنے کی وجہ سے تھما اٹھا تھا۔

”آپ واقعی بے حد دلچسپ باتیں کرتے ہیں۔“ میڈونا نے ایک بار پھر وہی فقرہ دوہراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں کی چمک اور چہرے کی تھما ہٹ اور ہی کہانی سن رہی تھی۔

”جیرون شہر اب قریب آ رہا ہے۔ اس لئے اگر آپ نے کچھ پینا ہو تو

نہیں۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک بانس کی طرح ڈبلا پتلا آدمی جس کی بڑی بڑی مونچھیں تیر کی طرح دائیں بائیں اس طرح سیدھی کھڑی تھیں جیسے اس نے مونچھوں میں لوہے کی سلاخیں فٹ کر رکھی ہوں۔ باہر آگیا۔

"اباؤٹ ٹرن"۔ اس مونچھوں والے نے باہر نکلتے ہی اس طرح چیخ کر کہا جیسے فوجی انسٹرکٹر زنگروٹوں کو پرید کر رہا ہو اور عمران بھی واقعی نہ صرف فوجی انداز میں اباؤٹ ٹرن ہوا بلکہ ساتھ ہی وہ اٹن شن بھی ہو گیا۔ "ایٹ اینر"۔ اس دُبلے پتلے لیکن بھاری مونچھوں والے نے چیخ کر کہا اور عمران جو بت کی طرح اکڑا کھڑا تھا اطمینان سے کھڑا ہو گیا۔ "رپورٹ پیش کرو جوان"۔ مونچھوں والے نے اسی طرح اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جنگی قانون کے تحت کمپنی کمانڈر کو رپورٹ پیش کی جاسکتی ہے۔ جبکہ قیدی بھی ہمراہ ہو"۔ عمران نے بھی سخت اور خشک لہجے میں کہا۔ "یس"۔ تم نے ٹھیک بولا جوان"۔ مونچھوں والے نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک لمحے میں کھڑکی میں غائب ہو گیا اور عمران مسکراتا ہوا کار کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے عمران صاحب"۔ میڈونا کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

ڈسپینس میڈونا"۔ عمران نے سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اسی لمحے پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لیٹا گیا۔ کوٹھی جس طرح باہر سے خوبصورت تھی اندر سے بھی خوبصورت تھی۔ عمران نے کار وسیع پورے

مجھے بتا دیں۔ ورنہ ڈاکٹر اشتم تو ڈسپینس کا پابند ہے۔ وہاں کھانے کے لئے علیحدہ وقت مقرر ہے اور پینے کے لئے علیحدہ"۔ عمران نے ایک بار پھر موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"اوہ!۔ تھینک یو"۔ میں دارالحکومت سے کھانا کھا کر چلی تھی۔ میڈونا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا کر خاموش ہو گیا۔ مقوڑی دیر بعد ہی وہ جیرون میں داخل ہو گئے اور پھر جیرون کے انتہائی مشرق میں آبادی سے بالکل ہٹ کر جب انتہائی خوبصورت منظر میں واقع سفید رنگ کی ایک جدید اور خوبصورت کوٹھی کے سرخ گیٹ پر جا کر عمران نے کار روکی تو میڈونا بڑی تعریف بھری نظروں سے کوٹھی کو دیکھنے لگی۔

"اب بھی وقت ہے مس میڈونا"۔ اگر آپ ڈسپینس سے الریک ہوں تو مجھے بتا دیں۔ میں آپ کو کسی ہوٹل میں چھوڑ دوں گا۔ ورنہ اس سرخ پھاٹک کی دوسری طرف ڈسپینس کی ہی عمارت ہے۔" عمران نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترنے سے پہلے کہا۔ "آپ تو مجھے ڈرا رہے ہیں۔ جسے ڈسپینس کسی خوفناک درندے کا نام ہو"۔ میڈونا نے سنستے ہوئے کہا۔

"اومکے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کار سے اتر کر وہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کال ہیل کا بٹن دبایا۔ اور پھر وہ تیزی سے پھاٹک کی طرف پشت کر کے اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے پھاٹک کوئی ناخرم عورت ہو جس کی طرف دیکھنا گناہ کیسہ ہو۔ میڈونا کا میں بیٹھی حیرت سے اسے دیکھتی رہی لیکن وہ کچھ بولی

تھامس — ان کن — برہمے برہمن پیرے اور —

Journal of Management Inquiry 18(6)

دوسری موٹی ٹانگ کے ساتھ مارتے ہوئے کہا اور پھر وہ فوجی انداز میں مڑا اور
کمرے سے باہر نکل گیا۔

”اے تم عمران! تم کہاں چپک پڑے“ — اچانک بوڑھے
نے اس طرح مسرت بھرے انداز میں چہیتے ہوئے کہا جیسے وہ پہلی بار عمران کو
دیکھ رہا ہو۔

”بغیر موسم کے ٹپکا ہوں انکل“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”کیا کہا۔ اوه! یہ تو تم نے ایجن کوڈ میں بات کی ہے اور ایجن کوڈ
کے تحت اس کا مطلب ہے کہ میں احمق ہوں“ — بوڑھے ڈاکٹر ہاشم
نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، بائی، میڈونا کا بازو پکڑ
اندرا داخل ہوا۔ میڈونا کا چہرہ بری طرح ستا ہوا تھا۔ وہ بے حد خوفزدہ اور
پریشان نظر آ رہی تھی۔

”کوآرڈر گارڈ کا قیدی حاضر ہے کمانڈر“ — بائی نے پہلے کی طرح
دھمکے سے اپنی موٹی ٹانگیں ٹکراتے ہوئے کہا۔

”انکل! جب ڈسپنلن ریسٹ پر ہو تو جنگی قانون کے قاعدہ بتائیں
کے تحت جنگی اصطلاحات استعمال کرنا قابل سزا جرم ہے“ — اور
یہ بائی قاعدہ بتائیں کی خلاف ورزی کا مترکب ہوا ہے“ — عمران
نے تیز لہجے میں کہا۔

”لیں“ — قاعدہ نمبر بتائیں کی خلاف ورزی قابل سزا ہے — مگر
سزا کا قاعدہ بتاؤ“ — بوڑھے ڈاکٹر نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
”قاعدہ نمبر بتائیں کے تحت قاعدہ نمبر بتائیں کی خلاف ورزی کی سزا کھڑے

”سوری انکل! — مجھے جاپانی زبان نہیں آتی اس لئے یہ سشن ان کا
معنی پہلے سمجھائیے“ — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”شٹ آپ! — ورنہ کورٹ مارشل کروؤں گا“ — بوڑھے نے
غصے سے چہیتے ہوئے کہا۔ اس کی بڑی بڑی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔
اگر کورٹ تنگ گئی ہے تو بے شک مالش کرتے رہیں — مجھے
کیا اعتراض ہو سکتا ہے“ — عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا
اور اطمینان سے ایک بڑی سی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”اوه! — تم ڈسپنلن کی خلاف ورزی کر رہے ہو۔ تمہاری یہ
جرات“ — بوڑھا غصے کی شدت سے بری طرح ناچ اٹھا۔
”ڈسپنلن ریسٹ پر چلا گیا ہے۔ جنگی قانون کے قاعدہ نمبر بارہ کے تحت
ڈسپنلن کو ریسٹ ملنا ضروری ہے“ — عمران نے جواب دیا۔

”اوه! — اوه! واقعی جنگی قانون کی پابندی ضروری ہے“ — بوڑھے
نے بے یقینیت مسکراتے ہوئے کہا۔

”شکر یہ انکل! — آپ سے زیادہ جنگی قانون کی پابندی کون کر سکتا
ہے۔ اور جنگی قانون کے قاعدہ نمبر پندرہ کے تحت کوآرڈر گارڈ میں موجود
قیدی کو بھی ریسٹ ٹائم میں باہر آ جانا چاہیے“ — عمران نے کہا۔
”بائی“ — بوڑھے نے چیخ کر کہا اور دوسرے لحے وہ موٹا آدمی کسی
رجن کی طرح نمودار ہوا اور پھر ان سشن کھڑا ہو گیا۔

”جنگی قانون کے قاعدہ پندرہ کے تحت کوآرڈر گارڈ کے قیدی کو ریسٹ
دو“ — بوڑھے نے کہا۔

”لیں سر“ — موٹے نے ایک دھمکے سے اپنی ایک موٹی ٹانگ کو

کھڑے جھک کر ناک سے لکیریں نکالنا ہے۔" — عمران نے فوراً ہی سزا والا قاعدہ سُنا دیا۔
 "اوہ لیس۔ سنو بائی۔ آرڈر سنو۔" ڈاکٹر ہاشم نے چیخ کر کہا۔
 "لیس کمانڈر۔" بائی نے ایک بار پھر دھماکے سے اپنی موٹی ٹانگیں ٹکراتے ہوئے کہا لیکن اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔
 "قاعدہ نمبر بیس کے تحت تمہیں سزا دی جاتی ہے کہ تم کھڑے کھڑے جھک کر ناک سے فرش پر لکیریں نکالو۔ سزا انوائس۔" ڈاکٹر ہاشم نے چیختے ہوئے کہا۔

"لیس کمانڈر۔" بائی نے اس بار مزہ سے لہجے میں کہا اور پھر وہ رکوع کے بل جھکنے لگا لیکن ظاہر ہے ایک تو وہ موٹا تھا اس لئے ایک خاص حد سے زیادہ جھک نہ سکتا تھا۔ اور اگر موٹا نہ بھی ہوتا تب بھی کھڑے کھڑے جھک کر اس کی ناک کسی صورت بھی فرش سے نہ لگ سکتی تھی لیکن جنگی قانون پر عمل درآمد ضروری تھا اس لئے بائی جھکنا گیا مگر ابھی اس کا سر پیٹ کی سیدھ میں ہی آیا تھا کہ یکجہت وہ توازن کھو بیٹھا اور قلابازی کھا کر پشت کے بل ایک خوفناک دھماکے سے نیچے گرا مگر دوسرے لمحے وہ جلدی سے اٹھا اور ایک بار پھر جھکنا گیا مگر اس بار بھی نتیجہ وہی نکلا اور پھر تو بائی غریب کی حالت خراب ہوتی گئی وہ کراہتا ہوا اٹھتا اور کھڑے کھڑے نیچے جھکنے کی کوشش کرتا اور پھر بے اختیار قلابازی کھا کر ایک زوردار دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرتا اور مسلسل گرنے کی وجہ سے اب تو ہر بار گرتے ہوئے اس کے حلق سے زوردار چیخ نکل جاتی لیکن جنگی قانون بہر حال قانون تھا اس پر عمل درآمد ضروری تھا اس لئے بائی

مسئلہ کوشش میں مصروف تھا اور کمرے میں اسکی قلابازیاں، دھماکے اور چیخیں جاری تھیں۔
 میڈونا انتہائی حیرت بھرے انداز میں کھڑی یہ عجیب و غریب تماشا دیکھ رہی تھی۔
 اور پھر کئی قلابازیاں کھانے کے بعد اس بار جب بائی قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے گرا تو اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہونے لگے اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا اور سانس بُری طرح پھولنے لگا تھا۔
 "آرڈر آرڈر۔" کھڑے ہو جاؤ اور سزا پر عمل درآمد کرو۔" بوٹھے ڈاکٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں۔" جنگی قانون کے قاعدہ نمبر ایک سو بارہ کے تحت دس قلابازیاں کھانے کے بعد سزا خود بخود معطل ہو جاتی ہے۔" — عمران نے کہا شاید اسے بائی کی حالت پر رحم آ گیا تھا۔ ویسے بھی اس نے میڈونا کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس کی اسے خاصی سزا مل گئی تھی۔

"لیس۔" جنگی قانون کے قاعدہ نمبر ایک سو بارہ کے تحت سزا معطل کی جاتی ہے۔" ڈاکٹر ہاشم نے چیخ کر کہا اور بائی اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ پیرنگ لگ گئے ہوں۔ وہ بڑی ممنونانہ نظروں سے عمران کو دیکھتا ہوا جلدی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔
 "ڈاکٹر ہاشم!۔ ان سے ملو۔ یہ میڈونا ہیں۔" ولٹیئر کارسن کی ہیمرگ یونیورسٹی میں الیکٹروفکس کی طالبہ ہیں اور سیاحت کی غرض سے پاکیشیا آئی ہیں۔ اور یہ ہیں ڈاکٹر ہاشم۔ بین الاقوامی شہرت کے مالک۔ کوڈورک میں پوری دنیا میں اتھارٹی تسلیم کئے جاتے

”اوہ! — اوہ! — واقعی جنگی قانون پر عمل درآمد ضروری ہے“
 ڈاکٹر ہاشم نے چونک کر کہا اور پھر اس نے جلدی سے ایک طرف پڑا ہوا
 انٹرکام کا ریسیور اٹھایا اور پھر کسی کو اعلیٰ بلیک کافی کے دوپ اور چکن برگر
 لانے کا کہا اور ریسیور رکھ کر وہ مٹرا۔ دوسرے لمحے وہ اس طرح چونکا جیسے
 اس نے پہلی بار کمرے میں موجود میڈونا کو دیکھا ہو۔
 ”اوہ — اوہ! — تو چار رنگ گرل — کیا تم اس عمران کی بیوی ہو؟“
 ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے تعارف کرایا ہے ڈاکٹر! — اور جنگی قانون کے قاعدہ
 نمبر بارہ کے تحت اگر ایک بار تعارف کرائے جانے کے بعد کوئی کمانڈر غلط
 بات کرے تو اسے فوراً معافی مانگنی چاہیے“ — عمران نے منہ نہلاتے
 ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں! — واقعی اب مجھے یاد آگیا — آئی ایم سوری چار رنگ
 گرل — بیٹھو! — بس میں بوڑھا ہو گیا ہوں اس لئے میری یادداشت
 قدرے کمزور ہو گئی ہے“ — ڈاکٹر ہاشم نے شرمندہ سے لہجے میں
 کہا اور میڈونا ہونٹ کاٹتی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ لیکن اس کے چہرے
 پر پہلی سی شگفتگی موجود نہ تھی۔ ڈاکٹر ہاشم بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہ بالٹن نما آدمی ایک ٹرائی وکیلٹا ہوا انڈر
 داخل ہوا۔ اس نے ٹرائی پر موجود بلیک کافی کے دوپ اٹھائے اور ایک
 عمران اور دوسرا میڈونا کی طرف بڑھا دیا۔ جب کہ چکن برگر کی پلیٹ اس نے
 درمیانی میز پر رکھ دی۔
 ”حکم کی تعمیل ہو گئی ہے کمانڈر“ — بالٹن نما آدمی نے ان ٹن ہوتے

ہیں — عمران نے بڑے مہذبانہ انداز میں دونوں کا تعارف کراتے
 ہوئے کہا۔

”مم — مم — مجھے آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوتی ہے“
 میڈونا نے بڑے اچھے ہونے انداز میں رسمی طور پر فقرہ کہا۔ کیونکہ اس کو بھی
 میں داخل ہوتے ہی اس کے ساتھ جو عجیب و غریب سلوک ہوا تھا اس نے
 اسے نری طرح الجھا دیا تھا۔

”لیکن مجھے تم سے مل کر قطعی خوشی نہیں ہو رہی — تم جس انداز میں
 کھڑی ہو۔ یہ ڈسپلن کے خلاف ہے — ان ٹن“ — ڈاکٹر ہاشم نے
 بات کرتے کرتے اچانک اتنے زور سے چیخ کر ان ٹن کہا کہ میڈونا ان ٹن
 ہونے کے چکر میں اچھل کر نیچے فرش پر جا گری۔ اس کے حلق سے بے اختیار
 چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ بڑی طرح سہم گئی تھی۔

”اوہ! — تم نے نیچے گر کر اور اتنے زور سے چیخ کر ڈسپلن کی خلاف
 ورزی کی ہے۔ اس لئے“ — ڈاکٹر ہاشم نے ہکاتے ہمدردی کے
 انتہائی غصیلے لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔

”مگر ڈاکٹر! — ڈسپلن تو ریٹ پر ہے اور جب ڈسپلن ریٹ پر
 ہو اور کمانڈر ڈسپلن کی خلاف ورزی کی بات کرے تو جنگی قانون کے
 قاعدہ نمبر دو کے تحت کمانڈر کو اعلیٰ بلیک کافی اور چکن برگر کھلانے پڑتے ہیں۔
 اور قاعدہ نمبر تین کی ذیلی شق نمبر ایک کے تحت جب تک دوسرے کھاتے
 رہیں، کمانڈر کو مسلسل مسکرانا پڑتا ہے“ — عمران نے ڈاکٹر ہاشم کے
 فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اسے ٹوکتے ہوئے قانون قاعدے بتاتے
 شروع کر دیئے۔

ہوتے کہا۔
"اوہ کے جانی! اب تم واپس اپنے محاذ پر رپورٹ کرو" ڈاکٹر
نے سخت لہجے میں کہا اور بانس نما آدمی نے فوجی انداز میں سلیوٹ کیا اور
مڑ کر فوجی انداز میں چلتا ہوا باہر چلا گیا۔

"ڈاکٹر! — قاعدہ نمبر تین کی ذیلی شق نمبر ایک کے تحت اب تم نے اس
وقت تک مسلسل مسکراتا ہے — جب تک ہم کافی اور برگر نہ ختم کر لیں —"
عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ڈاکٹر بیک وقت تن کر سیدھا ہو گیا۔
"لیس — عملدرآمد ضروری ہے" — ڈاکٹر نے کہا اور مسکراتے لگا۔

عمران تو بڑے اطمینان سے کافی پینے اور برگر کھانے میں مصروف ہو گیا
لیکن میڈونا کی حالت بُری تھی۔ وہ ڈاکٹر کی طرف دیکھ رہی تھی جو زبردستی
مسکراتے کی کوشش میں عجیب ہوئی لگ رہا تھا۔
"تم جلدی کرو — میری تو باچیں مسکراتے مسکراتے پھٹنے لگی ہیں" —

ڈاکٹر نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"جنگی قانون کے قاعدہ —" عمران نے ایک بار پھر جنگی قانون کا
قاعدہ پڑھنا شروع کر دیا۔

"ادہ اچھا اچھا — مت پڑھو قاعدہ — میں مسکراتا ہوں — لعنت ہے
اس جنگی قانون پر" — ڈاکٹر ہاشم نے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا اور ایک
بار پھر باچیں پھیل کر مسکراتے لگا۔ اس کے چہرے پر شدید کوفت اور بیزاری
کے آثار نمودار تھے جبکہ بظاہر وہ مسکراتا تھا اور میڈونا اس کی حالت دیکھ کر
پہلی بار ہنس پڑی۔

"عمران صاحب! — یہ آپ کس جنگی قانون کے قاعدے بتا رہے ہیں؟

میڈونا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"یہ پہلی جنگ عظیم کا قانون ہے مس میڈونا — اس پر عملدرآمد نہ ہونے
کی وجہ سے دوسری جنگ عظیم چھڑ گئی — اور اب اگر اس پر عملدرآمد نہ
ہو تو تیسری جنگ عظیم چھڑ جلتے گی — کیوں ڈاکٹر ہاشم" — عمران
نے بڑے سنجیدہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیس — ڈاکٹر نے جلدی سے کہا اور پھر باچیں پھیل کر مسکراتے لگا اور
میڈونا اتنے زور سے ہنسی کر مگرہ گونج اٹھا۔
"جنگی قانون —" عمران نے ایک بار پھر بات شروع کی۔

"ارے نہیں نہیں — اب میں نہیں ہنسون گی۔ پلیز — میڈونا نے
ہنستے ہوئے کہا اور جلدی سے کافی کا کپ اٹھا لیا۔ لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ
ہنسی اس کے پیٹ میں کسی خوارے کی طرح آبل رہی ہے۔ لیکن وہ زبردستی اسے
روکے ہوئے ہے۔ لیکن ظاہر ہے وہ ایسا کب تک کر سکتی تھی اس نے چند لمحوں
بعد جیسے غبارہ چھٹنے کی آواز نکلتی ہے ایسی ہی آواز میڈونا کے حلق سے نکلی
اور وہ بے اختیار اس بُری طرح ہنسنے لگی کہ بے اختیار کرسی سے اٹھ کر
کمرے میں ہنستی ہوئی دوڑتی چلی گئی۔

"مس میڈونا — جنگی قانون کے قاعدہ —" عمران نے
بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پلیز پلیز — فار گاڈ سیک — پلیز کچھ مت کہو — ادہ! خدا کی پناہ۔
ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں دنیا میں" — میڈونا نے ہنسی سے لوٹ
پوٹ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ بار بار سنجیدہ ہونے کی کوشش کرتی لیکن پھر اس
کی نظر سامنے بیٹھے ڈاکٹر ہاشم پر پڑتی تو ایک بار پھر ہسک کی آواز کے ساتھ

”کیا کہا — کونسا کوڑا ہے — دکھا دیجئے“ — ڈاکٹر ہاشم نے جلدی سے آگے بڑھ کر کاغذ عمران کے ہاتھوں سے جھپٹتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے میڈونا دروازہ کھول کر واپس اندر داخل ہوتی اور ان دونوں کو اس طرح کھڑے ایک دوسرے کاغذ جھپٹتے دیکھ کر وہ چونک پڑی۔

”اوہ! — یہ تو واقعی کوئی نیا کوڑا ہے — ویری گڈ — اسٹانڈ ویری گڈ — اوہ! آؤ اسے حل کریں“ — ڈاکٹر ہاشم کے چہرے پر اس وقت واقعی حقیقی مسرت کے آثار سے پہنے لگے تھے۔

”آپ اسے حل کریں — میں ذرا اس میڈونا سے دو باتیں کر لوں۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ڈاکٹر کاغذ ہاتھ میں پکڑے سرھلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کیا چکر ہے — کس کو ڈی کی بات کر رہے ہیں آپ؟“ — میڈونا نے حیران ہو کر عمران سے پوچھا۔

”یہ کاغذ آپ کے بیگ کی اس جیب سے باہر نکلا ہوا تھا اور اس کاغذ پر انتہائی عجیب و غریب کوڈ میں عبارت لکھی ہوئی ہے۔“ — عمران نے غور سے میڈونا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”کاغذ اس جیب میں — عجیب و غریب کوڈ“ — میڈونا نے بری طرح الجھے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر کھل کھلا کر نہں پڑی۔

”اوہ! — بے حد دلچسپ — انتہائی دلچسپ — یہ کوڈ نہیں ہے۔“ — ایکٹروٹکس سائنس کا ایک فارمولا ہے جسے ایکٹروٹکس میں چار جز فارمولا کہتے ہیں۔“ — میڈونا نے بے طرح ہنستے ہوئے کہا۔

”لیکن چار جز فارمولے کے ڈیاگرام میں تو اکیس نفیسی چار بار استعمال ہوتا ہے؟“

”ہی اس کے حلق سے قہقہوں کا طوفان سا اٹھ پڑتا۔“

”اوہ! — کب ختم ہوگا یہ قاعدہ — اب میں مزید نہیں مسکرا سکتا“ — ڈاکٹر ہاشم نے بیکھلت چمکتے ہوئے کہا۔

”اگر تم مزید نہیں مسکرا سکتے ڈاکٹر — تو پھر جنگی قانون کے قاعدہ نمبر چار کی ذیلی شق نمبر دو کے تحت ردنا شروع کر دو“ — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ڈاکٹر ہاشم نے بیکھلت روئے والا منہ بنایا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح ہچکیاں لے لیکر رونے لگا جیسے اچانک اس کے سارے عزیز کسی حادثے میں ہلاک ہو گئے ہوں اور میڈونا کی حالت ایک بار پھر خراب ہو گئی۔ اس نے کافی کا کپ رکھا اور اٹھ کر باہر دروازے کی طرف بھاگ کھڑی ہوئی۔ اس کے دُور جاتے ہوئے قہقہوں کی آوازوں سے راہداری گونج رہی تھی۔

”بس کافی اور برگر ختم ہو گئے ہیں“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور روتا ہوا ڈاکٹر ہاشم بیکھلت سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

”یہ لڑکی کیوں نہیں رہی ہے — کیا یہ پاگل ہے“ — ڈاکٹر ہاشم نے سخت لہجے میں کہا۔

”اس کا نام میڈونا ہے — اور میڈونا گل کو ہی کہتے ہیں“ — عمران نے سرھلاتے ہوئے کہا اور اچانک اس کی نظر میڈونا کے ایک طرف رکھے ہوئے بیگ پر پڑ گئی جس کی بیشمار جیبوں میں سے ایک جیب میں سے ایک کاغذ کا کونا باہر کو جھانک رہا تھا اور عمران نے اٹھ کر بیگ سے وہ کاغذ کھینچ لیا۔ دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھل پڑا۔

”اوہ! — ڈاکٹر کوڈ — عمران نے کاغذ کو دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور کوڈ کا نام سن کر ڈاکٹر ہاشم بھی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو میڈونا بڑی طرح چونک کر عمران کو دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے اور آنکھوں سے شدید حیرت نمایاں ہو رہی تھی۔

"گگ۔ گگ۔ گگ۔ کیا مطلب! — آپ الیکٹرونکس میں ڈی ایس بی تو نہیں ہیں؟ — میڈونا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ میرے سوال کا جواب دیں میڈونا — یا کہیں میں غلط کہہ رہا ہوں؟ — عمران نے ہنٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — آپ واقعی درست کہہ رہے ہیں — لیکن یہ سب چار ہمارے فارمولا — ہماری یونیورسٹی کے ڈین آجکل چار ہمارے پر مقالہ لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے وہ مقالہ مجھے ٹائپ کرنے کے لئے دیا تھا۔ یہ میں نے وہاں سے نقل کیا تھا — مجھے خود چونکہ حیرت ہوئی تھی اس لئے میں نے سوچا تھا کہ اطمینان سے اس پر غور کروں گی۔" میڈونا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ ڈاکٹر جعفری کی بات کر رہی ہیں شاید؟ — عمران نے کہا تو میڈونا کی آنکھیں اتنی تیزی سے پھیل گئیں کہ عمران کو خطرہ لاحق ہو گیا کہ اگر اسی طرح پھیلتی چلی گئیں تو کانوں تک پہنچ جائیں گی۔

اوہ — اوہ آپ ڈاکٹر جعفری کو کیسے جانتے ہیں — اوہ آپ کو کیسے یہ سب کچھ معلوم ہو گیا؟ — میڈونا واقعی حیرت میں ڈوب گئی تھی۔

"اتنی زیادہ حیرت کی ضرورت نہیں میڈونا! — ڈاکٹر جعفری مشہور آدمی ہیں اور ان کے الیکٹرونکس پر تحقیقاتی مقالے سائنس کے اعلیٰ ترین رسالوں میں اکثر چھپتے رہتے ہیں — اور سب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر جعفری ہمبرگ یونیورسٹی میں شعبہ الیکٹرونکس کے ڈین ہیں؟ — عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا اور میڈونا کیلجنت شرمندہ سی ہو گئی۔

"اوہ واقعی! — دراصل آپ کے منہ سے اچانک ڈاکٹر جعفری کا سن کر مجھے بے حد حیرت ہوئی تھی — واقعی وہ مشہور آدمی ہیں؟ — میڈونا نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے مل کر لیا ہے عمران؟ — اچانک دروازے سے ڈاکٹر حاشم کی چمکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اچھا! — پھر تو میڈونا ہو گیا ہوگا شربت؟ — عمران نے کہا۔

"شربت میڈونا ہو گیا ہوگا — کیا مطلب! — یہ کونسا کوڈ ہے؟ — ڈاکٹر حاشم نے کیلجنت چونک کر پوچھا۔

"آپ نے مل کر ملنے کی بات کی ہے ناں — اور مل ہونے کے بعد میرا مطلب ہے چینی مل ہو جانے کے بعد تو شربت میڈونا ہو ہی جاتا ہے؟ — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا اچھا! — میں سمجھا کوئی کوڈ ہے؟ — ڈاکٹر حاشم نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب! — شربت تو ہوتا ہی میڈونا ہے اسی لئے تو اسے شربت کہتے ہیں؟ — میڈونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ملک میں ہوتا ہوگا — ہمارے ملک میں تو شربت بھی شربت ہی ہوتا ہے رنگدار پانی — اسے شربت بنانے کے لئے اس میں میڈونا ڈالنا پڑتا ہے۔ دوسری صورت میں پوری بوتل ایک جگہ میں انڈیل دی جاتے تو شاید کچھ مٹاس کا احساس ہو جائے؟ — عمران نے منہ بتاتے ہوئے جواب دیا اور میڈونا ایک بار پھر ہنسنے لگی۔

ساتھ لےے ہدایات بھی دی گئی تھیں کہ وہ مقامی سیکرٹ سروس سے پڑا کر رہے۔

”کیا لکھا ہوا ہے اس میں — مجھے تو بتاؤ۔“ میڈونل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بس غام سا پیغام ہے — تم یہ بتاؤ کہ یہ کاغذ تمہارے بیگ میں کیسے آیا ہوگا — کوئی اندازہ؟“ — عمران نے دونوں کاغذ جیب سے نکالے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا اور میڈونل نے آنکھیں بند کر لیں۔

”ہاں! — بالکل ایسا ہی ہوا ہوگا — میں پرسوں ہیمرگ یونیورسٹی کے کمپس سے روانہ ہوئی تھی اور رات میں نے دارالحکومت کے ایک سے

سے ہوٹل میں گزاری تھی — وہاں میں رات کو چونکہ فارغ تھی اس لئے میں اس فارمولے پر کام کرتی رہی اور پھر اسی طرح پڑھتے پڑھتے میں سو

گئی — صبح جب میری نیند کھلی تو یہ کاغذ میز سے نیچے فرش پر بکھرے ہوئے تھے — چونکہ میری آنکھ دیر سے کھلی تھی اور فلائٹ

جانے میں وقت بے حد کم رہ گیا تھا اس لئے میں نے جلدی جلدی سامان سمیٹنا شروع کر دیا اور فرش پر موجود تمام کاغذ سمیٹ کر میں نے بیگ کی

اس جیب میں رکھے اور پھر میں پاکشیا آگئی — پہلے میرا خیال تھا کہ میں دارالحکومت میں ٹھہروں گی — لیکن پھر ایک ریسٹوران میں کھانا

کھانے کے بعد مجھے خاصی گرمی سی محسوس ہوئی تو میں نے سوچا کہ جیرون میں جا کر کچھ دن ٹھہرنا چاہیئے تاکہ میرا جسم یہاں کے سخت موسم سے قدرے

ایڈجسٹ ہو جائے — چونکہ میں نے کھانا کھایا ہوا تھا اس لئے میں پیدل ہی چل پڑی اور جب تھک گئی تو پھر میں نے لفٹ مانگنی شروع کر

دی۔ بس یہ ہے ساری بات — لہذا یہ کاغذ اسی ہوٹل کے کمرے کے فرش پر پڑا ہوگا جسے میں نے اپنا کاغذ سمجھ کر اٹھا لیا تھا — میڈونل

نے ہنٹ کاٹتے ہوئے تفصیل بتائی اور عمران نے اس طرح سر ہلادیا جیسے اسے اطمینان ہو گیا ہو۔

”لیکن اس میں لکھا کیا ہوا ہے؟“ — میڈونل نے تفصیل بتانے کے بعد کہا۔

”یہ تو — ڈاکٹر ہاشم نے اسے ڈی کوڈ کیا ہے۔ اسے پڑھ لو —“ عمران نے جیب سے کاغذ نکال کر میڈونل کی طرف بڑھا دیا۔

”کیا مطلب! — یہ کس ریشن کی بات ہے — میں سمجھی نہیں۔“ میڈونل نے حیران ہو کر کہا۔

”یہ کسی جراثیم پیشہ تنظیم کی طرف سے کوئی اہم پیغام ہے جو اتفاق سے تمہارے ہاتھ لگ گیا ہے۔“ — بہر حال یہ وہیں ویسٹرن کارمن کا ہی کوئی

مسند ہو سکتا ہے۔“ عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور میڈونل کے چہرے پر چھابانے والی پریشانی دُور ہو گئی۔

”اچھا ڈاکٹر ہاشم! — مجھے اجازت دیں — مجھے اچانک ایک ضروری کام یاد آ گیا ہے۔“ — یہیں میڈونل یہاں رہیں گی۔“ — عمران نے ڈاکٹر

ہاشم سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں! — میں یہاں اکیلی نہیں رہوں گی۔ سوری! — میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں — تم مجھے دارالحکومت میں کسی سستے سے ہوٹل پر ڈراپ کر دینا۔“ — میڈونل نے چونک کر کہا۔

”لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ تم اتنی جلدی واپس چلے جاؤ؟“ — ڈاکٹر ہاشم

نے ناراضگی سے کہا۔
 "یہ ضروری ہے ڈاکٹر ہاشم۔ جج کی قانون کے قاعدے کے تحت
 ضروری ہے۔" عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا!۔ ضروری ہے تو ٹھیک ہے۔" ڈاکٹر ہاشم نے جلدی
 سے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران میڈونا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے
 تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ میڈونا نے محسوس کیا تھا کہ کاغذ ملنے
 کے بعد عمران کی آنکھوں میں پریشانی جھلک اٹھی تھی۔ لیکن ظاہر ہے وہ کیا کہہ
 سکتی تھی اور اسے تو یہ سوچ کر ہی خوف آتا تھا کہ عمران کے بغیر ان پاگلوں کے
 درمیان اگر اس نے ایک لمحہ بھی گزاریا تو سبجانے اس کا کیا حشر ہو۔ اس لئے
 اس نے ساتھ ہی واپسی کا فیصلہ کر لیا تھا۔

جولیا کی نظریں جیسے ہی ریسٹوران کے بورڈ پر پڑیں اس کے منہ سے
 خود بخود اطمینان بھرا سانس نکل گیا۔ وہ آج شاپنگ کرنے نکلی تھی اور گھومتے
 پھرتے اس بری طرح تھک گئی تھی کہ کسی پرسکون ماحول میں کچھ دیر بیٹھ کر
 آرام کرنا چاہتی تھی کیونکہ یہ دار الحکومت کا انتہائی گنجان بازار تھا اور اس کی
 کار پارکنگ کی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے وہاں سے کافی دور موجود تھی۔ اس
 لئے وہ واپس جانے سے پہلے کہیں آرام کرنا چاہتی تھی لیکن اسے بری طرح
 تھک جانے کے باوجود کہیں کوئی ریسٹوران نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ اس بازار میں
 کبھی کبھار ہی آتی تھی اس لئے اسے یہاں موجود سہولیات کا کچھ زیادہ علم نہ
 تھا۔ لیکن بنگو ریسٹوران کا بورڈ اور پھر اس کا شیشے کا بنا ہوا خوبصورت دروازہ
 دیکھ کر اسے بڑا سکون ملا۔ دروازے سے باہر ایک باوردی دربان موجود تھا۔
 اس کی یونیفارم سے ہی اندازہ ہوتا تھا کہ ریسٹوران اعلیٰ طبقے کے بیٹھنے کی
 جگہ ہے۔ جولیا نے قدم ریسٹوران کے دروازے کی طرف بڑھائے تو دربان

میرا نام مائیکل ہے۔ اور میرا تعلق ولیرٹن کارمن سے ہے۔ آپ میری وجہ سے ڈسٹرب تو نہیں ہوئیں۔ غیر ملکی نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔

اودہ نہیں مائیکل! مجھے آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے مجھے جولیا نافٹرواٹر کہتے ہیں۔ اور ویسے تو میں سولس ہوں۔ لیکن اب پاکستانی ہی میرا وطن ہے۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھا واقعی! مجھے یہ سن کر بڑی حیرت سی محسوس ہو رہی ہے۔ پاکستانی کے لوگوں کو تو غیر ملکیوں میں ایڈجسٹ ہوتے میں نے دیکھا ہے۔ ویسے ولیرٹن کارمن میں بھی کافی تعداد پاکستانیوں کی ہے جو وہاں طویل عرصے سے ایڈجسٹ ہیں۔ لیکن ایک ترقی یافتہ ملک کی خاتون کے ایک پسندیدہ ملک میں ایڈجسٹ ہو جانے پر مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ مائیکل نے اس بار یو۔ کے لیگنوج بولتے ہوئے کہا اور جولیا ہنس پڑی۔

اپنی اپنی سوچ کا انداز ہے۔ بہر حال کیا پینا پسند فرمائیں گے آپ؟ جولیا نے بات ٹالتے ہوئے یو۔ کے لیگنوج میں ہی جواب دیا۔ کافی ہی مشکوٰۃ لہجے۔ مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے ویٹر کو کافی لالے کا آرڈر دے دیا۔

بس جولیا نافٹرواٹر! میں پہلی بار اس ملک میں آیا ہوں اس لئے مجھے تو یہ سب کچھ عجیب سا لگتا ہے۔ میرا تعلق ہوائی جہازوں کی صنعت سے ہے اور میں اسی سلسلے میں یہاں آیا تھا۔ لیکن یہاں اگر مجھے بے حد مایوسی ہوئی ہے۔ کیونکہ جن صاحبہ سے میں نے ملنا تھا وہ ولیرٹن کارمن زبان نہیں جانتے اور مجھے ان کی زبان نہیں آتی۔ لیکن

نے اُسے سلام کیا اور بڑے ادب سے دروازہ کھول دیا۔ جولیا سر ہلاتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

ولیرٹن کارمن کا بال خاصا خوبصورت تھا لیکن ولیرٹن کارمن میں رش بھی خاصا تھا۔ چونکہ اس بازار کے ساتھ ہی کرشل دفاتر بھی کثیر تعداد میں موجود تھے اس لئے ولیرٹن کارمن میں بیٹھنے والوں کی تعداد خاصی تھی یا دوسری صورت میں یہ وقت کرشل دفاتر کے ملازموں کی ریسٹ کا ہوگا اس لئے بھی اس وقت رش خاصا تھا۔ اور پھر ہال کا جائزہ دیتے ہوئے جولیا کی نظریں ایک میز پر جم گئیں جہاں سے دو نوجوان اٹھ کر جا رہے تھے۔ جولیا جلدی سے اس میز کی طرف بڑھ گئی۔

”یس مادم۔ ایک بیرے نے بڑے تودبانہ انداز میں قریب آکر پوچھا۔“ کافی۔“ جولیا نے کہا اور میرا۔“ یس مادم۔“ کہہ کر واپس چلا گیا۔ کافی جلد ہی سرور کو دی گئی اور جولیا کافی سہجے ہوئے اپنے آپ کو بڑی بیکس محسوس کرنے لگی۔ اُسے ایسے احساس ہو رہا تھا جیسے تھکاوٹ اس کے اعصاب سے کسی گرد کی طرح چھشتی جا رہی ہو۔ اس کی رگ رگ میں تازگی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔

”کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟“ اچانک اپنے قریب ولیرٹن کارمن زبان کا فقرہ سن کر جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے سرگھما کر دیکھا تو ایک لمبا تڑنگا غیر ملکی خوبصورت سوٹ میں ملبوس کھڑا تھا۔ جولیا کو ولیرٹن کارمن زبان بہت اچھی طرح آتی تھی اس لئے اس نے اسی زبان میں جواب دیا۔ اودہ یس۔“ تشریف رکھئے۔“ جولیا نے کہا اور غیر ملکی شکریہ ادا کر کے بیٹھ گیا۔

بعد وہ ایک بہت بڑے کمرشل بلاز اسکے اندر داخل ہو گئے۔

آخری منزل میں بینک ڈائریکٹر کا آفس ہے۔ آئیے۔ مائیکل

نے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد لفٹ نے انہیں آخری منزل پر پہنچا دیا۔ لیکن جولیا حیران

تھی کہ اس منزل پر آدمیوں کی آمدورفت نہ ہونے کے برابر تھی۔ اُسے ایسا

محسوس ہوا تھا جیسے یہ منزل آباد ہی نہ ہو۔ اس سے پہلے کہ وہ حیرت کا

اظہار کرتی رہائش گاہ کے بڑھ کر ایک دروازہ کھولا اور ادب سے ایک

طرف ہٹ گیا۔ جولیا نے دیکھا کہ کمرہ واقعی کسی شاندار دفتر کے انداز میں

سجا ہوا تھا اس لئے جولیا کو اطمینان ہو گیا اور وہ اندر داخل ہوئی۔ لیکن اندر

داخل ہوتے ہی سیکھت اس کے سر پر عقب سے قیامت سی ٹوٹ پڑی۔

اور وہ چنچتی ہوئی اچھل کر منہ کے بل تالین پر گر گئی۔ اس نے پھٹک کر اٹھنے

کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر اس کے سر پر دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ

ہی اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوب گیا۔ پھر جب اس کے ذہن پر سے

تاریکی کا پردہ آہستہ آہستہ سرکنے لگا تو اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں

چند لمحوں کے بعد اس کے ذہن میں کوئی احساس نہ جاگا۔ لیکن جیسے ہی احساس

جاگا وہ بری طرح چونک کر اٹھ بیٹھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ حیرت سے

ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ وہ اپنے فلیٹ میں بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔

”کیا مطلب! — میں یہاں کیسے پہنچ گئی؟“ — جولیا نے

بے اختیار سر پر ہاتھ پیرتے ہوئے کہا۔ اُسے ابھی تک سر کے اس حصے

میں درد کا احساس ہوا تھا جس پر اس کمرشل بلازہ کے کمرے میں داخل

ہوتے وقت دھماکہ ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں رستوران سے نکل کر مائیکل

یہ ملاقات میرے بزنس کے لئے بے حد اہم ہے۔ ان صاحب نے کہا

تو ہے کہ وہ کسی مترجم کا بندوبست کرتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہاں کا مترجم

میرا مافی الضمیر اتنی اچھی طرح ادا نہ کر سکے گا۔ آپ سے اگر میں درخواست

کروں کہ آپ اگر صرف چند منٹ کے لئے میری مترجم بن جائیں۔ میں آپ

کے وقت کا معقول معاوضہ بھی دوں گا تو کیا آپ میرے ساتھ یہ مہربانی کر

سکیں گی؟ — مائیکل نے کافی سب کرتے ہوئے کہا۔

”اوه! — معاوضے کی تو خیر کوئی بات نہیں۔ لیکن آپ تو یو۔ کے

زبان روانی سے بول رہے ہیں اور یہاں یو۔ کے لینگوئج ہی زیادہ استعمال

ہوتی ہے۔“ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوه! — آپ درست فرما رہی ہیں۔ یو۔ کے لینگوئج تو وہ بھی سمجھ

لیتے ہیں۔ لیکن میگزین کے مسئلے میں چند اصطلاحات ایسی ہیں جنہیں میں

یو۔ کے لینگوئج میں بھی نہیں بول سکتا اور وہی اہم ہیں۔ یہاں قریب

ہی مال روڈ پر کاشف انٹرپرائز فرم ہے۔ یہ فرم ہوائی جہازوں کے

سیٹر پارٹس ڈیل کرتی ہے۔ اس فرم کے مینجنگ ڈائریکٹر ہیں جناب جی ابراہیم

ان سے بات کرنی ہے۔“ مائیکل نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اگر میری وجہ سے آپ کا مسئلہ حل

ہو سکتا ہے تو میں خوشی سے آپ کی مدد کروں گی۔“ جولیا نے

سر ہلاتے ہوئے کہا۔

مائیکل واقعی ایک بزنس مین اور انتہائی مہذب آدمی نظر آ رہا تھا اس

لئے جولیا اس کی مدد کے لئے تیار ہو گئی تھی۔ اور پھر کافی بیٹنے کے بعد

وہ دونوں رستوران سے نکلے اور مال روڈ کی طرف چل پڑے۔ تھوڑی دیر

کے ساتھ اس کمرشل پلازہ میں جانے اور پھر سر پر قیامت ٹوٹ پڑنے تک کی فلم تیزی سے چل رہی تھی۔
وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے اپنا لباس دیکھا۔ لباس بالکل ٹھیک تھا۔
نہ کہیں سے پچا تھا نہ پھٹا تھا۔

یہ کیا چکر ہے؟ — جولیانے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ہونٹ کاٹتی ہوئی وہ فلیٹ کے دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ دروازے سے اس کا ہمسایہ نوجوان یا سر جو کسی یونیورسٹی میں پڑھتا تھا اندر داخل ہو رہا تھا اس کے ساتھ ایک ڈاکٹر تھا جس کا بیگ یا سر نے اٹھایا ہوا تھا۔
"باجی! — آپ ہوش میں آگئیں — میں تو پریشان ہو کر ڈاکٹر صاحب کو لے آیا تھا" — یا سر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں ٹھیک ہوں۔ شکریہ! — لیکن —" جولیانے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آئیے ڈاکٹر صاحب! — میں آپ کو کار تک چھوڑ آؤں — باجی تو خود بخود ہوش میں آگئی ہیں" — یا سر نے ڈاکٹر سے کہا۔
"آپ کو اگر کوئی تکلیف محسوس ہو رہی ہو تو میں چیک کر لوں —" یا سر صاحب نے بے حد پریشان متھے — ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ادہ نہیں ڈاکٹر! — میں بالکل ٹھیک ہوں — آپ کو تکلیف ہوئی۔ میں شرمندہ ہوں" — جولیانے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کوئی بات نہیں — آئیے یا سر صاحب! — ڈاکٹر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"میں ابھی آیا" — یا سر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے ڈاکٹر کا بیگ اٹھائے اس کے پیچھے چلا گیا۔ اور جولیا ہونٹ کاٹتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔
اس کا ذہن اس عجیب و غریب واقعہ سے واقعی ماؤف سا ہو رہا تھا۔ یا سر اس کے ساتھ کے فلیٹ میں رہتا تھا۔ بے حد با اخلاق اور ہمدرد نوجوان تھا۔
جولیا کو اپنی بڑی بہن سمجھتا تھا اور اکثر جولیا جب بور ہوتی تو اسے فلیٹ میں بلا لیتی تھی اور دونوں میں خوب گپ شپ رہتی۔ وہ جولیا کو باجی کہتا تھا اور اس کا بے حد ادب کرتا تھا۔

چند لمحوں بعد دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔
"باجی! — میں آ جاؤں" — باہر سے یا سر کی آواز سنائی دی۔
"ادہ لیں — کم ان یا سر" — جولیانے چونک کر کہا اور یا سر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"شکر ہے باجی! — آپ کو ہوش آ گیا۔ ورنہ میں تو بے حد پریشان ہو گیا تھا" — یا سر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے تفصیل تو بتاؤ" — جولیانے آگے ہوتے لہجے میں کہا۔
"باجی! — میں اپنے ایک کلاس فیلو کے ساتھ آج گلکس بازار گیا تھا وہاں اس کے ڈیڈی ایک کمرشل پلازہ میں آفس سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ وہ تو اپنے باپ سے ملنے کسی اوپر کی منزل میں واقع اپنے دفتر میں چلا گیا اور میں پلازہ کے دروازے پر ہی اس کے انتظار میں بیٹھنے لگا۔ اچانک میری نظر آپ پر پڑی۔ وہ غیر ملکی آپ کو اٹھاتے ہوئے باہر آ رہے تھے میں تیزی سے ان کی طرف بڑھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ خاتون اچانک رابداری میں بیہوش ہو گئی ہیں اور اب وہ انہیں ہسپتال لے جا رہے ہیں

”جولیا بول رہی ہوں صفر“ — جولیا نے جواب دیا۔

”اوہ میں جولیا — خیریت ہے۔ آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں۔“
صفر نے چونک کر کہا۔ اس نے شاید جولیا کی آواز سے ہی اس کی پریشانی کا اندازہ لگا لیا تھا۔ اور جواب میں جولیا نے ہینکو رستوران میں اس مائیکل کے ملنے سے لے کر ہوش میں آنے تک کے تمام واقعات تفصیل سے صفر کو بتا دیئے۔

”اوہ جولیا! — یہ تو واقعی انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ واقعات سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو باقاعدہ ٹریپ کیا گیا ہے — لیکن ٹریپ کرنے والوں کا مقصد کیا تھا۔ یہ سمجھ میں نہیں آیا“ — صفر کے ہلچے میں بے پناہ حیرت تھی۔

”یہی بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آرہی — پہلے میں نے سوچا کہ ایکسٹو کو اس کی اطلاع دوں۔ لیکن پھر میں نے ارادہ بدل دیا — تم ایسا کرو کہ ذرا اس کمرے تک جا کر دیکھو — شاید کسی بات کا پتہ چل جائے“ — جولیا نے کہا۔

بالکل! — میں ابھی جاتا ہوں اور پھر وہاں چکنگ کر کے میں آپ کے پاس آ رہا ہوں“ — صفر نے کہا اور جولیا نے تھینک یو کہہ کر رسیور رکھ دیا اور کچن کی طرف بڑھ گئی تاکہ وہاں چائے تیار کر کے اس کا ایک کپ پی سکے۔ اُسے اس وقت چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی۔

چند لمحوں میں اس نے ایکسٹو کی کیتلی کی مدد سے چائے کا ایک کپ تیار کیا اور پھر وہ چائے کا کپ لے کر آرام کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کا ذہن بُری طرح الجھا ہوا تھا اُسے اس سارے واقعہ کا کوئی سرپر ہی نظر نہ آ رہا تھا۔

میں نے انہیں بتایا کہ آپ میری ہمسائی ہیں تو انہوں نے کہا کہ پھر آپ انہیں لے جایئے — ہم غیر ملکی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی مشکل میں پھنس جائیں۔ البتہ انہوں نے مجھے ٹیکسی کر کے دی اور میں آپ کو یہاں لے آیا اور پھر ڈرائیور کی مدد سے آپ کو اوپرنیٹ تک پہنچایا اور میں ڈاکٹر کو لینے چلا گیا — واپس آیا تو آپ ہوش میں آچکی تھیں — آپ کو کیا ہوا تھا باجی! — یاسر نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کچھ نہیں — بس چلتے چلتے اچانک ذہن سو گیا اور اب یہاں ہوش آیا ہے — تمہارا بے حد شکریہ یاسر —“ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
”باجی! — میں آپ کو ہسپتال اس لئے نہیں لے گیا کہ وہاں کوئی کسی کی پرواہ نہیں کرتا — اس لئے میں نے سوچا کہ پرائیویٹ ڈاکٹر کو ہی بلا لوں گا“ — یاسر نے کہا۔

”اوہ نہیں — بہت اچھا کیا تم نے — ورنہ خواہ مخواہ مجھے تکلیف ہوتی — اچھا بے حد شکریہ یاسر! — اب تم جاؤ۔ میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں“ — جولیا نے کہا اور یاسر سر ہلانا ہوا اٹھا اور پھر سلام کر کے باہر چلا گیا۔

جولیا نے اٹھ کر فلیٹ کا دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر کچھ دیر تو وہ کھڑی سوچتی رہی جیسے فیصلہ نہ کر پا رہی ہو کہ اُسے کیا کرنا چاہیئے پھر وہ ٹیلیفون کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”لیس — صفر ہسپتالنگ“ — رابطہ قائم ہوتے ہی صفر کی آواز سنائی دی۔

”کچھ پتہ چلا۔“ جولیانے پریشان ہو کر کہا۔
 ”کچھ نہیں جولیا!۔“ وہاں کوئی مشکوک چیز نہیں ہے۔ ویسے وہ
 کمرہ واقعی کسی دفتر کے انداز میں سجا ہوا ہے۔ لیکن پوچھ گچھ پر پتہ چلا ہے
 کہ نیچے دفتر والے ہنگامی میننگ کے لئے اسے استعمال کرتے ہیں۔ دروازہ
 عام طور پر بند رہتا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ مائیکل نے جس فرم
 کا نام بتایا ہے ایسی کوئی فرم اس پلازہ میں موجود نہیں ہے۔ اور میں نے
 یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ وہاں موجود کوئی بھی فرم ہوائی جہازوں کے سپر پارٹس
 کو ڈیل نہیں کرتی۔ ویسے وہاں بین الاقوامی فرموں کے دفاتر ہیں اس
 لئے غیر ملکی وہاں خاصی تعداد میں آتے جاتے رہتے ہیں۔“ صفدر نے
 باقاعدہ رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ!۔ تم نے اتنے کم وقت میں اتنی تفصیلی تفتیش کر ڈالی۔“ جولیا
 نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نے کچھ سوچا کہ اس سارے معاملے میں ان لوگوں کا مقصد کیا تھا؟“
 صفدر نے پوچھا۔

”میرا تو سوچتے سوچتے سر میں درد ہو گیا ہے۔“ مجھے تو کچھ سمجھ میں
 نہیں آتا۔ میں نے تو گائیگر کی مدد سے اپنے آپ کو بھی چیک کیا ہے
 کہ شاید ان لوگوں نے کوئی آلہ لباس یا جسم کے اندر لگا دیا ہو۔ لیکن گائیگر
 بھی خاموش رہا ہے۔“ جولیانے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”بہر حال ان لوگوں کا کوئی نہ کوئی مقصد تو ضرور ہو گا جو مجھے یقین ہے
 کہ جلد یا بدیر بہر حال سامنے آجائے گا۔“ تم البتہ محتاط رہنا۔“ صفدر
 نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ایک لمحے کے لئے جولیا کو خیال آیا کہ شاید اس طرح مائیکل اور اس کے
 ساتھی اس کا فیلٹ دیکھنا چاہتے ہوں تو ایسا تو وہ تعاقب کر کے بھی اس
 کا فیلٹ دیکھ سکتے تھے۔

”نہیں!۔ اس سارے واقعہ کے پیچھے کوئی خاص راز ہے۔ جو
 فی الحال میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔“ جولیانے چائے کی چٹکی لیتے ہوئے
 بڑبڑا کر کہا۔ لیکن مسلسل سوچنے سے اس کے سر میں موجود ہلکا ہلکا درد تو تیز
 ہو گیا لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں آئی نہیں تھی۔
 جولیا کو معلوم تھا کہ اسے بالکل کچھ نہیں کہا گیا۔ لیکن یہ صرف بے ہوش
 کر دینے سے آخر وہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے تھے؟

”اوہ!۔ اچانک جولیا ایک خیال سے چونک پڑی۔ اسے خیال آیا تھا
 کہ کہیں ان لوگوں نے اس کے جسم میں کوئی ڈکٹا فون ٹائپ کا کوئی آلہ تو فٹ
 نہیں کر دیا۔ وہ تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھی۔ اس نے الماری کھول
 کر اس میں سے ایک جدید قسم کا گائیگر نکالا اور پھر اپنے لباس اور جسم کو
 چیک کرنے لگی۔ حتیٰ کہ اس نے گائیگر اپنے سر اور چہرے کے گرد بھی گھمایا
 لیکن گائیگر خاموش رہا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کا یہ خیال بھی غلط تھا۔
 اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے گائیگر واپس الماری میں رکھ دیا۔

اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔
 ”کون ہے؟“ جولیانے چونک کر پوچھا۔

”صفدر ہوں۔“ باہر سے صفدر کی آواز سنائی دی اور جولیا تیزی
 سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو صفدر مسکراتا ہوا
 اندر آ گیا۔

”میرا خیال ہے کہ ایک ٹوکو اس کی اطلاع دے ہی دی جائے۔“ جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں ضرور۔“ صفدر نے کہا اور جولیا تیزی سے فون کی طرف بڑھ گئی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ رسیور اٹھا تی، اس کے ذہن کو ایک جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے اُسے یوں محسوس ہوا جیسے پورا کمرہ بیکسخت کسی لٹو کی طرح گھومنے لگا ہو۔

”صفدر۔“ جولیا کے منہ سے یہی سی جھنجھکی اُڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن ایک بار پھر تاریکی کی گہری دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو اندر داخل ہونے والا کمرے کو خالی دیکھ کر لے اختیار چونک پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے اُسے ہاتھ روم کا دروازہ کھٹکنے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر ادھر دیکھنے لگا اور پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ رنگ گئی۔

”اوہ برٹ! تم آگئے۔“ ہاتھ روم کے دروازے سے نمودار ہونے والے ایک لمبے تڑنگے غیر ملکی نے چونک کر کمرے میں آئے والے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں! کام اتفاق سے جلدی مکمل ہو گیا جبکہ۔“ برٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

”اچھا! وہ کیسے؟“ ہاتھ روم سے نکلنے والے غیر ملکی جبکہلنے چونک کر پوچھا۔

”ہماری مرضی کے مطابق شکار مل گیا اور میں اُسے بڑے اطمینان سے

ایک ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر ایک مخصوص سٹیشن لگا کر اس نے اس کا بیٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر سے مخصوص آواز نکلنے لگی۔

ہیلو۔ ہیلو۔ جیکل کا ٹانگہ۔ جیکل نے بار بار فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

”یس۔ چیف انڈنگ“۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی یہ مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جس میں بار بار اور کبہر بات ختم نہ کرنی پڑتی تھی بلکہ فون کی طرح مسلسل بات ہو سکتی تھی۔

”باس!۔ برٹ نے پہلے مرحلے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ جیکل نے کہا۔

”اوہ کیسے۔ پوری رپورٹ دو“۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا اور جیکل نے برٹ کی دی ہوئی رپورٹ پوری تفصیل سے سنائی۔

”ویری گڈ!۔ اس کا مطلب ہے کہ اب دوسرا مرحلہ آسانی سے شروع کیا جاسکتا ہے۔“۔ باس نے مسرت بھر سے لہجے میں کہا۔

”یس باس۔“۔ جیکل نے جواب دیا۔

”اوکے!۔ اب تم دونوں ایسا کرو کہ کارگل سے رابطہ قائم کر لو۔ دوسرے مرحلے کے لئے وہ تمہارا انچارج ہو گا۔“۔ باس نے کہا۔

”یس باس۔“۔ جیکل نے کہا۔

”اوکے۔“۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے دوبارہ وہی مخصوص آواز سنائی دینے لگی۔ جیکل نے سوئی گھمانی شروع کر دی اور پھر ایک اور جگہ جیسے ہی اس نے اسے روکا وہی ہلکی موسیقی کی آواز سنائی دی۔

ہیلو۔ ہیلو۔ جیکل کا ٹانگہ کارگل۔ جیکل نے تیز لہجے میں کہا وہ

پوائنٹ ون پر لے گیا۔ عام سی لڑکی تھی۔ بالکل سیدھی سادھی۔ وہ فوراً ہی میرے ساتھ پوائنٹ ون پر چلنے پر رضامند ہو گئی۔ اور پھر وہاں جا کر میں نے اسے بیہوش کر دیا اور اس کے بعد بڑے اطمینان سے میں نے اس کے جسم میں تھریڈیم کا من ڈوز بھی انجیکٹ کر دیا۔ اس کے بعد

میں نے اسے اسی بیہوشی کے عالم میں ہی باہر راہداری میں ڈالا اور واپس چلا آیا۔ لازماً لوگ اسے ہسپتال لے گئے ہوں گے اور اب تک وہ ہوش میں بھی آگئی ہوگی۔

برٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہیں یقین ہے کہ وہ لڑکی بالکل ہماری مرضی کے مطابق تھی۔ کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے۔“۔ جیکل نے انتہائی بخیرہ لہجے میں کہا۔

”بالکل ویسی تھی۔“۔ سوفیصد۔ میں نے فائل میں موجود تمام ہدایات کو بار بار اور غور سے پڑھا تھا۔ اور پھر جیسے ہی وہ لڑکی مجھے نظر آتی

میں سمجھ گیا کہ ایسی ہی لڑکی ہمیں چاہیے تھی۔ وہ اس وقت ریسٹوران میں داخل ہو رہی تھی۔ میں کچھ لمحے مٹھ کر اندر گیا اور پھر اس کی میز پر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد میں نے اسے ایک عام سی کہانی سنائی اور وہ اٹھ کر

میرے ساتھ پوائنٹ ون پر آگئی۔ برٹ نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ باس کو اس پہلے مرحلے کی کامیابی کی اطلاع دے دی جائے۔“۔ جیکل نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”بالکل دینی چاہیے۔“۔ گذشتہ چار روز سے ہم ایسی لڑکی کی تلاش میں سارے شہر میں مارے مارے پھر رہے تھے۔ آوارہ گردی کرتے

کرتے میری تو ٹانگیں بھی سوچ گئی تھیں۔ برٹ نے سر ہلاتے ہوئے

کہا اور جیکل اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں موجود

سے بیٹھ کر کوئی واضح لائحہ عمل طے کیا جاسکے۔ کارگل نے دروازہ بند کر کے واپس کرسی پر آکر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”تم بتاؤ تو سہی دوسرے مرحلے کی تفصیل“۔ جیکل نے کہا۔

”دوسرے مرحلے کی تفصیل یہ ہے کہ اس لڑکی کو اب دماغی دورے پڑیں گے جن کا وقفہ آہستہ آہستہ کم ہوتا جائے گا۔“ ظاہر ہے لڑکی غیر ملکی ہے۔ اس لئے اس کے علاج میں خصوصی دلچسپی لی جائے گی۔ اب ہم نے اتنا کرنا ہے کہ جب یہ لڑکی ہسپتال پہنچانی جائے تو ہم ڈاکٹرز کو اس بات پر قائل کر لیں کہ اسے علاج کے لئے ولیمٹن کارمن ہسپتال وارٹریٹ بھیج دیا جائے اور کسی ہسپتال میں نہ بھیجا جائے۔ پھر جیسے ہی اس لڑکی کو وارٹریٹ بھیج دیا جائے گا۔ وہاں ہمارے ڈاکٹرز اس کے استقبال کے لئے تیار ہوں گے۔ وہاں لارڈ بومن کی لڑکی جیکل پہلے ہی زیر علاج ہے چنانچہ ڈاکٹرز اس لڑکی کی برن واشنگ کے دوران اس کے ذہن میں ہمارے مطلب کی تمام چیزیں ایڈجسٹ کر دیں گے اور پھر یہ لڑکی جیکل بن کر لارڈ بومن کے ہاں پہنچ جائے گی اور لارڈ بومن کی لڑکی جیکل کو اس لڑکی کی جگہ یہاں پاکیشیا بھیجا دیا جائے گا۔ یس یہ ہے سارا کام۔“ کارگل نے برٹ اور جیکل کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس کے لئے اتنا لمبا چوڑا کھڑک چھلانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس لڑکی کو اغوا کر کے سیدھا ولیمٹن کارمن کیوں نہ بھیجا دیا جاتا۔“ برٹ نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور کارگل ہنس پڑا۔

”اگر حقیقت باس تمہاری طرح احمق ہوتا تو یقیناً ایسا ہی کرتا اور نتیجہ یہ ہوتا کہ وارنٹ سٹارڈ تنظیم اطمینان سے موت کے گھاٹ اتر جاتی۔“ کارگل نے

بار بار یہ فقرہ دہراتا رہا۔

”یس۔ کارگل اسٹینڈنگ۔“ چند لمحوں بعد ایک دوسری بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

”کارگل! پہلے مرحلے میں کامیابی کے بعد باس نے تم سے رابطہ قائم کرنے کے لئے کہا ہے تاکہ دوسرا مرحلہ شروع کیا جاسکے۔“ جیکل نے کہا۔

”پہلا مرحلہ کیسے مکمل ہوا۔“ تفصیل بتاؤ۔“ دوسری طرف سے بولنے والے نے چونک کر کہا اور جیکل نے ایک بار پھر اسے پوری رپورٹ فے دی۔

”گڈ۔ اب واقعی دوسرے مرحلے پر آسانی سے کام ہو سکتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ ابھی ہوٹل شیرٹن آباد۔ کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل۔ وہاں دوسرے مرحلے کے لئے تفصیلی لائحہ عمل طے کر لیں گے۔“ کارگل نے کہا۔

”اوکے۔“ جیکل نے کہا اور پھر ٹرانسپیر آف کر دیا۔

”چلو برٹ! کارگل نے ابھی پہنچنے کے لئے کہا ہے۔“ جیکل نے ٹرانسپیر واپس الماری میں رکھتے ہوئے کہا اور برٹ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار شیرٹن ہوٹل پہنچ گئے دوسری منزل کے کمرہ نمبر بارہ کا دروازہ بند تھا۔

جیکل نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں دستک دی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ سامنے ایک اور غیر ملکی کھڑا تھا۔ یہ کارگل تھا۔

”آؤ۔ آجاؤ۔“ کارگل نے کہا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ کارگل نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

”یہ دوسرا مرحلہ بے حد ہوشیاری سے مکمل کرنا ہو گا۔ کیونکہ اس مرحلے پر ہمارے سارے مشن کا انحصار ہے اسی لئے میں نے تمہیں یہاں بولایا ہے تاکہ اطمینان

ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب!۔ اس میں وارنٹ سٹارٹ تنظیم کے موت کے گھاٹ اترنے کا کہاں سے سوال پیدا ہو گیا۔ برٹ نے اوزر یا وہ منہ بناتے ہوئے کہا۔ تم چونکہ لارڈ بومن کو نہیں جانتے۔ اس لئے ہمیں معلوم نہیں ہے کہ لارڈ بومن بولیویا کا کس قدر طاقتور ترین اور شاطر ترین انسان ہے۔ وارنٹ ریٹ ہسپتال بھی اس کی ذاتی ملکیت میں ہے۔ اس کے علاوہ لارڈ بومن کی تنظیم بومن گروپ بھی انتہائی فعال اور انتہائی با وسائل ہے۔ اگر اس لڑکی کو ہم ویسے اغوا کر کے وہاں پہنچا دیتے تو لازماً لارڈ بومن کو اس کی اطلاع مل جاتی اور پھر تمام منصوبہ نہ صرف یکسر ختم ہو جاتا بلکہ بومن گروپ بھی ہمارے خلاف حرکت میں آجاتا اور ان کے ہمارے خلاف حرکت میں آجانے کا مطلب واضح اور یقینی خاتمہ ہی ہوتا ہے۔ اس لئے جب یہ لڑکی یہاں سے باقاعدہ قانونی دستاویز کے ساتھ وہاں پہنچے گی تو انہیں کسی طرح شک بھی نہ پڑ سکے گا اور نہ ہی وارنٹ سٹارٹ کسی طرح سامنے آئے گی۔ برین واشنگ کرنے والا چیف ڈاکٹر ہمارا آدمی ہے۔ بس وہ کام کرے گا اور اس کے بعد یہ لڑکی کیا نام ہے اس کا۔ کارگل نے کہا۔

"جولیا نافرواٹر بار ہی تھی اپنا نام۔ برٹ نے کہا۔

تو یہ لڑکی جولیا نا، جیکی بن جائے گی اور جیکی، جولیا نا، پھر پاکیشیا بولیویا اور ولینٹین کارمن سے اتنی دور ہے کہ لارڈ بومن کبھی بھی اتنی دور اپنی لڑکی کو تلاش نہ کر سکے گا۔ اور جولیا نا کا ذہن چونکہ ہمارے کنٹرول میں ہوگا اس لئے وہ جیکی بن کر لارڈ بومن کی زیر ولیبارٹری کا راز ہمیں شفٹ کرے گی۔ کیونکہ لارڈ بومن سوائے اپنی لڑکی کے اور کسی پر اعتماد نہیں کرتا اور وہی

اس کی سیکرٹری ہے اور اس کی راز دار بھی۔ اس طرح ہم لارڈ بومن کا خاتمہ کر دیں گے اور اس کے سارے گروپ کا بھی۔ اور وارنٹ سٹارٹ زیر ولیبارٹری پر قبضہ کر لے گا۔ کارگل نے جواب دیا اور اس بار برٹ اور جیکل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیتے۔

ویسے مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ جیکی جیسی لڑکی میں پاکیشیا میں آکر ملی ہے۔ جیکل نے کہا۔

"یہ اتفاق نہیں ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ پلاننگ کی گئی ہے۔ پاکیشیا کا چناؤ اس لئے کیا گیا تھا کہ یہ بولیویا اور ولینٹین کارمن سے بہت دور واقع ہے اور بس ماندہ ملک ہے۔ اب یہ تو اتفاق ہے کہ ہمارے مطلب کی لڑکی علی علی تھی۔ ورنہ یہاں کی مقامی بھی ہوتی تو اسے بھی جدید میک آپ کے ذریعے جیکی جیسی بنایا جاتا۔ ہم تو صرف وہ جسم۔ اس کی بناوٹ چہرے کے قدرے ملتے جلتے کش چاہتے تھے اور بس۔ کارگل نے جواب دیا۔

اگر یہ بات سچی تو مجھے کم از کم یہ تو بتا دیا جاتا کہ میں اس کی رہائش گاہ کا تو پتہ کر لیتا۔ مجھے تو اتنا کہا گیا کہ ایسی لڑکی جیسے ہی ملے اسے پہنوش کر کے انجکشن لگا دیا جائے اور بس۔ اب کیسے معلوم ہوگا کہ وہ کہاں رہتی ہے اور اسے کس ہسپتال میں رکھا گیا ہے۔ برٹ نے کہا اور کارگل ایک بار پھر مسکرا دیا۔

گھبراؤ نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ انتہائی صورتحال دو تین روز بعد پیدا ہوگی اور ہمارے پاس ایسی شین موجود ہے جو پھر لیم کا باقاعدہ کاشن دیتی ہے۔ اس طرح ہم آسانی سے اس کا کھوج جس وقت

"ہاں! — اور اس بیماری پر میں نے پچھلے دو ہفتوں سے بہت کچھ پڑھا ہے۔ اس لئے اب میں اسے آسانی سے ڈیل بھی کر سکوں گا۔" کارگل نے جواب دیا۔

"لیکن پھر ہمارا کیا کام ہوگا — ہم تو فارغ ہو گئے۔" برٹ نے کہا۔

"نہیں! — تم ریڈ کراس کے نمائندوں کے طور پر اس انچارج ڈاکٹر سے ملو گے۔" کارگل نے کہا۔

"میرے خیال میں ریڈ کراس کی بجائے کوئی پرائیویٹ خیراتی تنظیم کیوں نہ بنائی جائے۔" ہو سکتا ہے کہ ریڈ کراس کا یہاں مقامی دفتر ہو اور مسئلہ کھڑا ہو جائے۔" برٹ نے کہا۔

"ہاں! — ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ریڈ کراس کی وجہ سے لارڈ بومن بھی مطمئن رہے گا۔" دوسری تنظیم کے بارے میں ہو سکتا ہے کہ وہ تحقیقات شروع کر دے۔ تم نہیں جانتے کہ وہ کس قدر وہمی آدمی ہے اگر اڑتے اڑتے کبھی بھی راستہ بدل دے تو وہ چونک پڑتا ہے اور اس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ اس بات کی تحقیقات شروع کر دے کہ مکھی کے اچانک راستہ بدلنے کے پیچھے کوئی راز تو نہیں ہے۔" کارگل نے ہنستے ہنستے کہا اور برٹ اور جیکل دونوں بھی ہنس پڑے۔

ایک صورت ہو سکتی ہے کہ ہم اس دوران یہاں ریڈ کراس کے مقامی دفتر کو ٹریس کریں۔ ظاہر ہے چھوٹا سا ملک ہے۔ یہاں کوئی لمبا چوڑا دفتر تو نہیں ہوگا۔ ایک دو آدمی ہی نمائندگی کر رہے ہوں گے۔ انہیں ہٹا کر ہم ان کی جگہ لے سکتے ہیں اس طرح کام زیادہ باقاعدگی اور قانونی طور

چاہیں نکال سکتے ہیں۔ ہمارا دوسرا مرحلہ صرف یہ ہے کہ ہم اسے کسی طرح قانونی طور پر وارنٹریٹ ہسپتال بنوادیں اور بس۔" کارگل نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا طریقہ تو میرے خیال میں بے حد سیدھا سا ہے۔ جب یہ لڑکی کسی ہسپتال میں پہنچے، وہاں کے بڑے ڈاکٹر کو رشوت دے دی جائے کہ وہ اسے وارنٹریٹ ہسپتال ریفر کر دے۔" برٹ نے کہا۔

"نہیں۔ سارا مسئلہ تو یہی ہے کہ کسی بھی شیج پر کوئی ایسی بات نہ ہو جو بعد میں سامنے آجائے۔ اگر لارڈ بومن کو معمولی سی جھٹک بھی پڑ گئی کہ ہمیں کوئی گٹ بڑ ہے تو وہ مکمل کھوج نکالنا جانتا ہے۔" کارگل نے جواب دیا۔

"پھر تم نے کیا سوچا ہے۔" یہ اس بار جیکل نے پوچھا۔

"میرے ذہن میں ایک اور پروگرام ہے۔ میں ڈاکٹر کارگل کے روپ میں باقاعدہ ہسپتال کا دورہ کروں گا۔ وہاں کے انچارج ڈاکٹر سے بات چیت ہو، اور پھر ظاہر ہے اس مرضیہ جو لیا کا ذکر درمیان میں آجائے گا اور میں اسے چیک کر کے یہ بتاؤں گا کہ اس مرض کا علاج صرف وارنٹریٹ ہسپتال میں ہے اور پھر اس ڈاکٹر کی وارنٹریٹ ہسپتال کے چیف مارجن سے فون پر بات چیت کر اؤں گا۔ اور اس کے ساتھ ہی میں ریڈ کراس کی طرف سے یہ آفر کروں گا کہ اس کے تمام اخراجات ریڈ کراس ادا کرے گی اس طرح لازماً اس لڑکی کو وارنٹریٹ ہسپتال ریفر کر دیا جائے گا۔" کارگل نے پروگرام کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — یہ بالکل درست پلاننگ ہے۔ تم ویسے بھی ڈاکٹر ہو۔ یہ اداکاری نبھا بھی جاوے گے۔" جیکل نے کہا۔

سے ہو جائے گا۔۔۔ جیکل نے کہا۔
 اودہ ویری گڈ !۔۔۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے۔ اودہ کے۔۔۔ تم
 آج سے ہی یہ کام شروع کر دو۔ میں ایک دو روز میں حرکت میں آ جاؤں گا
 اور میرے ذہن میں اس کی باقاعدہ پلاننگ ہے۔۔۔ میں اپنی آمد
 کی باقاعدہ اخبارات میں شہیر کروں گا۔۔۔ ٹی۔وی پر باقاعدہ انٹرویو دوں
 گا۔۔۔ یہاں دولت سے سب کام ہو جاتے ہیں اس طرح کسی کو مجھ پر کسی
 صورت بھی شک نہ پڑ سکے گا۔۔۔ کارگل نے کہا اور برٹ اور جیکل
 دونوں نے سر ہلا دیئے اور اس کے بعد انہوں نے باقاعدہ کارگل سے مصافحہ
 کیا اور ہٹلر کے اس مکر سے باہر آ گئے ان کے چہروں پر گہرے اطمینان کے
 آثار موجود تھے۔

عمران نے جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا، بلیک زیرو اس کے احترام
 میں کھڑا ہو گیا لیکن اس کے چہرے پر موجود پریشانی کے تاثرات دیکھ کر عمران
 چونک پڑا۔

”خیریت ہے بلیک زیرو!۔۔۔ تمہارا چہرہ تو فل زیرو نظر آ رہا ہے۔“
 عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”جولیا کی طرف سے پریشانی ہے۔“ بلیک زیرو نے بھی کرسی پر بیٹھتے
 ہوئے بخیرہ لہجے میں جواب دیا۔

”ظاہر ہے بزرگوں کو تو پریشانی ہوتی ہے۔۔۔ آخر جولیا کی عمر تیزی سے
 بڑھتی جا رہی ہے۔ جلد ہی اس کے سر پر چاندی کے تار نمودار ہونے شروع
 ہو جائیں گے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ بات نہیں عمران صاحب!۔۔۔ جولیا کو دماغی دورے پڑنے شروع
 ہو گئے ہیں۔“ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

”بس جولیاسیکرٹ سروں کی رکن ہیں بلکہ سیکنڈ چیف ہیں۔ اس لئے ان کا حق ہے اس ہسپتال پر“ ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ آہ۔ یہ بھی قسمت کی بات ہے۔ ہم اگر بیمار ہو جائیں تو ہمیں کسی خیراتی ہسپتال بھیج دیا جاتا ہے جہاں نرسیں بھی کاٹ کھانے کو دوڑتی ہیں۔“ عمران نے ایک سٹول گھسیٹ کر جولیاس کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

”بکواس مت کرو۔ تم جب بھی بیمار ہوئے ہو، چیف نے ہمیشہ تم پر رحم کھا کر تمہارا یہاں علاج کرایا ہے۔“ درنہم لائق تو واقعی کسی خیراتی ہسپتال کے ہو۔“ جولیاس نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی جولیاس کی بات سن کر ہنسا اور پھر واپس مڑ گیا۔

”کاش!۔ کبھی وہ نقاب پوش بھی ہسپتال پہنچ جائے۔ کم از کم کچھ عرصے کے لئے تو اس سے جان چھوٹ جائے گی۔“ لیکن نجانے وہ کونسے کشتے کھا تا رہتا ہے کہ کبھی بیمار ہی نہیں ہوتا۔“ عمران نے کہا اور اس بار جولیاس بے اختیار ہنس پڑی۔

”وہ تمہاری طرح عام آدمی نہیں ہے کہ بیمار پڑتا رہے۔ وہ چیف ہے۔ بیماری کی جرات ہے کہ اس کے قریب سے بھی گزر سکے۔“ جولیاس نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”اسی لئے تو وہ ہمیں اپنے قریب سے بھی نہیں گزرنے دیتا۔“ عمران نے جواب دیا اور جولیاس ایک لمحے تک تو اس کی بات کا مطلب ہی نہ سمجھی لیکن جیسے ہی اُسے سمجھ آئی کہ عمران نے اُسے ہی بیماری بنا دیا ہے تو اس نے روٹھنے والے انداز میں منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

”ارے ارے۔ میں تو تمہارے چیف کی بات کر رہا ہوں۔ میں

ہی یہ سچی پریشانی سامنے آگئی تھی۔“

”آؤ عمران!۔ مجھے خطرہ تھا کہ تمہارے آنے تک کہیں جولیاس پھر نہ بیہوش ہو جائے۔ لیکن وہ ابھی ہوش میں ہے۔“ عمران جیسے ہی ڈاکٹر صدیقی کے دفتر میں داخل ہوا، ڈاکٹر صدیقی بول پڑے اور پھر اُسے ساتھ لے کر دفتر سے باہر آ گئے۔

”اوہ!۔ کتنا وقفہ ہوتا ہے بیہوشی میں۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

”فکس نہیں ہے۔ لیکن بہر حال ہر بار پہلے کی نسبت ایک دو منٹ کم ہی ہوتا ہے۔“ ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور عمران نے سر ہلادیا۔

”مختلف راہداریاں کر اس کر کے وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے تو سامنے بیڈ پر جولیاس لیٹی ہوئی تھی۔

”کمال ہے۔ لوگوں کو کتنا شوق ہوتا ہے بیمار ہونے کا۔ آرام بھی مل جاتا ہے اور تیمار داری مفت میں۔“ عمران نے جولیاس کو ہوش میں دیکھتے ہی بولنا شروع کر دیا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ میں جان بوجھ کر یہاں پڑی ہوں۔“ ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر صدیقی!۔ مجھے واپس فلیٹ بھجوا دو۔ پڑی رہو گی وہاں جولیاس نے بڑے چڑچڑے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر صاحب!۔ آپ فدا جا کر دفتر میں بیٹھ کر اس تجویز پر سنجیدگی سے غور کریں۔ غضب خدا کا۔ جب کوئی بیماری ہی نہیں ہے تو خواہ مخواہ حکومت کا خرچہ کیوں کرایا جائے۔“ عمران نے ڈاکٹر صدیقی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی آہستہ سے آنکھ کا کونا دبا دیا۔

صرف اسے باہر نکالتا ہے اور میں اگر پتھر ہوں تو پھر یہ بھی سن لو کہ تصویر میرے اندر موجود ہے۔ اب بتاؤ کس کی ہوگی تصویر؟ — عمران نے جواب میں باقاعدہ تقریر کر ڈالی۔ اور جولیا ایک بار پھر مسکرا دی۔ وہ عمران کی بات سمجھ گئی تھی اور یہی اس کی کمزوری تھی کہ وہ بڑی جلدی خود کو فریب دے لیتی تھی۔ مجھے معلوم ہے کس کی تصویر ہے۔ لیکن کم بخت باہر نہیں آتی۔ — جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آجائے گی۔ آجائے گی۔ فی الحال تو وہ بیماری کی وجہ سے آرام کر رہی ہے۔ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا بے اختیار اس پڑی اس کا موڈ دوبارہ بحال ہو گیا تھا۔

’اوسکے جولیا! — بائیں تو بہت ہو گئیں اور ڈاکٹر صدیقی کے مطابق تمہارے دوبارہ بیہوش ہونے کا وقت قریب ہے اس لئے تم مجھے وہ سارا واقعہ تفصیل سے بتا دو۔ کوئی معمولی سی بات بھی نہ چھوڑنا تاکہ بیماری کی تشخیص کر کے اس کا علاج کیا جائے اور تصویر باہر آ سکے۔ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کا چہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا۔ وہ عمران کی علامتی اور اشارتی گفتگو اچھی طرح سمجھ گئی تھی اور پھر اس نے دوبارہ تفصیل دوہرانا شروع کر دی۔ لیکن یہ ساری تفصیل وہی تھی جو اس سے پہلے عمران سن چکا تھا۔ ابھی جولیا بات کر رہی تھی کہ اس کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہوتی گئیں۔ وہ سیکنڈ خاموش ہو گئی تھی۔ اسی لمحے ڈاکٹر صدیقی اندر داخل ہوئے۔

’اوس بے ہوش ہو گئی۔ اس بار تو چند منٹ زیادہ ہو گئے تھے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ شاید بیماری ختم ہو گئی ہو۔ لیکن۔ — ڈاکٹر صدیقی نے

تو بیمار ہونے کے لئے تیار ہوں دل و جان سے تیار ہوں۔ — عمران نے کہا اور اس بار جولیا نے نہ صرف عمران کی طرف منہ کر لیا بلکہ اس کے چہرے پر یکجہت گلاب سے کھل اٹھے۔ آنکھوں میں تیز چمک اُبھر آئی تھی۔ اور عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

’عمران! — میری ایک بات سنو! — مجھے احساس ہو گیا ہے کہ میں اس بیماری سے زندہ نہیں بچوں گی۔ اس لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم۔ — جولیا نے انتہائی منت بھرے لہجے میں بات شروع کی۔ لیکن فقرے کے آخر میں آکر اس کی آواز بھرا گئی اور اس نے فقرہ اٹھورا چھوڑ کر منہ ایک بار پھر دوسری طرف پھیر لیا۔

’تمہارا مطلب میں سمجھ گیا ہوں جولیا! — تم بالکل بے فکر رہو۔ — میں روزانہ ایک ہزار روپے خیرات کیا کروں گا۔ ہر سال باقاعدگی سے قوالی کرایا کروں گا۔ تمہارے نام پر ایک ہسپتال قائم کروں گا جہاں غریبوں کا علاج مفت ہوا کرے گا۔ واہ! کیا خوبصورت نام ہوگا۔ جولیا نا میموویل ہسپتال۔ — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

’بکواس مت کرو۔ نکل جاؤ یہاں سے۔ تم پتھر ہو پتھر۔ اور سنو! — تم انسان بھی نہیں ہو۔ قطعاً نہیں ہو انسان۔ — جولیا بُری طرح چھٹ پڑی۔

ظاہر ہے انسان پتھر نہیں ہو سکتا۔ اور پتھر انسان نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اگر میں پتھر ہوں تو انسان نہیں ہوں۔ اور انسان ہوں تو پتھر نہیں ہوں۔ چلو تمہارا کہنا درست سمجھ لیتا ہوں کہ میں پتھر ہوں تو پھر اس مصور کی بات بھی سچ ہے کہ تصویر ہمیشہ پتھر کے اندر ہوتی ہے۔ — مجسمہ ساز

کو دیکھتا رہا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ ٹیسٹ نارمل ہیں۔“ عمران نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کرتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر صدیقی نے خاموشی سے فائل اٹھا کر واپس دروازے میں رکھ دی۔

”اب کیا کریں ڈاکٹر صدیقی! — آپ کسی اور ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔ بورڈ بیٹھائیں۔“ آخر کچھ تو پتہ چلنا چاہیے۔“ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”میں پہلے ہی سب بڑے بڑے ڈاکٹروں سے تفصیلی بات چیت کر چکا ہوں۔ لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔“ ڈاکٹر صدیقی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔“ آجکل میڈیکل سائنس انتہائی ترقی پر پہنچ چکی ہے۔ اس دور میں تو ایسی بات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ بیماری کی تشخیص ہی نہ ہو سکے۔ آپ نے جولیہ کے ذہن کا ایک سرے وغیرہ کرایا ہے۔“ عمران نے چونک کر کہا۔

”ہاں! — نہ صرف ایک سے کرایا ہے بلکہ بیہوشی اور ہوش کے درمیان اس کے ذہن سے مواد نکال کر بھی اس کا ٹاپ تجزیہ کرایا ہے۔ لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات — سب اوکے ہے — تم خود دیکھ لو۔“ ڈاکٹر صدیقی نے ایک اور فائل دروازے سے نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی اور عمران نے ٹیسٹ رپورٹ دیکھنے کے ساتھ ساتھ اس پر دی گئی ذہنی امراض کے معروف ترین سرجنوں کی رپورٹیں بھی پڑھنا شروع کر دیں۔ لیکن واقعی سب کچھ نارمل اور اوکے تھا۔

انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر بیڈ پر بے ہوش پڑی جولیہ کی نبض تمام لی۔

”اب اسے کب ہوش آئے گا۔“ عمران نے سٹول سے اٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”آدمے گھنٹے بعد یہ خود بخود ہوش میں آجائے گی۔“ اب تک تو ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔“ ڈاکٹر صدیقی نے اپنی چیک اپ جاری رکھتے ہوئے جواب دیا۔

عمران خاموش کھڑا جولیہ کو دیکھتا رہا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے اس طرح اچانک بیہوشی واقعی جولیہ کے دماغ کے لئے بچہ خطرناک تھی اس نے اب تک جولیہ سے یہ سب باتیں جان بوجھ کر کی تھیں تاکہ وہ یہ چیک کر سکے کہ اس کی ذہنی اجمالی اور جذباتی کیفیات کیسی ہیں اور بیہوش ہونے سے پہلے اس گفتگو سے وہ اسی نتیجے پر پہنچا تھا کہ جولیہ ہر لحاظ سے بالکل نارمل ہے لیکن اس کی اچانک بیہوشی — اس بات کی لئے بھی سمجھ نہ آ رہی تھی۔

ڈاکٹر صدیقی نے چیک اپ ختم کر کے سائیڈ میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نرسوں اور متعلقہ ڈاکٹروں کو اس پر پہنچنے کے لئے کہا۔ اور پیر رسیور رکھ کر وہ سر جھکائے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے تھا۔

آخر کوئی تو وجہ ہوگی اس اچانک بیہوشی کی۔“ ذرا مجھے جولیہ کے ٹیسٹ دکھائیے۔“ عمران نے دفتر پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر صدیقی نے بغیر کوئی بات کہے دروازہ کھولی اور ایک فائل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران بڑی سنجیدگی سے فائل میں موجود ٹیسٹ رپورٹوں

"عجیب بات ہے۔۔۔ واقعی عجیب بات ہے۔۔۔ ذرا فون مجھے دکھائیے۔۔۔" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی نے بغیر یہ پوچھے کہ وہ کسے فون کرنا چاہتا ہے، میز پر موجود فون اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

عمران نے ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔
"لیں۔۔۔" چند لمحوں بعد ایک کپکپاتی سی آواز سنائی دی۔
"ڈاکٹر گراہم!۔۔۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔۔۔" عمران نے بڑے نرم لیکن سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"علی عمران!۔۔۔ اوہ! بڑے عرصے بعد فون کیا ہے تم نے۔۔۔ خیریت! اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں بے تکلفی تھی۔
"ڈاکٹر گراہم!۔۔۔ آپ نے ساری عمر انسانی ذہن پر ریسرچ کی ہے۔ ایک کیس سامنے آیا ہے بڑا عجیب و غریب قسم کا۔۔۔ میں نے سوچا آپ سے بات کر لی جائے۔۔۔" عمران نے کہا۔

"اوہ بیٹے!۔۔۔ مجھے تو عرصہ ہو گیا ہے۔۔۔ میں تو اب بالکل ہی ہر چیز سے ریٹائر ہو چکا ہوں۔۔۔ میرا اپنا ذہن اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ ذرا سا پڑھا بھی نہیں جاتا۔ اس لئے بس بستر پر لیٹا رہتا ہوں۔۔۔ یا فی دی وغیرہ دیکھتا رہتا ہوں۔۔۔ لیکن بات کیا ہے۔ تم تو اتنی جلدی پر لیٹان ہوئے والوں میں سے نہیں ہو۔۔۔" ڈاکٹر گراہم نے کہا۔

"بات ہی ایسی ہے ڈاکٹر!۔۔۔ میری ایک عزیزہ کا کیس ہے۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے تفصیل سے جو لیا کی تمام کیفیات بتا دیں ٹیٹ ریپورٹیں اور دوسری تمام متعلقہ چیزوں کے متعلق بھی تفصیل بتا دی۔

"اوہ!۔۔۔ یہ تو بالکل ویسا ہی کیس لگتا ہے جس کا ذکر ڈاکٹر کارگل کر رہا تھا۔۔۔" ڈاکٹر گراہم نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر کارگل!۔۔۔ وہ کون صاحب ہیں۔۔۔؟" عمران نے بڑی طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں بیکھنٹ چمک اُبھر آئی تھی۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ٹیلیوژن پر ایک غیر ملکی ڈاکٹر کا انٹرویو نشر ہوا ہے ان ڈاکٹر صاحب کا نام کارگل ہے اور ان کا تعلق ولیرٹن کارمن سے ہے۔ اس انٹرویو میں انہوں نے دماغ کی ایک بالکل نئی بیماری کا ذکر کیا ہے۔ جسے وہ اوکیو یا ہیشیان کہہ رہے تھے۔۔۔ کچھ عجیب سا نام ہے۔۔۔ بہر حال انہوں نے اس مرض پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بالکل وہی کیفیت بتائی ہیں جو تم نے بتائی ہیں۔۔۔ اگر یہ پروگرام پہلے سے ریکارڈ شدہ نہیں ہے تو ظاہر ہے وہ ابھی یہیں ہوں گے۔۔۔ تم ان سے بل لو۔ شاید تمہارا مسئلہ حل ہو جائے۔۔۔ میرے ذہن میں تو ایسی کوئی بیماری نہیں ہے۔۔۔" ڈاکٹر گراہم نے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ بہت بہت شکریہ ڈاکٹر گراہم!۔۔۔ آپ نے واقعی اہم ترین کیو دیا ہے۔۔۔" ویری ٹھینک فل ٹویو۔۔۔ میں جلد ہی آپ سے ملونگا۔ خدا حافظ۔۔۔" عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"کیا کہہ رہے تھے ڈاکٹر گراہم۔۔۔ وہ تو اب بہت بوڑھے ہو گئے ہیں۔" ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور عمران نے اُسے ڈاکٹر گراہم کی بات بتائی تو ڈاکٹر صدیقی بھی چونک پڑے۔

"اوہ!۔۔۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں فوراً اس ڈاکٹر کارگل سے ملنا چاہیے۔۔۔ یہ تو قدرت کی طرف سے رحمت کے آثار ہیں۔" ڈاکٹر صدیقی نے سر ہلاتے

”یہ آج تمہیں ٹی۔وی کیسے یاد آگیا۔ میرے خیال میں فارغ ہوا
لے ٹی۔وی دیکھتے رہتے ہو۔“ سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔
”یہ بتائیں کئی۔وی پر کوئی واقعہ بھی ہے آپ کا۔“ عمران
نے کہا۔
”کیوں! اداکاری کرنی سے یا گلوکاری۔“ سلطان نے ہنستے
ہوئے پوچھا۔

”دونوں ہی مسئلے خراب ہیں۔ کیونکہ جب میں گلوکاری شروع کرتا ہوں تو
سننے والے اداکاری شروع کر دیتے ہیں پاگل پن کی۔“ میرا مطلب ہے
کہ اینٹیں۔ ڈنڈے اٹھا کر آجاتے ہیں مارنے کے لئے۔ اور جب میں
اداکاری شروع کرتا ہوں تو دیکھنے والے گلوکاری شروع کر دیتے ہیں۔ بڑی
مترنم گالیاں سننی پڑتی ہیں۔“ عمران نے جواب دیا اور سلطان کے
زوردار قبضے سے رسیور جھنجھٹانے لگا۔

”ارے ارے۔ آپ نے تو دونوں کام بیک وقت شروع کر دیئے۔
آپ کی ہنسی میں اداکاری بھی ہے اور گلوکاری بھی۔“ بڑا مترتال میں
چل رہا ہے قبضہ۔“ عمران نے کہا اور سلطان ایک بار پھرنس پڑے۔
”اچھا اب بتاؤ فون کیسے کیا تھا۔“ میں نے دفتر کا اہم کام نمٹانا ہے۔
سلطان نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”اصل بات بھی یہی ہے۔ ٹی۔وی کے مسئلے میں کام پڑ گیا ہے اور
میں وہاں اکیٹھو کی حیثیت سے بات نہیں کرنا چاہتا۔“ آج ایک غیر ملکی
ڈاکٹر کارگل کا انٹر ویو نشر ہوا ہے ٹی۔وی سے۔ اس کے متعلق تفصیلات
چاہئیں کہ وہ صاحب ابھی یہاں موجود ہیں یا نہیں۔ اگر واپس چلے گئے

ہوئے کہا۔
”میں ابھی انہیں تلاش کر کے ملتا ہوں۔“ اچھا حافظ۔“ عمران
نے کہا اور ماتھ کر دفتر سے باہر آگیا۔ ہسپتال سے باہر آکر وہ کارلے آگے بڑھا۔
لیکن جلد ہی اس نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے قریب روکی اور نیچے اتر کر
وہ فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ ڈاکٹر صدیقی کے سامنے وہ کوئی بات نہ کرنا چاہتا
تھا اس لئے وہ وہاں سے نکل آیا تھا۔

عمران نے جیب ٹٹولی اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے چند سکنے برآمد
ہو گئے۔ اس نے سکنے ڈالے اور پھر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے
وہ ان کی کوٹھی پر فون کر رہا تھا کیونکہ دفتر کا وقت ختم ہو چکا تھا۔
”جی صاحب۔“ دوسری طرف سے سلطان کے ملازم کی آواز
سنائی دی۔

”بجھو بابا! میں عمران بول رہا ہوں۔ بڑے صاحب سے بات
کراؤ۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا صاحب! ہولڈ کریں۔“ دوسری طرف سے ملازم
نے کہا۔

”لیں۔ سلطان بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد سلطان کی آواز
رسیور پر ابھری۔

”سلطان بولا نہیں کتے۔“ فرمایا کرتے ہیں۔ ویسے کہیں آپ
ٹی۔وی ڈراموں والے سلطان تو نہیں ہیں کہ سلطان بنے درباریوں کو جاگیریں
بخشی جا رہی ہیں اور باہر نکل کر چائے اڈھار پی جا رہی ہے۔“ عمران
کی زبان چل پڑی اور سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

ہیں تو ان کا پتہ وغیرہ" — عمران نے بھی بنییدہ ہوتے ہوئے کہا۔
"لیکن بات کیا ہے" — سر سلطان نے حیران ہو کر پوچھا۔

"بات بہت سیریس ہے — جولیا اچانک ایک پراسرار بیماری کا شکار ہو گئی ہے۔ اسے بیہوشی کے دورے پڑنے لگے ہیں اور ڈاکٹر صدیقی سمیت تمام ڈاکٹرز اس کا مرض تشخیص کرنے میں ناکام رہے ہیں — میں نے ایک بوڑھے ڈاکٹر گراہم سے بات کی تو انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ تھوڑی دیر پہلے ٹیلیوژن پر کسی ڈاکٹر کارگل کا انٹرویو نشر ہوا ہے۔ اس میں اس نے اس بیماری کی تفصیلات بتائی ہیں" — عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — اچھا ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں — پھر تمہیں کہاں اطلاع دوں" — سر سلطان نے پوچھا۔

"میں دانش منزل جا رہا ہوں۔ آپ وہاں فون کر لیں" — عمران نے کہا اور دوسری طرف سے "اوکے" کے الفاظ سنتے ہی اس نے ریسیور رکھا اور پھر کار میں بیٹھ کر وہ دانش منزل کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے کارگل نے ریسیور اٹھالیا۔
"ہی — ڈاکٹر کارگل" — کارگل نے تیز لہجے میں کہا۔
"آپ کی کال ہے جناب" — دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز ابھری۔
"جیکل سپیکنگ" — کلک کی آواز کے ساتھ ہی جیکل کی آواز سنائی دی۔

"ہی — کارگل بول رہا ہوں — کیا رپورٹ ہے" — کارگل نے نرم لہجے میں کہا۔

"ہم نے ریڈ کراس کے آفس کو تلاش کر کے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ بڑا چھوٹا سا دفتر ہے اور اس میں دو ہی آدمی کام کرتے تھے — ہم نے ان کا خاتمہ کر دیا ہے اور ان کی جگہ سنبھال لی ہے — اس لڑکی جو لیا کے متعلق کیا رپورٹ ہے — کام کچھ آگے بڑھا ہے یا نہیں" — جیکل

جناب! — میں استقبالیہ سے بول رہا ہوں — ایک صاحب علی عمران آپ سے ملنا چاہتے ہیں — وہ کسی مریض کے سلسلے میں آپ سے بات چیت کرنا چاہتے ہیں — استقبالیہ سے کہا گیا۔

ٹھیک ہے — بھجوا دیں — کارگل نے کہا اور ریسیور رکھ دیا اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھڑ آئی ممتی مریض کے بارے میں ڈاکٹرس کے لئے کسی کا آنا تو یہی ظاہر کرتا تھا کہ اس کی بی بی وی انٹرویو والی ترکیب کامیاب ہی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ آدمی اس لڑکی کا کوئی عزیز ہو۔ لیکن لڑکی غیر ملکی تھی اور آنے والے کا نام معافی تھا۔

چند لمحوں بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

”یس — کم ان —“ کارگل نے ہلچے کو باوقار بناتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک وجیہ اور خوبصورت نوجوان اندر داخل ہوا۔

تشریف لائیے — کارگل نے بڑے مہذب انداز میں کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”میرزاہم علی عمران ہے“ — آنے والے نے بڑے بخنبدہ ہلچے میں کہا۔ وہ بڑے غور سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

مجھے ڈاکٹر کارگل کہتے ہیں — ویسٹرن کارمن سے میرا تعلق ہے — فرطیتہ! — میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں —“ کارگل نے عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

”آپ نے آج بی بی وی پر انٹرویو دیتے ہوئے ایک نئی ذہنی بیماری کا ذکر کیا ہے — اکیویا ہشیان — میں اسی سلسلے میں آیا ہوں —“

عمران نے کہا۔

نے کہا۔ میں نے ابھی ٹیلیوژن پر انٹرویو دیا ہے جو براہ راست نشر ہوا ہے۔ کل صبح کے اخبارات میں بھی تفصیلات آجائیں گی۔ لیکن اس لڑکی نے مجھے پریشان کر دیا ہے — میٹن جس جگہ کی نشاندہی کر رہی ہے وہاں سے سے کوئی ہسپتال ہی نہیں ہے۔ ایک پرائیویٹ عمارت ہے —“ کارگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ادہ! — ہو سکتا ہے کہ اُسے ہسپتال میں داخل نہ کیا گیا ہو۔ پرائیویٹ طور پر علاج ہو رہا ہو —“ جیکل نے چونک کر کہا۔

”اں دیکھو! — ویسے ابھی اُسے مسلسل بیہوش ہونے میں ایک دور دراز لگیں گے۔ اس دوران کوئی نہ کوئی صورت نکل ہی آئے گی۔ ورنہ پھر کوئی اور پروگرام سوچیں گے —“ کارگل نے کہا۔

ٹھیک ہے — ریڈ کراس آفس کا فون نمبر نوٹ کر لیں — ضرورت پڑنے پر آپ ہمیں کال کر سکتے ہیں تاکہ ہم اپنا کردار ادا کر سکیں —“ جیکل نے کہا اور پھر اس نے فون نمبر بتایا تو کارگل نے اُسے لکھنے کی بجائے اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔

ادہ کے — میں نے یاد کر لیا ہے نمبر —“ کارگل نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ وہ اس وقت بطور ایک غیر ملکی ڈاکٹر کے ہوٹل شیرٹن میں ٹھہرا ہوا تھا ابھی اس نے ریسیور رکھا ہی تھا کہ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار باریج اٹھی اور کارگل کے چہرے پر قدرے حیرت کے آثار ابھر آئے۔

”یس — ڈاکٹر کارگل —“ کارگل نے ریسیور اٹھا کر باوقار سے ہلچے میں کہا۔

ابھی اس پر ریسرچ جاری ہے۔ ابھی تک صرف اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے کہ ذہنی غلیات میں عدم توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی بنیادی وجہ ابھی تک سامنے نہیں آئی۔ میں ڈاکٹر کارمن کا شاگرد ہوں۔ اس لئے مجھے اس بیماری کے متعلق اتنا معلوم ہے۔ ورنہ تو شاید ابھی تک اس بیماری کے متعلق تفصیلات کا علم دنیا میں کسی ڈاکٹر کو بھی نہ ہو۔ پہلا کیس اس بیماری کا ویٹرن کارمن میں ہوا۔ ڈاکٹر کارمن نے اس پر ریسرچ شروع کی۔ لیکن بظاہر کچھ معلوم نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے بیہوشی کے دوران اس مریض کے دماغ کا آپریشن کیا تو انہیں غلیات میں صرف عدم توازن کا احساس ہوا۔ اس طرح کئی آپریشنوں کے بعد وہ اس پر قابو پا سکے۔ اس کے بعد دوسرا کیس بولیویا میں ہوا اور وہ بھی اتفاق سے وارٹریٹ ہسپتال میں لایا گیا۔ وہ ابھی تک زیر علاج ہے۔ ڈاکٹر کارمن اور میں نے اس پر بڑی تفصیلی گفتگو کی۔ لیکن ابھی تک ہم کسی حتمی نتیجے تک نہیں پہنچ سکے۔ ڈاکٹر کارمن اس سلسلے میں مکمل ریسرچ کے بعد ہی کوئی پیسر لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں ریڈ کر اس کے ایک پروگرام کے تحت یہاں آیا اور انٹرویو میں بس اچانک ہی پڑا سرار بیماریوں کی بات چھڑ گئی تو میں نے اس کا ذکر کر دیا۔ کارگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ ڈاکٹر کارمن سے میری بات کر سکتے ہیں؟“ عمران نے کہا۔
”پہلے یہ بات تو طے ہو جائے کہ کیا واقعی آپ کی عزیزہ اس مرض میں بھی مبتلا ہیں یا نہیں۔ کیونکہ یہ بات میرے لئے بے حد حیرت انگیز ہے کہ یہاں اس مرض کا مریض موجود ہو۔“ کارگل نے کہا۔

”آپ ڈاکٹر ہیں؟“ کارگل نے چونک کر پوچھا۔
”جی نہیں۔ ڈاکٹر نہیں ہوں۔ بلکہ میری ایک عزیزہ تقریباً اسی قسم کی بیماری میں مبتلا ہیں۔“ عمران نے جواب دیا۔
”اوہ یہاں پاکستان میں! ابھی تک تو صرف ویٹرن کارمن اور اس کے ہمسایہ ملک بولیویا میں اس بیماری کے چند کیسز سامنے آئے ہیں۔ بہر حال فرمائیے۔“ کارگل نے چونک کر جواب دیا۔
”اس بیماری کا علاج بھی دریافت ہو رہا ہے یا نہیں؟“ عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں! ہو گیا ہے۔ ویٹرن کارمن میں ایک پرائیویٹ ہسپتال ہے۔ اُسے وارٹریٹ ہسپتال کہتے ہیں۔ اس کے چیف سرجن ڈاکٹر کارمن اس کا علاج کرتے ہیں۔ اس کے لئے دماغ کے کئی آپریشن کرنے پڑتے ہیں۔ طویل علاج ضروری ہے۔ لیکن مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ مگر پہلے یہ تو طے ہو جائے کہ کیا واقعی آپ کی عزیزہ اس بیماری میں مبتلا ہیں؟“ کارگل نے کہا۔

”اس کی کوئی خاص پہچان ہے۔“ عمران نے پوچھا۔
”جی ہاں! میں نے انٹرویو میں بتایا ہے کہ اس کی خاص پہچان یہ ہے کہ اس مرض کے شکار مریض کے دونوں کانوں کی پشت پر ہلکے نیلے رنگ کی ٹیکریں ہی نمودار ہو جاتی ہیں۔“ کارگل نے جواب دیا۔
”اوہ اچھا! ویسے آج سے پہلے اس بیماری کے متعلق کہیں نہ پڑھا اور نہ سنا گیا ہے۔ یہ بتائیں کہ یہ بیماری ہونی کیوں ہے؟“ عمران نے کہا۔

تو اس کے لئے آپ کو تکلیف کرنی پڑے گی — آپ چل کر مرلیضہ کو خود دیکھ لیں — عمران نے کہا۔
 "اوہ! — ٹھیک ہے۔ میں ضرور دیکھوں گا — کس ہسپتال میں ہیں آپ کی مرلیضہ" — کارگل نے کہا۔
 "ایک پرائیویٹ ہسپتال ہے — میں آپ کو ساتھ لے چلتا ہوں — عمران نے کہا۔
 "ٹھیک ہے — میں تیار ہوں" — کارگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "شکریہ! — تشریف لائیے" — عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور ہسٹل سے باہر آکر عمران نے اسے اپنی سپورٹس کار میں بٹھایا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس مخصوص ہسپتال میں پہنچ گئے۔
 "ڈاکٹر صدیقی صاحب اس پرائیویٹ ہسپتال کے انچارج ہیں — اور یہ ہیں ڈاکٹر کارگل" — عمران نے کارگل کا تعارف ایک ڈاکٹر سے کراتے ہوئے کہا اور پھر کارگل نے بڑے مہذبانہ انداز میں ڈاکٹر صدیقی سے رسمی گفتگو کی۔ اب اس کے چہرے پر کامیابی کی چمک اُبھر آئی تھی کیونکہ مشین نے بھی اسی عمارت کا کاشن دیا تھا اور وہ اسے باہر سے کوئی رہائشی عمارت سمجھ رہا تھا۔ لیکن یہ تو ایک انتہائی جدید قسم کا ہسپتال تھا۔ اسے بس صرف ایک الجھن محسوس ہو رہی تھی کہ یہ آدمی علی عمران اسے جن نظروں سے دیکھ رہا تھا اس لحاظ سے کارگل کو کبھی کبھی محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہ اس کا ذہن پڑھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس کی چھٹی حس چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ بظاہر یہ عام سائوجران اس کے لئے خطرہ بن سکتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے جب تک خطرہ سامنے نہ آجائے اس وقت تک اس کے متعلق کچھ سوچنا فضول تھا۔ اس

لئے اس نے اپنے چہرے پر کوئی ایسا تاثر پیدا نہ ہونے دیا۔
 "آئیے ڈاکٹر کارگل! — مرلیضہ کو دیکھ لیجئے" — ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور کارگل سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ ایک کمرے میں داخل ہو گیا۔
 کمرے میں بیڈ پر ایک انتہائی خوبصورت غیر ملکی لڑکی لیٹی ہوئی تھی اس کی آنکھیں بند تھیں وہ اس وقت بہوش تھی اسے دیکھتے ہی کارگل کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ اُبھر آئی۔ اب تک اسے صرف ایک ہی خطہ تھا کہ کہیں برٹ سے شکار کے انتخاب میں غلطی نہ ہو گئی ہو۔ برٹ چونکہ ان معاملات میں آج تک انتہائی ہوشیار ثابت ہوا تھا اس لئے اسے گو برٹ کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد تھا لیکن پھر بھی اس کے ذہن میں بہر حال خطرہ موجود تھا۔ لیکن اس کمرے میں داخل ہوتے ہی یہ خطرہ مکمل طور پر دور ہو گیا یہ لڑکی چہرے کے خدو خال، قد و قامت اور جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے مکمل طور پر جیکی سے ملتی تھی۔ صرف اس کے چہرے کی پلاسٹک سرجری کر دی جاتی تو پھر لارڈ بو من چاہے کتنا ہی دہمی، چالاک اور شکی کیوں نہ ہوتا، وہ کبھی بھی اسے پہچان نہ سکتا تھا۔
 کارگل بیڈ پر بہوش پڑی ہوئی لڑکی پر جھکا اور اس نے اس کے دونوں کانوں کو پلٹ کر اس طرح دیکھا جیسے بڑے تذبذب کے عالم میں ایسا کر رہا ہو۔ حالانکہ اسے معلوم تو تھا کہ جو انجکشن اس لڑکی کو برٹ نے لگایا ہے اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ کان کے پیچھے لکیری موجود ہوتی ہیں۔ یہ لڑکی واقعی ادکیویا ہشیان کی مرلیضہ ہے اور اس دنیا میں یہ معلوم شدہ تیسرے کیس ہے۔ بہر حال اگر یہ لڑکی ڈاکٹر کارمن کی تحویل میں پہنچ جائے تو یہ بچ جائے گی۔ ورنہ — کارگل نے جان بوجھ کر فقرہ اُدھورا

”یہ وارنریٹ ہسپتال کا نمبر ہے۔ یہاں سے ولیٹرن کارمن کے لئے کونسا کوڈ نمبر استعمال ہوتا ہے اس کا مجھے علم نہیں۔“ بہر حال آپ اس نمبر پر فون ملو ادیں۔“ کارگل نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے کاغذ اٹھایا اور اسے غور سے چند لمحے دیکھتا رہا۔ لیکن کارگل نے ایک اور تبدیلی محسوس کر لی تھی کہ بجائے کیوں اب عمران کی نظروں اور ہنسنے پر وہ پہلی جیسی شک و شبہ والی کیفیت باقی نہ رہی تھی۔

عمران نے چند لمحے کاغذ کو غور سے دیکھنے کے بعد خود ہی ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے میں مصروف ہو گیا۔ وہ مسلسل نمبر گھماتے چلا جا رہا تھا اور کارگل حیران رہ گیا کہ یہ شخص کس قسم کا ہے کہ اس نے ولیٹرن کارمن کا کوڈ نمبر دیکھے بغیر ڈائل کرنا شروع کر دیا ہے جیسے یہ روزانہ ولیٹرن کارمن کا کال کرتا رہا ہو۔ اور پھر اس نے ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سے پوچھنا تک گوارا نہ کیا تھا۔ حالانکہ پاکیشیا سے ولیٹرن کارمن کا فاصلہ کافی تھا۔ اس لئے ظاہر ہے کال پر اخراجات بھی خاصے آنے تھے۔

”ہیلو۔ وارنریٹ ہسپتال۔“ اچانک عمران نے کہا اور کارگل چونک کر سیہ ہا ہو گیا۔

”میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ ایک اہم معاملے میں ڈاکٹر کارمن سے بات کرنی ہے۔ کیا آپ ان سے بات کرا سکتے ہیں؟“ عمران نے دوسری طرف سے جواب ملتے ہی کہا۔

”میرا نام علی عمران ہے۔“ عمران نے کہا اور پھر وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔

”کون! ڈاکٹر کارمن؟“ چند لمحوں بعد عمران نے چونک کر پوچھا اور

چھوڑ دیا۔
”کی ڈاکٹر کارمن سے اس مسئلے میں بات چیت ہو سکتی ہے؟“
”قرب کھڑے عمران نے کہا۔“

”جی ہاں!۔“ ہو تو سکتی ہے۔ لیکن بہر حال وہ پرائیویٹ ہسپتال ہے۔ اس کی فیس کا گریڈ بھی بہت اونچا ہے۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم ریڈیو کلاس کو درخواست دیں تو ریڈیو کلاس والے شاید اس کے اخراجات ادا کرنے پر رضامند ہو جائیں۔“ کارگل نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

”اخراجات کی فکر نہ کریں ڈاکٹر کارگل!۔ آپ ڈاکٹر کارمن سے میری بات کرا سکتے ہیں۔“ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کہ یہ لڑکی غیر ملکی ہے اور آپ مقامی ہیں۔ یقیناً یہ لڑکی آپ کی خون کے رشتے والی عزیزہ تو نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہو سکتا ہے انتہائی بھاری اخراجات آپ ادا نہ کریں۔“ کارگل نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

”میں نے کہا ہے ڈاکٹر!۔ آپ اخراجات کی فکر نہ کریں۔ اور یہ لڑکی خون کے رشتوں سے بھی زیادہ بھاری عزیزہ ہے۔“ عمران کا لہجہ اس بار خاصا تلخ ہو گیا تھا۔

”اوہ!۔ پھر ٹھیک ہے آئیے!۔ میں بات کرتا ہوں۔“ کارگل نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ڈاکٹر صدیقی کے دفتر میں آگئے۔

کارگل نے جیب سے ایک چھوٹی سی ڈائری نکالی اور پھر اس میں سے ایک نمبر دیکھ کر اس نے سامنے بڑے ہونٹے کاغذ پر لکھا اور پھر فائری واپس جیب میں رکھ کر اس نے کاغذ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”جی بس ردا روی میں بات زبان پر آگئی۔ لیکن ڈاکٹر کارمن! — اس طرح آپ کے مطالعے میں ایک نیا کیس تو آگیا ہے۔“ کارگل نے کہا۔
”لیکن کیا یہ لوگ اخراجات ادا کریں گے۔“ ڈاکٹر کارمن نے کہا۔

”جی ہاں! — اس سلسلے میں بات ہوتی ہے۔ یہ لوگ اخراجات کی ادائیگی پر تیار ہیں۔“ کارگل نے کہا۔

”اوہ! — ویری گڈ۔ پھر آپ انہیں یہاں کے اخراجات بتادیں اور اگر یہ تیار ہو جائیں تو آپ مریضہ کو لے کر فوری طور پر وارڈ ریٹ ہسپتال پہنچ جائیں۔ زیادہ دیر مت کریں۔“ ڈاکٹر کارمن نے کہا۔

”جی بہتر۔ میں خود ساتھ آجاؤں گا۔ خدا حافظ۔“ کارگل نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

”آپ کی خوش قسمتی ہے جناب! کہ ڈاکٹر کارمن کیس لینے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ یہاں سے دلین کارمن پہنچنے کے اخراجات تو آپ زیادہ بہتر جانتے ہوں گے۔ لیکن وہاں اس مریضہ کے داخلے سے لے کر آپریشن اور پھر دیگر اخراجات ملا کر دس لاکھ ڈالر خرچ آئیں گے۔ تین ماہ تک علاج ہو گا۔“ کارگل نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اخراجات کی فکر نہ کریں۔ مریضہ کو ٹھیک ہونا چاہیے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”اور کس۔“ اگر ایسا ہے تو پھر آپ جلد از جلد مریضہ کو وہاں پہنچانے کی کوشش کریں۔ جتنی دیر ہوگی اتنا ہی رسک بڑھے گا۔“ کارگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ دیے اسے حیرت مٹی کہ دس لاکھ ڈالر اخراجات پر اس شخص علی عمران سے ذرا سی جھجک بھی نہ دکھائی دی۔

پھر دوسری طرف سے بات سننے لگا۔ چونکہ وہ ریسیور کو بالکل کان کے ساتھ چپکائے ہوئے تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز کارگل کو سنائی نہ دے رہی تھی۔

”ڈاکٹر کارمن! — میں پاکیش سے بول رہا ہوں۔ آپ سے ایک نئے مرض کے بارے میں بات کرنی ہے۔“ اوکیو یا ہیشیان۔“ عمران نے کہا اور کارگل دل ہی دل میں ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ آدمی ضرورت سے کچھ زیادہ ہی محتاط واقع ہوا ہے۔ اس لئے وہ چکنگ کر رہا ہے۔ لیکن ظاہر ہے ڈانٹ سٹار نے کچی گولیاں تو نہ کھیں تھیں کہ اس طرح کی چکنگ میں وہ مار کھا جاتے۔

”ٹھیک ہے۔ میری ایک عزیزہ یہاں اس بیماری میں مبتلا ہو گئی ہیں اور بیماری خوش قسمتی کر یہاں آجکل ڈاکٹر کارگل آتے ہوئے ہیں۔“ انہوں نے ایک ٹی۔وی انٹرویو میں اس بیماری کا ذکر کر دیا۔ چنانچہ ہمیں اس بیماری کا علم ہوا۔ اور پھر ڈاکٹر کارگل صاحب سے ملاقات پر آپ کے متعلق پتہ چلا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر کلک اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔

”جی بالکل۔ بات کیجئے۔“ عمران نے دوسری طرف سے سننے کے بعد ریسیور کارگل کی طرف بڑھا دیا اور کارگل نے مسکراتے ہوئے ریسیور لے لیا۔
”ہیلو سر۔ میں ڈاکٹر کارگل بول رہا ہوں۔“ کارگل نے کہا۔

”ڈاکٹر کارگل! — آپ کو اس بیماری کے متعلق کچھ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔“ دوسری طرف سے ڈاکٹر کارمن کی تیز آواز سنائی دی۔ کارگل نے جان بوجھ کر ریسیور کان سے ذرا ہٹا کر رکھا ہوا تھا تاکہ ڈاکٹر کارمن کی آواز ڈاکٹر صدیقی اور عمران تک آسانی سے پہنچ سکے۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کو میں ہٹل چھوڑ آتا ہوں۔ آپ کے تمام اخراجات بھی ہمارے ذمہ۔ اور مریض کے ساتھ جو آدمی جائے گا اس کے اخراجات بھی ہم ادا کریں گے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ جو آئندہ فلائٹ ویلن کا مرن جاری ہو۔ اس پر آپ کو مجھو دیا جائے۔" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ بہتر رہے گا۔" دیے ایک بات تبادلے۔ آپ کا جو آدمی بھی مریض کے ساتھ جائے گا وہ ہسپتال میں نہ رہ سکے گا۔ اسے بہر حال باہر رہنا پڑے گا البتہ مخصوص اوقات میں وہ مریض سے مل سکے گا۔" کارگل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آئیے! عمران نے کہا اور پھر عمران نے اسے جلد ہی ہٹل ڈراپ کیا اور واپس چلا گیا۔

کارگل بڑے سرت بھرے انداز میں چلتا ہوا اپنے کمرے میں پہنچا۔ اس نے آگے بڑھ کر ٹیلیفون کا ریسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ بیکخت اسے ایک خیال آگیا تو اس نے ہاتھ کھینچ لیا۔ عمران کی شک و شبہ والی نظریں اس کے ذہن میں گھوم گئی تھیں اور اس کا اپنا ذہن بھی ابھی تک اس شخص کی طرف سے خطرے کا الارم بج رہا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ انہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ موجود ہو۔ چنانچہ احتیاطاً اس نے ہٹل کی بجائے کسی سلیک فون بویک سے جبیکل اور برٹ سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاکہ انہیں وہ بتا سکے کہ کام ان کی امداد کے بغیر ہی مکمل ہو گیا ہے۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک گوریلا نما انسان چونک پڑا۔

"اوہ۔ مارٹن تم۔" اس گوریلا نما آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ "لیس لارڈ بومن۔ ایک اہم اطلاع دینی ہے۔" آنے والے نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیسی اطلاع؟" لارڈ بومن نے چونک کر پوچھا۔

"لارڈ بومن! اب سے تھوڑی دیر پہلے پاکیشیا سے ایک مریض وارٹرٹ ہسپتال لائی گئی ہے۔ یہ بھی اسی بیماری میں مبتلا ہے جس میں مادام جیکو مبتلا ہیں۔" مارٹن نے کہنا شروع کر دیا۔

"پھر اس میں اطلاع کیا ہوئی۔" ظاہر ہے بیمار لوگ ہوتے رہتے ہیں اور ہسپتال آتے رہتے ہیں۔" لارڈ بومن نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔ "باس! اصل بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کئی مریض بالکل

معلومات کا تفصیل سے تجزیہ کرے گا اور پھر اس کا کوئی ایسا نتیجہ نکالے گا جو نہ صرف حیرت انگیز ہوگا بلکہ سو فیصد درست ثابت ہوگا۔ یہ لارڈ بومن کی انتہائی حیرت انگیز صلاحیت تھی اور آج تک اس کا تجربہ غلط ثابت نہ ہوا تھا۔
"لڑکی سولس — آئی پالکیشیا سے ہے — قد و قامت — شکل و صورت اور جسمانی بناوٹ سے جبکی سے ملتی ہے — دونوں کو ایک ہی بیماری ہے دونوں ایک ہی ہسپتال میں ہیں — اُسے لے آنے والا کارگل ہے جو وائٹ سٹار کا خاص آدمی ہے" — لارڈ بومن نے آنکھیں بند کر کے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس کی بڑبڑاٹ غیر واضح ہوتی گئی۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ آنکھیں بند کئے کوئی منتر پڑھ رہا ہو، کچھ دیر بعد لارڈ بومن نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔

"ہو نہ ہو — اس کا مطلب ہے کہ وائٹ سٹار اب کھل کر میرے مقابلے پر آمادہ ہو رہی ہے — سنو مارٹن! — اس کا مطلب ہے کہ وہ اب اس جولیا کو جبکی بنا کر میرے پاس بھجواتیں گے اور اس طرح وہ زیر و لیبارٹری کا راز حاصل کریں گے اور میزادر میرے گرد پ کا خاتمہ کریں گے — بالکل ایسا ہی ہوگا — یہ لازماً اس کرنل جیروس کی پلاننگ ہوگی جو وائٹ سٹار کا چیف ہے۔ وہ ایسی ہی گہری پلاننگ کر رہا ہے — لیکن اُسے شاید معلوم نہیں کہ لارڈ بومن کے سامنے اس کی کوئی پلاننگ نہیں چل سکتی" — لارڈ بومن نے تیز لہجے میں کہا۔

"پھر کیا حکم ہے اس" — مارٹن نے پوچھا۔
"کیا تم اس کارگل کو اغوا کر کے یہاں لے آ سکتے ہو" — لارڈ بومن نے براہ راست مارٹن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

جبکی کی ہر شکل — تو نہیں — لیکن چہرے کے غد و خال — قد و قامت اور جسم کی بناوٹ کے لحاظ سے ہو بہو مادام جبکی سے ملتی جلتی ہے — نام بھی تقریباً ملتا جلتا ہے۔ اس کا نام جولیا نافذ وارٹر ہے" — مارٹن نے کہا تو لارڈ بومن بڑی طرح چوک پڑا۔

"جولیا نافذ وارٹر — اور پالکیشیا سے — کیا تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔ پالکیشیا ایشیائی ملک ہے جب کہ یہ نام تو سولس ہے" — لارڈ بومن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اسی بات نے تو مجھے چڑھایا ہے — ویسے وہ لڑکی بھی سولس ہے ایشیائی نہیں — اور ایک اور خاص بات بھی ہے" — مارٹن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تم ساری خاص باتیں ایک ہی باریکوں نہیں بنا سکتے — قسطوں میں کیوں بتاتے ہو" — لارڈ بومن کا لہجہ ایک بار پھر تلخ ہو گیا۔

"باس! — وہ خاص بات یہ ہے کہ اُسے ڈاکٹر کارگل ساتھ لے کر آیا ہے اور آپ تو جانتے ہیں کہ کارگل ڈاکٹر ہونے کے باوجود مجرم ہے اور اس کا تعلق ہمسایہ ملک ویسٹرن کارمن کی تنظیم وائٹ سٹار سے ہے — مارٹن نے لارڈ بومن کی بات نظر انداز کرتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! — یہ واقعی خاص بات ہے — ٹھیک ہے۔ بیٹھ جاؤ۔" لارڈ بومن نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مارٹن جو ابھی تک بڑے موڈ بانڈ انداز میں کھڑا تھا جلدی سے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ لارڈ بومن کے ساتھ طویل عرصے سے کام کر رہا تھا اس لئے وہ اس کے ایک ایک انداز کو پہچانتا تھا۔ اُسے بیٹھنے کا حکم ملنے کا مطلب تھا کہ اب لارڈ بومن اس کی دی ہوئی

کا ذہن بدلنا بھی شامل ہو گا۔ اور اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ مادام جیکی ولپٹن کا رومن کے دور سے دورانِ اچانک ہوا ہو گئی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ اس بیماری میں لازماً وائٹ سٹار کا مادہ ہو گا۔ لارڈ بومن نے سہرا لٹے ہوئے کہا۔

"لیس باس! اب اس لڑکی کے اس طرح سلنے آنے سے تو یہی عرصہ ہوتا ہے۔" فیٹی نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں سارے انتظامات کر لوں گا۔ لیکن اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس وائٹ سٹار تنظیم کا مکمل خاتمہ ضروری ہے اور یہ کام اب تم کرو گے۔" لارڈ بومن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیس باس! آپ کے حکم کی دیر تھی۔ ورنہ وائٹ سٹار کا ایک ایک آدمی میرے سیکشن کی نظروں میں رہتا ہے۔" فیٹی نے جواب دیا۔

"عام ارکان کو نقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے چیف کرنل جیروس اور خاص خاص آدمیوں کا خاتمہ کر دو۔" میں نہیں دو روز کا وقت دے رہا ہوں۔ دو روز کے اندر ان لوگوں کے کٹے ہوئے سر میرے سامنے موجود ہونے چاہئیں۔" لارڈ بومن کا لہجہ بے حد کڑھٹا ہو گیا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی باس۔" فیٹی نے سہرا لٹے ہوئے جواب دیا۔

"جاؤ اور پوری قوت سے وائٹ سٹار پر چڑھ دوڑو۔" اس میں تمہاری اور تمہارے سیکشن کی بقا ہے۔" لارڈ بومن نے زور سے میز پر ہتھ مارا۔

بوتے کہا اور فیٹی ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر سلام کر کے تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

اس کے باہر جاتے ہی لارڈ بومن نے ایک بار پھر ٹیلیفون کا ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر واپس کرنے لگا۔

ہر لحاظ سے جیکی سے ملتی جلتی ہے اور اس لڑکی کو لے آنے والا ڈاکٹر کارگل ہے وائٹ سٹار کا آدمی۔ جانتے ہو کارگل کو۔" لارڈ بومن نے پچھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیس باس۔" فیٹی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب بولو اتم اس سے کیا سمجھو گے؟" لارڈ بومن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"مقصود صاف ظاہر ہے باس! وہ اس لڑکی کو مادام جیکی کی جگہ دلوانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ ان کی احمقانہ سوچ ہے۔ وہ لڑکی قد قامت اور شکل و صورت سے تو مادام جیکی بے شک بن سکتی ہو۔ لیکن کم از کم ذہنی طور پر تو مادام جیکی نہیں بن سکتی۔ اس طرح اس کا مادام جیکی کی جگہ لینے سے ہمیں کیا نقصان ہو سکتا ہے۔" فیٹی نے جلدی سے جواب دیا اور اس کا جواب سن کر لارڈ بومن بڑی طرح چونک اٹھا۔

"اورہ فیٹی! تم واقعی ذہین ہو۔ میں تمہیں سزا دینے کا فیصلہ کر چکا تھا لیکن اب تمہاری بات سن کر میں نے اپنا فیصلہ بدل دیا ہے۔ لیکن اگر آئندہ مجھے ذرا سا بھی احساس ہو کہ تم یا تمہارے سیکشن نے اپنے کام میں کوتاہی کی ہے تو پھر ایک لمحے میں تم سب لاشوں میں بدل سکتے ہو۔" لارڈ بومن نے کہا۔

"شکریہ باس۔" فیٹی نے شرمندہ سے انداز میں سر جھکاتے ہوئے جواب دیا اس کا چہرہ کمال ہو گیا تھا اس کے نقطہ نظر سے یقینی موت ٹل گئی تھی۔

"تم نے مجھے نیا پوائنٹ دیا ہے۔ واقعی صرف شکل و صورت سے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ لازماً ان لوگوں کے پروگرام میں اوام جیکی اور اس لڑکی جلیا

• لیس۔ مارٹن انڈنگ سر۔۔۔ دوسری طرف سے مارٹن کی آواز

سنائی دی۔

• لارڈ بوئن سپیکنگ!۔۔۔ اس لڑکی جو لیا کا کیا ہوا۔۔۔ لارڈ بوئن

نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

• "باس!۔۔۔ وہ لڑکی ایک گھنٹے بعد ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گی۔۔۔ مارٹن

نے جواب دیا۔

• "اوہ کے۔۔۔ ساتھ ہی ہسپتال کے چیف سرجن ڈاکٹر کارمن کو بھی اغوا

کر کے لے آؤ۔۔۔ میں اسے بھی اس لڑکی کے ساتھ دیکھنا چاہتا ہوں۔"

لارڈ بوئن نے تیز لہجے میں کہا۔

• "لیں!۔۔۔ حکیم کی تعمیل ہوگی۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا اور لارڈ بوئن

نے ایک جھکے سے رسیور کرپڈل پر بیٹھ دیا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا

تھا اور وہ اس طرح دانت تھکچکا رہا تھا جیسے ان دونوں کے پیچھے ہی وہ اپنے

دانتوں سے ان کے زخموں کو چبا ڈالے گا۔

عمر اسے اس وقت تک کھڑا ہوائی جہاز کو دیکھتا رہا جب تک ہوائی جہاز
فضا میں اڑتا تھا اس کی نظروں سے غائب نہ ہو گیا تھا۔ وہ جو لیا کو اس فلائٹ
پر سوار کرانے آیا تھا۔ جو لیا کے ساتھ ڈاکٹر کارگل تھا۔ عمران نے گواہی طرف
سے ڈاکٹر کارگل اور وارڈ ٹریٹ ہسپتال کے ڈاکٹر کارمن کے متعلق پوری تسلی کر لی
تھی۔ لیکن پھر بھی اس کے ذہن میں کلکچور سے مسلسل رینگ رہے تھے۔ ڈاکٹر
کارگل کو دیکھنے کے بعد اس کی چھٹی حس نے فوراً ہی الارم بجانا شروع کر دیا تھا۔
کہ ڈاکٹر کارگل صرف ڈاکٹر ہی نہیں، اس کے چہرے کی بناوٹ، اس کی
آنکھوں میں موجود چمک اور اس کا انداز۔۔۔ سب کچھ یہی ظاہر کرتا تھا کہ وہ
صرف ڈاکٹر نہیں۔ بلکہ اس کا تعلق لازماً جرائم کی دنیا سے ہے۔ لیکن جب
اس نے ڈاکٹر کارگل کو جیب سے ڈائری نکال کر ہسپتال کے نمبر نوٹ کرتے
دیکھا تو اس کے ذہن پر چھایا ہوا ایک چومھائی شک دور ہو گیا کیونکہ یہ چھوٹی
سی ڈائری بھی کسی دواساز اکیڈمی کی چھپی ہوئی تھی اور اسے معلوم تھا کہ ڈاکٹر

کھڑی باتوں میں مصروف تھی۔

میڈوٹا کے چہرے سے واضح طور پر معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اس غیر ملکی سے جان چھڑانا چاہتی ہے۔ لیکن وہ غیر ملکی اس سے خواہ مخواہ چپکا ہوا ہے عمران تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا۔

”ہیلو میڈوٹا“ — عمران نے قریب جا کر کہا۔

”اوہ ہیلو عمران“ — میڈوٹا نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں ہو گئے۔

”ان سے ملو۔ یہ برٹ ہیں۔“ — ولیٹن کارمن کے برٹ — اور مسٹر برٹ — یہ علی عمران ہیں۔ یہ میرے مقامی دوست ہیں۔“ — میڈوٹا نے اس غیر ملکی کا عمران سے اور عمران کا غیر ملکی سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔“ — برٹ نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”اچھا! پھر تو واقعی خوشی کی بات ہے۔“ — آئیے! اس خوشی کے سلسلے میں کچھ کھا پی لیا جائے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سوری عمران! — میں آئندہ فلائٹ سے واپس جا رہی ہوں۔“ — سٹ تو میری اسی فلائٹ میں تھی لیکن وہ کسی مریضہ کی وجہ سے کینسل کر دی گئی۔“ — اور میں نے بھی مریضہ کی وجہ سے اعتراض نہیں کیا۔“ — دوسری فلائٹ ایک گھنٹے بعد جانی ہے۔“ — میڈوٹا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ ایک گھنٹہ تو بہت ہوتا ہے۔ آئیے مسٹر برٹ! آپ سے بھی دو باتیں ہو جائیں گی۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

صاحبان ایسی ہی ڈائریاں۔ کی رنگ اور چھوٹی موٹی چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ اور پھر جب اس نے ڈاکٹر کارمن سے خوبات کی تو اس کا شک دور ہو گیا۔ جولیا کی بیماری کی نوعیت ایسی تھی کہ اسے جولیا کو بھینے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ لیکن اس کے باوجود جولیا کی بیماری کے متعلق اس کا ذہن صاف نہ تھا۔ واقعات صاف بتا رہے تھے کہ اس سارے چکر میں کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ موجود ہے۔ جولیا سے رستوران میں غیر ملکی کا ملنا۔ اسے کمرشل پلازہ میں لے جانا۔ اسے پہچان کر دینا۔ اور اس کے بعد جولیا کا مسلسل دماغی دورے پڑنا اس کے بعد اس عجیب وغریب بیماری کے سلسلے میں ڈاکٹر کارگل کا سامنے آنا۔ اور پھر جولیا کا ولیٹن کارمن کے ہسپتال پہنچنا۔ یہ سب کچھ بتا رہا تھا کہ کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ہے۔ لیکن چونکہ وہ جولیا کی زندگی کو داؤ پر نہ لگانا چاہتا تھا اس لئے اس نے جولیا کو ڈاکٹر کارگل کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ لیکن ساتھ ہی اس نے صفدر کو بھی روانہ کر دیا تھا اور صفدر کو اس نے خاص ہدایات دے دی تھیں تاکہ جولیا کے ساتھ اگر واقعی کوئی کھیس کھیلا جا رہا ہے تو صفدر جولیا کا تحفظ کر سکے۔ اسے صفدر کی ذہانت پر مکمل اعتماد تھا کہ صفدر آسانی سے مار کھانے والوں میں سے نہیں ہے لیکن اس کے باوجود جولیا کو بھیجنے کے بعد نہانے اس کا دل کیوں اس انداز میں دھڑک رہا تھا جیسے اس نے اپنے ہاتھوں سے جولیا کو موت کے منہ میں دھکیل دیا ہو۔ اس لئے وہ اس وقت تک لاشعوری طور پر ہوائی جہاز کو دیکھتا رہا جب تک ہوائی جہاز اس کی نظروں سے غائب نہ ہو گیا اور پھر وہ طویل سانس لیتا ہوا واپس مڑا ہی تھا کہ اچانک چونک پڑا۔ اسے وزٹنگ گیلڈی میں میڈوٹا نظر آگئی تھی جو ایک غیر ملکی کے ساتھ

آپ اس کے بارے میں کچھ جانتی ہیں۔" عمران نے کافی کا کپ میڈونا کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"وارٹریٹ! — اودہ ہاں! — یقیناً جانتی ہوں۔ میرا ایک کزن وہاں ڈاکٹر ہے اور مجھے اس نے پروفوز کیا ہوا ہے۔" میڈونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اودہ گڈ! — پھر تو آپ وہاں اکثر جاتی رہتی ہوں گی۔" عمران نے کافی سپ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ظاہر ہے۔" بیشمار بارگئی ہوں۔ لیکن یہ تمہیں بیٹھے بھٹانے ویٹرن کارمن کے ہسپتال کا کیسے خیال آگیا۔" میڈونا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہاں کے چیف سرجن ڈاکٹر کارمن ہیں۔ ابھی میں یہاں اسی لئے آیا تھا کہ میری ایک عزیزہ بیمار ہوگئی میں جس کا علاج صرف ڈاکٹر کارمن کے پاس ہے۔ میں نے اُسے ابھی جہاز پر سوار کرایا ہے۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اودہ! — تو وہ مریضہ تمہاری عزیزہ تھی۔ اودہ! لیکن۔ لیکن۔" میڈونا کچھ کہتے کہتے اس طرح ٹک گئی جیسے وہ کوئی خاص بات کرنے کرتے کسی خوف کی وجہ سے خاموش ہوگئی ہو۔

"کیا مطلب! — کیا کہنا چاہتی تھی تم۔" کھل کر بات کرو۔" عمران نے چونک کر کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی۔" وہ لڑکی غیر ملکی تھی اور تم۔" میڈونا نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! — وہ غیر ملکی ضرور تھی۔ لیکن اب نہیں ہے۔" عمران نے

سوری! — میں اپنے ایک ساتھی کا انتظار کر رہا ہوں۔ ہم دونوں نے بھی آئندہ فلائٹ پر جانا ہے۔" برٹ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اودہ! — آئیے میں میڈونا۔" عمران نے کہا۔
"اودہ! برٹ! — عمران صاحب اتنے اچھے دوست ہیں کہ میں ان کی دعوت رد نہیں کر سکتی۔" میڈونا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر الوداعی انداز میں اٹھ بھاتی ہوئی عمران کے ساتھ ایر لوڈ کے کیفے کی طرف بڑھ گئی۔

میڈونا کو دیکھتے ہی عمران کے ذہن میں وہ کوڈ والا پیغام آگیا تھا۔ جو لیا کی بیماری کے چکر میں وہ اُسے بالکل ہی فراموش کر بیٹھا تھا اور اب اس کے ذہن میں ایک اور نیا شک پیدا ہو گیا تھا۔ میڈونا کا تعلق بھی ویٹرن کارمن سے تھا جب کہ بیماری کا علاج بھی ویٹرن کارمن کے ہسپتال میں ہی ہو سکتا تھا۔ ڈاکٹر کارگل کا تعلق بھی ویٹرن کارمن سے تھا۔ یہ ساری باتیں میڈونا کو دیکھتے ہی اس کے ذہن میں گھوم گئی تھیں۔ اس لئے وہ اب میڈونا سے اس بارے میں مزید کچھ باتیں کرنا چاہتا تھا۔

"بیٹھیں۔" عمران نے ریسٹوران پہنچ کر ایک میز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور میڈونا سر بھاتی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گئی چونکہ اس ریسٹوران میں سیف سروس کا نظام تھا اس لئے عمران خود ہی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہاں سے بلیک کافی کے دو کپ اور چند سینڈویچز اٹھائے اور ٹرے لاکر میز پر رکھ دی۔

"بس میڈونا! — ویٹرن کارمن میں ایک ہسپتال ہے وارٹریٹ۔"

کہا تھا کہ تم فوری طور پر شیکل کے ساتھ دوسری فلاٹ پر پہنچ جاؤ اور ہیڈ کوارٹر رپورٹ کرو۔ اس کے بعد وہ واپس چلا گیا تھا۔ اور شاید اس برٹ کو شک پڑ گیا تھا کہ میں نے ان کی گفتگو سن لی ہے اس لئے تب سے وہ میرے ساتھ خواہ مخواہ چپکا ہوا تھا اور میرا اتہ پتہ پوچھ رہا تھا۔ میڈونا نے آہستہ سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ! یہ تو معمولی سی بات ہے۔ میں سمجھا کہ سبجانے کیا بات ہوگی۔“
عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور میڈونا شرمندہ سی ہو گئی۔
”اسی لئے کہتا رہا نہیں رہی تھی۔ تم خود ہی اصرار کر رہے تھے۔“ میڈونا نے برا سامنے بناتے ہوئے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ ویسے مس میڈونا! کیا تمہاری چھٹیاں ختم ہو گئی ہیں یا پکیشیا تمہیں پسند نہیں آیا۔ اس لئے جلدی واپس جا رہی ہو۔“
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”دونوں میں سے کوئی بات نہیں ہے۔ بس نجانے کیوں میسڈا دل اچاٹ ہو گیا ہے۔“ میڈونا نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”اوہ! یہ تو بھر غلط بات ہے۔ اس طرح تو تم پکیشیا کو ولیشن کارمن میں بدنام کر دو گی۔ اس لئے اب تم یہاں رہو گی۔ میں تمہیں خود سارے پکیشیا کی سیرکراؤں گا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ! تھینک یو عمران!۔ لیکن اب نہیں۔ اب تو میں نے اپنے ڈیڑھی کو اپنی آمد کا ٹینگی رام دے دیا ہے۔ اگر زندگی رہی تو آئندہ سال ضرور آؤں گی۔“ میڈونا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی تمنا برٹ نمودار ہو گئی تھی۔

سر ہلاتے ہوئے کہا۔
”تو وہ تمہاری بیوی ہوگی۔“ میڈونا نے چونک کر کہا۔
”بیوی کو عزیزہ نہیں کہا جاتا مس میڈونا!۔ بیوی تو بیوی ہی ہوتی ہے۔ لیکن تم وہ بات تباہ جو تم کہنا چاہتی تھی لیکن پھر چپکا گئیں۔“
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کوئی ایسی خاص بات تو نہیں ہے۔ دراصل میں یہ سن کر حیران ہو گئی تھی کہ وہ تمہاری عزیزہ ہے۔ اس کے ساتھ ایک ڈاکٹر بھی تھا۔ شاید ولیشن کارمن کا تھا۔“ میڈونا نے ہنٹ چلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں!۔ ڈاکٹر کارگل اس کا نام ہے۔ چیف سرجن ڈاکٹر کارمن کا شاگرد ہے۔ اسی نے ہماری ڈاکٹر کارمن سے بات کرائی ہے۔ بلکہ یوں سمجھو کہ اسی نے میری عزیزہ کی بیماری تشخیص کی ہے۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو۔“ عمران نے چونک کر جواب دیا۔

”دراصل میں کسی چکر میں پڑنا نہیں چاہتی عمران صاحب!۔ میں تو ایک طالبہ ہوں۔“ میڈونا نے اس بار قدرے خوف زدہ انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم فکر نہ کرو میڈونا۔ کھل کر بات کرو۔ یوں سمجھو کہ یہ ایک زندگی کا سوال ہے۔“ عمران نے یکجہت سنجیدہ ہو کر کہا۔

”زندگی کا سوال۔ کیا مطلب۔“ میڈونا نے چونک کر پوچھا۔
”تم تباہ تو سہی۔ کیا بات ہے۔“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
”وہ تمہاری عزیزہ کے ساتھ جو ڈاکٹر جا رہا تھا۔ وہ اس برٹ سے ملا تھا۔ میں اس وقت وہیں قریب ہی موجود تھی۔ اس ڈاکٹر نے اس برٹ سے

آدمی تھے۔ اس گوریلے نما آدمی کے ہاتھ میں ایک خار وار ہینٹر تھا۔
 "ہوں تو تم ہوش میں آگئی ہو۔ گوریلے نما آدمی نے ہینٹر کو چٹھانے
 ہوئے انتہائی کڑختہ لہجے میں جولیہا سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "ہاں! آگئی ہوں۔ لیکن آپ کون ہیں اور میں تو ہسپتال میں تھی۔
 پھر یہاں کیسے پہنچ گئی۔" جولیہا نے ہونٹ پھینچتے ہوئے کہا۔
 "کیا رپورٹ ہے مارٹن اس لڑکی کے متعلق؟" گوریلے نما آدمی نے
 منڑے بغیر کہا تو اس کے پیچھے موجود آدمی بول پڑا۔

"باس! — یہ لڑکی واقعی بیمار ہے۔ فلائٹ کے دوران ہی یہ بیہوش
 ہو گئی تھی۔ پھر اسے ہسپتال پہنچ کر ہوش آیا تو پھر کچھ دیر بعد پھر بیہوش
 ہو گئی۔ اس کے بعد اسے پھر ہوش آیا۔ جب ہم نے اسے اغوا کیا
 تو یہ ایک بار پھر بیہوشی کے عالم میں تھی۔" اس آدمی نے بڑے
 مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہوں! — وہی جیکی والی کیفیت ہے۔ وہ بھی پہلے اسی
 طرح بیہوش ہو جاتی تھی۔ لیکن اب مسلسل بیہوش ہے۔ دیکھو لڑکی!
 میرا نام لارڈ بوٹمن ہے۔ تمہاری طرح میری لڑکی بھی وار ٹریٹ ہسپتال
 میں داخل ہے۔ اسے بھی اسی طرح بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔
 لیکن اب وہ مسلسل بیہوش ہے اور اس سرجن ڈاکٹر کارمن کے زیر علاج
 ہے۔" اس گوریلے نما آدمی نے کڑختہ لہجے میں کہا۔

"اوہ! — مجھے افسوس ہے جناب! — لیکن مجھے یہاں کیوں لایا
 گیا ہے۔" میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی۔" جولیہا نے
 ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اسے واقعی اس سارے چکر کی سمجھ نہ آرہی تھی۔

جولیہا انتہائی حیرت بھرے انداز میں اس عجیب و غریب کمرے کو
 دیکھ رہی تھی جو ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا اور یہاں صرف دو
 کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن میں سے ایک پر وہ خود بیٹھی ہوئی تھی اور دوسری
 پر وہ ڈاکٹر جو اس کے ہسپتال پہنچتے ہی اسے دیکھنے آیا تھا۔

جولیہا فلائٹ کے دوران ہی بیہوش ہو گئی تھی اور پھر جب اسے ہوش
 آیا تو وہ کسی ہسپتال کے کمرے میں موجود تھی جہاں یہ ڈاکٹر اسے دیکھنے آیا
 تھا۔ اس نے اسے تسلی دی تھی کہ وہ جلد ٹھیک ہو جائے گی۔ اس کے بعد
 وہ دوبارہ بیہوش ہو گئی تھی اور اب اسے ہوش آیا تو وہ یہاں موجود تھی اور
 ساتھ والی کرسی پر موجود ڈاکٹر کی گردن بھی دھلکی ہوئی تھی وہ شاید بیہوش تھا۔
 "یہ کیا ہو سکتا ہے؟" جولیہا نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے
 ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور سوچتی، کمرے کا دروازہ کھلا اور
 ایک گوریلا نما آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے مشین گنزوں سے مسلح چار

سنوٹو کی! مارٹن کی رپورٹ کے مطابق تم واقعی بیمار ہو۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ تمہیں اصل چکر کا علم نہ ہو۔ اس لئے تم مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ تم اس بیماری میں کیسے مبتلا ہوئیں اور یہاں تک کیسے پہنچیں اور ڈاکٹر کارگل جو تمہارے ساتھ آیا ہے اس سے تمہارا کیا تعلق ہے۔ اور خاص بات یہ کہ تم سولس ہونے کے باوجود پاکیشا جیسے دور دراز ملک میں کیسے پہنچیں۔ اگر تم سچ سچ بتاؤ تو ہو سکتا ہے کہ مجھے یقین آجائے کہ تمہارا اس چکر سے کوئی تعلق نہیں ہے اور تم مرنے سے بچ جاؤ۔ لارڈ لومن نے غزرتے ہوئے کہا۔

آپ کس چکر کی بات کر رہے ہیں؟ جولیا کے لہجے میں واقعی حیرت تھی۔

آخری بار وارننگ دے رہا ہوں کہ جو کچھ لوچھ رہا ہوں وہ بتا دو ورنہ لارڈ لومن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے۔

آپ خواہ مخواہ مجھ پر ناراض ہو رہے ہیں۔ میں تو بیمار ہوں۔ میں آپ کو سب کچھ بتا رہی ہوں۔ میں واقعی سولس ہوں۔ میں سیاحت کی غرض سے پاکیشا گئی تو وہ ملک مجھے پسند آگیا اور پھر میں نے وہاں کی شہریت حاصل کر لی اور اب مجھے پاکیشا میں رہتے ہوئے طویل عرصہ ہو گیا ہے۔ میں وہاں ایک لارڈ رانا تھور علی صندو فچی کی سیکرٹری ہوں۔ کچھ روز پہلے میں شلپنگ کرنے پاکیشا کے ایک بازار میں گئی تو تھک کر ایک رستوران میں بیٹھ گئی۔ وہاں ایک غیر ملکی آیا اس نے مجھے کہا کہ وہ مقامی زبان نہیں جانتا اور اسے یہاں کے ایک

مقامی آدمی سے کاروباری سودا کرنا ہے۔ اس لئے میں اس کے ساتھ چلوں۔ میں اسے غیر ملکی اور پریشان دیکھ کر اس کے ساتھ چل پڑی۔ وہ مجھے ایک کمرشل پلانز میں لے گیا۔ وہاں ایک کمرے میں داخل ہوتے ہی میرے سر پر چوٹ ماری گئی اور میں بیہوش ہو گئی۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں ہسپتال میں موجود تھی۔ پھر تھوڑے وقفے کے بعد میں دوبارہ بیہوش ہو گئی۔ اس طرح وقفے وقفے سے بیہوش ہونے لگی تو وہاں کے ڈاکٹر حیران رہ گئے۔ دیریری بیماری تشخیص ہی نہ کر سکے تھے۔ اس دوران وہاں ٹی۔وی پر لیڈن کارمن کے ایک ڈاکٹر کارگل کا انٹرویو نشر ہوا۔ جس میں اس نے اس بیماری کی تفصیلات بتائیں۔ کوئی عجب سا نام تھا اس بیماری کا۔ کیویا ہسٹیاں شاید نام تھا۔ میرے مالک لارڈ اس سے ملے تو اس نے بتایا کہ اس کا علاج دیسٹن کارمن کے ایک ہسپتال وارڈ میں ہوتا ہے۔ یہاں کا چیف سرجن ڈاکٹر کارمن آپریشن کر کے علاج کرتا ہے۔ میرے اڑنے مجھے یہاں بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے ہماری اخراجات بھی کئے اور پھر ڈاکٹر کارگل کے ساتھ مجھے جہاز پر سوار کرا دیا گیا۔ راستے پھر میں بیہوش ہو گئی۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں ہسپتال میں تھی یہ صاحب جو ساتھ والی کرسی پر بیہوش پڑے ہیں مجھ سے ملے ان نے بتایا کہ وہ چیف سرجن ہیں۔ انہوں نے مجھے تسلی دی کہ ٹھیک ہو جاؤں گی۔ اس کے بعد میں پھر بیہوش ہو گئی اور اب ہوش آ گیا ہے تو میں یہاں موجود ہوں اور آپ مجھے کسی چکر کی بات کر رہے ہیں۔ جولیا نے واقعی تفصیل سے سب کچھ بتا دیا صرف

یہ اور سیکرٹ سروس کے متعلق باتیں وہ چھپا گئی تھیں۔

"اب تباؤ کو وائٹ سٹار کے ساتھ مل کر تم نے میری بیٹی جیکی اور اس لڑکی جو لیا نا کے ساتھ کیا سازش کی ہے۔ ایک ایک لفظ تباؤ ورنہ میں اس کوڑے سے تمہاری کھال اتار دوں گا۔" لارڈ بومن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سازش! کیسی سازش لارڈ! میں تو۔۔۔ ڈاکٹر کارمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی خاردار کوڑا لہراتا ہوا ڈاکٹر کارمن کے جسم سے ٹکرایا اور مکرمہ ڈاکٹر کارمن کی ہولناک چیخ سے گونج اٹھا۔ خاردار تار والے کوڑے نے ڈاکٹر کارمن کے بازو اور سینے کا گوشت پھاڑ دیا تھا۔

"بولو!۔۔۔ سب کچھ بولو۔۔۔" لارڈ بومن نے پھرے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس کا کوڑا کسی مشین کی طرح چل پڑا۔ اور مکرمہ شڑاپ شڑاپ کرتا ہوا ڈاکٹر کارمن کی ہولناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ لارڈ بومن واقعی انتہائی بے دردی سے اس ڈاکٹر پر مسلسل کوڑے برساتے چلا جا رہا تھا۔

"بولو!۔۔۔ اب بھی وقت ہے۔" لارڈ بومن نے ہاتھ کو روکتے ہوئے کہا۔

مجھے مار ڈالو۔۔۔ پھر تمہاری بیٹی بھی مر جائے گی۔ اور دنیا بھر میں ایسا آدمی نہیں ہے جو اسے ٹھیک کر سکے۔" ڈاکٹر کارمن نے اپنی انازا میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک رات کو ڈھلک گئی۔

مر جائے۔ بے شک مر جائے۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔" لارڈ بومن واقعی پاگل لگتا تھا۔ اس نے پہلے سے بھی زیادہ بے دردی سے

"ہونہہ!۔۔۔ اس غیر ملکی کا حلیہ تباؤ جو تمہیں رستوران میں ملا تھا۔" لارڈ بومن نے چونک کر پوچھا اور جو لیا نے تفصیل سے حلیہ تباؤ دیا۔

"یس ہاس!۔۔۔ یہ بالکل برٹ کا حلیہ ہے۔ یہ ڈاکٹر کارمن کا ساتھی ہے۔" مارٹن نے جلدی سے کہا۔

"ہوں!۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ اس لڑکی کو باقاعدہ ٹریپ کیا گیا ہے۔ اور اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہ بجاری قدرتی نہیں ہے بلکہ اس وائٹ سٹار کی خود پیدا کردہ ہے۔" لارڈ بومن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس ہاس۔" مارٹن نے جواب دیا۔

اس ڈاکٹر کارمن کو ہوش میں لاؤ۔ اب میری سب کچھ بتائے۔" لارڈ بومن نے پھنکارتے ہوئے کہا اور کوڑا چٹختا ہوا ڈاکٹر کارمن کی طرف بڑھ گیا۔

"یس ہاس۔" مارٹن نے کہا اور تیزی سے کرسی پر بیہوش پڑے ڈاکٹر کارمن کی طرف بڑھا۔ دوسرے لمحے چٹاخ کی زوردار آواز سے مکرمہ گونج اٹھا۔ اس مارٹن نے پوری قوت سے ڈاکٹر کارمن کے چہرے پر زوردار پھٹکڑی دیا تھا۔ پہلا پھٹکڑی اتنا زوردار تھا کہ ڈاکٹر کارمن کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"ڈاکٹر کارمن!۔۔۔ مجھے پہچانتے ہو؟" لارڈ بومن نے غراہتے ہوئے کہا۔

"نچ۔۔۔ نچ۔۔۔ جی ہاں!۔۔۔ آپ لارڈ بومن ہیں۔" ڈاکٹر کارمن نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

بڑے گھونٹ لے کر پانی پینے لگا۔ پانی اندر جانے سے اس کا ہندی کی طرح زرد ہوا چہرہ تیزی سے بحال ہونے لگ گیا۔ اور جب اس نے پانی پینا بند کر دیا تو مارٹن نے باقی پانی اس کے جسم پر انڈیل دیا اور زخموں پر پانی کی بوچھاڑ پڑنے سے ڈاکٹر کارمن کی حالت یکھت خراب ہو گئی۔ وہ مسلسل

چخنے لگا۔ لیکن یہ حالت وقتی تھی۔ پانی کی وجہ سے وہ تھوڑی دیر بعد سکون سا محسوس کرنے لگا تھا کیونکہ اس کی چھینیں مدھم پڑتی جا رہی تھیں۔

”دیکھو کارمن! — تم بڑے ڈاکٹر ہو۔ اور اس لحاظ سے میں تمہاری قدر کرتا ہوں۔ — اگلے میں نے تمہیں اپنے ہسپتال کا سب سے بڑا ڈاکٹر

تعیینات کیا تھا — تمہیں زندگی کی تمام آسائشیں مہیا کی تھیں۔ لیکن تم نے

مجھ سے ہی غداری کی اور وائٹ مشا کے آلہ کار بن گئے — میں اس

طرح کوڑے مارا کہ تمہارے جسم کی ایک ایک رگ توڑ دوں گا۔ جو

میرا اور میری بیٹی کا دشمن ہو — میں اس کا دوست کیسے ہو سکتا ہوں۔

لیکن اس کے باوجود تمہاری طب میں اعلیٰ خدمات کی بنا پر میں نے فیصلہ کیا

ہے کہ تمہیں زندہ رہنے کا آخری موقع دے دیا جائے۔ — اور اگر تم نے

مجھ سے تعاون کیا تو تمہیں وائٹ سٹار سے مکمل تحفظ بھی ملے گا۔ بشرطیکہ

تم مجھے ساری کہانی بتا دو۔ — لارڈ بوومن نے بڑے پھٹے ہوئے لہجے

میں کہا اور جولیسا سوچنے لگی کہ یہ لارڈ بوومن واقعی ذہنی طور پر انتہائی شاطر

آدمی ہے۔

”مم — مم — میں بتا دیتا ہوں۔ مجھے تم پر یقین ہے۔ — واقعی

مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ — اب اس غلطی کا ازالہ میں بھرپور طریقے

سے کر دوں گا۔ — ڈاکٹر کارمن نے رک رک کر کہا۔

کوڑے برسانے شروع کر دیتے۔ اور کمری پر بندھا بیٹھا ڈاکٹر کارمن پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ اس کا پورا جسم بُری طرح زخمی اور لہو لہا ہوا رہا تھا۔

”بب — بب — بتانا ہوں — بتانا ہوں — پانی دو۔

مجھے پانی دو۔ — بتانا ہوں۔ — اچانک چپتے ہوئے ڈاکٹر کارمن نے کہا۔

”پہلے بتاؤ۔ ورنہ۔ — لارڈ بوومن نے ایک بار پھر چیخ کر کہا اور

ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے ایک بار پھر کوڑا مار دیا۔ اور ڈاکٹر کارمن

ایک بار پھر زوردار چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا۔

جولیا ہونٹ بھیچنے درندگی کے اس خوفناک مظاہرے کو دیکھ رہی تھی

لیکن اس وقت اس کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ کچھ بول نہ سکتی تھی۔

”باس! — اگر یہ مر گیا تو مادام جیکی کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی

ڈاکٹر کارمن کے اس طرح چیخ مار کر بے ہوش ہوتے ہی مارٹن نے دبا

ویے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اس گوریے کا کوڑے والا ہاتھ ایک بار پھر

کو اٹھ رہا تھا۔

”اوہ ہاں! — ٹھیک ہے۔ — اسے پانی پلاؤ۔ — لارڈ بوومن نے

سر ہلاتے ہوئے کہا اور مارٹن تیز قدم اٹھاتا ایک کونے کی طرف چلا

چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا

جگ تھا۔ اس نے جگ میں موجود آدھے سے زائد پانی ڈاکٹر کارمن کے

زخمی چہرے پر انڈیل دیا اور ڈاکٹر کارمن ایک جھجھری لے کر ہوش میں آ

تکلیف کی وجہ سے اس کا حلق خود بخود کھٹ گیا تھا۔ مارٹن نے باقی

اس کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا اور ڈاکٹر کارمن لاشعوری طور پر بڑ

تو بولو! — میں مزید انتظار نہیں کر سکتا۔ — لارڈ بوئن نے کرخٹ
بےجے میں کہا۔

”یہ کہانی اس طرح شروع ہوتی ہے کہ ڈاٹ سٹار کے کرنل جیروس کی
چھوٹی بہن منجہ سے ملی۔ وہ بے حد خوبصورت ہے۔ میں بھی اُسے پسند
کرنے لگا۔ اس کے بعد اچانک وہ غائب ہو گئی اور مجھے ڈاٹ سٹار کی
طرف سے ایسی تصویریں ملیں کہ اگر وہ منظر عام پر آجائیں تو مجھے جیسے عالمی شہرت
کے ڈاکٹر کو سوائے خودکشی کے اور کوئی راستہ نظر نہ آتا۔ کرنل جیروس
نے مجھے بلیک میل کرنا شروع کر دیا۔ اس کا دست راست ڈاکٹر کارگل میرا
شاگرد بن گیا۔ اس دوران افریقہ کے ایک قدیم قبیلے کا پجاری جو کچھ عرصہ
سے یہاں ویٹرن کازن میں رہ رہا تھا بیمار ہو کر ہسپتال آیا۔ میں نے
اس کا علاج کیا تو ایک بار اس نے بات چیت کے دوران افریقہ کے انتہائی
گھنے جنگلات میں موجود دلدلوں میں پیدا ہونے والے ایک پودے کا ذکر
کیا کہ اس پودے سے نکلنے والا رس انتہائی خوفناک ہوتا ہے وہ انسانی
خون میں مل کر سیدھا انسانی داغ پر اثر ڈالتا ہے اور انسان پر بیہوشی
کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ لیکن انسانی ذہن یا جسم پر اس کا قطعی
کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ان دوروں کا وقفہ کم ہوتا جاتا ہے اور پھر وہ آدمی
مستل بیہوش رہنے لگتا ہے۔ لیکن سوائے بیہوشی کے اس کے ذہن کو
قطعا کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ صرف شعور کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اگر
اس بیہوشی میں آدمی کو مصنوعی طور پر خوراک وغیرہ دی جاتی رہے تو وہ
آدمی طویل عرصے تک مستل بیہوش رہ سکتا ہے۔ اس کا علاج
بھی انتہائی حیرت انگیز ہے۔ بالکل سادہ۔ نمک کے محلول کی ایک خاص

مقدار اگر اس آدمی کو پلا دی جائے تو زیادہ سے زیادہ تین خوراکوں میں اس
رس کا اثر ختم ہو جاتا ہے اور پھر وہ آدمی بالکل صحت مند اور نارمل ہو جاتا
ہے۔ ڈاکٹر کارگل کے ذریعے یہ بات کرنل جیروس تک پہنچ گئی
اور پھر ہمیں سے آپ کے خلاف ایک خوفناک سازش کا آغاز ہوا۔
آپ پر براہ راست ہاتھ نہیں ڈالا جاسکتا تھا اس لئے انہوں نے مادام جیکی
کو آلہ کار بنانے کی کوشش کی۔ وہ مادام جیکی کی مدد سے آپ کی
زیر ولیبارٹری کے راز حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح وہ آپ کے
بعد آپ کے گروپ کا خاتمہ اور زیر ولیبارٹری پر قبضہ آسانی سے کر سکتے
تھے۔ چنانچہ مادام جیکی کو اس مخصوص زہر کا انجکشن ہوٹل کے ایک کمرے
میں نیند کے دوران لگا دیا گیا اور مادام جیکی بیمار ہو گئیں۔ ان پر بیہوشی
کے دورے پڑنے لگے۔ لامحالہ وہ میرے ہسپتال میں علاج کے لئے
پہنچ گئیں۔ اس دوران کرنل جیروس نے ویٹرن کازن سے بہت
دُور ایک پس ماندہ ملک پاکیشیا میں مادام جیکی جیسی دوسری لڑکی کی
تلاش شروع کرادی۔ اور اس تلاش کے دوران یہ لڑکی انہیں مل
گئی جو غیر ملکی بھی تھی اور اس کا تعلق بھی پاکیشیا سے تھا۔ اس لڑکی کو
بھی اسی زہر کا انجکشن لگا دیا گیا اور پھر ڈرامہ کھیل کر ڈاکٹر کارگل اُسے
علاج کے لئے اپنے ہمراہ لے کر یہاں پہنچ گیا۔ اب ان لوگوں
کی پلاننگ یہ تھی کہ اس لڑکی کا ذہنی آپریشن کر کے اس کا ذہن کنٹرول
کر لیا جاتا۔ پھر اس پر مادام جیکی کا ایلیامیک آپ کیا جاتا کہ کوئی اُسے
پہچان نہ سکتا۔ آپریشن کی وجہ سے اس کی آواز کا بدل جانا بھی مشہور
کر دیا جاتا۔ اس کے بعد یہ لڑکی مادام جیکی کے روپ میں آپ کے

پاس پہنچ جاتی۔۔۔ جب کہ مادام جیکی کے ذہن کو کنٹرول کر کے اُسے اس لڑکی کے کوائف بتا کر پاکیشیا بھیج دیا جاتا۔۔۔ اس طرح آپ اُسے کبھی تلاش بھی نہ کر سکتے اور پھر اس لڑکی کی مدد سے آپ کے تمام راز ان تک پہنچ جاتے۔۔۔ بس یہ ہے ساری کہانی۔۔۔ ڈاکٹر کا ذہن نے ٹک ٹوک کر پوری تفصیل بتا دی اور جو لیا کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ تصور بھی نہ کر سکتی تھی کہ وہ اس قدر خوفناک سازش کا شکار ہوئی ہے۔ اور عین اسی لمحے اچانک اس کا ذہن تیزی سے چکرایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریکی کا دبیز پردہ پھیلنا چلا گیا۔ وہ ایک بار پھر اس دماغی دورے کا شکار ہو چکی تھی۔

عمر اس نے مخصوص کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا اسکی بلاننگ کے عین مطابق ایئر پورٹ سیکورٹی کے حکام نے برٹ اور اس کے ایک ساتھی کو گرفتار کر کے سیکرٹ سروس کے ممبران کے محلے کر دیا تھا اور سیکرٹ سروس کے ممبران نے انہیں وائٹ منرل پہنچا دیا تھا۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی اور خاموشی سے ہوا کہ ایئر پورٹ پر موجود افراد کو اس کا علم ہی نہ ہو سکا۔ سیکورٹی حکام انہیں پشیل چکنگ کے بہانے ایک کمرے میں لے گئے اور وہاں انہیں بیہوش کر کے ایک خفیہ راستے سے ایئر پورٹ سے باہر لایا گیا اور وہاں سیکرٹ سروس کے ممبر جو بظاہر پشیل ایجنسی کے ممبر بنے ہوئے تھے انہیں لے کر وائٹ منرل پہنچ گئے اور جب عمران نے بلیک زیرو سے تصدیق کر لی کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ مخصوص کمروں میں پہنچا دیے گئے ہیں تو وہ سیدھا ایئر پورٹ سے وائٹ منرل پہنچ گیا اور اب وہ پوچھ گچھ کے لئے اس خاص کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔

اندر داخل ہو کر عمران نے دیکھا کہ سامنے فرش پر وہی غیر ملکی بیہوش پڑا

آدمیوں کے مشورہ سے وہ البتہ تماشائی انسانوں کی بجائے جانور ہوتے ہیں اور وہ نہ دھمکتے ہوئے انسانوں کے مشورہ دیکھ کر بڑے خوش ہوتے ہیں۔ عمران نے بڑے معصوم سے بچے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کی بات سن کر برٹ کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھرتے جیسے اس کا واسطہ کسی پاگل سے پڑ گیا ہو۔

”کیا تم پاگل ہو؟“ — برٹ نے غصے سے پھنکار تے ہوئے کہا۔

”اگر دماغی دوسروں کا یہی حال رہا تو واقعی میں بھی پاگل ہو جاؤں گا۔ لیکن اس لڑکی کو تو ڈاکٹر کارگل میٹر آگیا تھا۔ مگر میرے حصے میں اس کا ساتھی برٹ آیا ہے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر کارگل کا نام اس نے جان بوجھ کر لیا تھا اور اس کی توقع کے عین مطابق ڈاکٹر کارگل کے الفاظ سننے ہی برٹ لاشعوری طور پر بڑی طرح چونک پڑا۔

”تم واقعی پاگل ہو۔“ — برٹ جاؤ سنانے سے — نجانے میں کہاں آگیا ہوں۔“ — برٹ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور پھر اس طرح آگے بڑھا جیسے زبردستی عمران کو ایک طرف ہٹا کر دروازہ کھول کر باہر چلا جائے گا لیکن جیسے ہی وہ قریب آیا، عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیری سے گھوما اور لحیم ٹیم برٹ اس طرح اچھل کر کمرے کے ایک کونے میں جاگرا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی ہلکی سی گیند ہو۔ اس کے حلق سے خود بخود جرجر نکل گئی تھی اور جس گال پر عمران کا ہتھ پڑا تھا وہاں اس کی انگلیوں کے نشانات نے زخم ڈال دیئے تھے برٹ کے منہ سے بھی خون کی کیر باہر نکل آئی تھی۔ لیکن نیچے گرتے ہی برٹ اس طرح اچھل کر کھڑا ہوا جیسے اس کے جسم میں بڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوں۔

مٹھا جس کا تعارف میڈونانے برٹ کے نام سے کرایا تھا۔ دوسرا ساتھی دوسرے کمرے میں تھا۔

عمران نے ایئر پورٹ سے چلنے سے قبل ہی بلیک زیرو کو ہدایت دے دی تھی کہ انہیں علیحدہ علیحدہ کمرے میں رکھا جائے تاکہ دونوں سے حاصل ہونے والی معلومات کو آپس میں ملا کر نتیجہ نکالا جاسکے۔

عمران نے دروازہ بند کیا اور مخصوص لاک لگانے کے بعد وہ تیزی سے آگے بڑھا اس نے جھک کر برٹ کو سیدھا کیا اور اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن سوائے سفری کاغذات کے اس کی جیب میں اور کوئی خاص چیز نہ تھی۔ عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا سیدھا کھڑا ہوا اور اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے بھینٹ زور سے لات برٹ کی پسلیوں میں مار دی۔ دوسرے لمحے برٹ ایک چیخ مار کر ہوش میں آگیا۔

”ارے تم تو ایک ہی ضرب میں ہوش میں آگئے۔“ — وہ تمہارا ساتھی تو کہہ رہا تھا کہ تم بڑے سپرائیٹ ہو۔“ — عمران نے بڑے معصوم سے بچے میں کہا اور برٹ جو ہوش میں آئے ہی حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا بھینٹ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی حیرت بھری نظریں سامنے کھڑے عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

”تم — علی عمران — یہ کونسی جگہ ہے۔“ — میں کہاں ہوں۔“ — برٹ نے انتہائی حیرت بھرے بچے میں کہا۔

”یہ میری سرکس کا ٹرنینگ روم ہے۔“ — ٹرنینگ روم سمجھتے ہو۔ جہاں کسی کو سدا ہایا جاتا ہے۔ لیکن میری سرکس ذرا مختلف قسم کی ہے۔ دوسری سرکسوں میں تو جانوروں کے شو دکھائے جاتے ہیں جبکہ میری سرکس میں

اس طرح فرش پر پھینکا کہ برٹ کا پچلا جسم تو کسی بٹی ہوئی رسی کی طرح مڑ گیا جبکہ اس کا اوپر والا جسم عمران کے دونوں ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا اور جیسے ہی اس کا مڑا ہوا سر فرش پر لگا عمران نے اچھل کر دونوں پھیلی ہوئی ٹانگوں کو جوڑ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ برٹ کا سر اس کے دونوں پیروں کے درمیان ٹری طرح چھنس گیا۔

برٹ نے ٹپ کر سیدھا ہونا چاہا لیکن اسی لمحے عمران نے انتہائی پھرتی سے اس کے نیچے جسم کو جو اس کے ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا اس طرح مروڑ دیا جیسے دھوبی کپڑے دھونے کے بعد اسے مروڑ کر پھڑکتے ہیں اور برٹ کے حلق سے اس قدر رُوح فرسا چھین نکلنے لگیں جیسے اس کے جسم کا ہر مسم چرخ رہا ہو۔ اس کی حالت یکلفت خراب ہو گئی تھی اور پورے جسم سے پسینہ آئنا کی طرح بہنے لگا تھا۔ وہ انتہائی خوفناک انداز میں عمران کے ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم کی تمام ہڈیاں مڑ گئی تھیں۔

"بولو! — ورنہ ایک ہی جھٹکے میں ساری ہڈیاں بیک وقت توڑ دوں گا۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ہلکا سا جھٹکا دیا تو برٹ کی رُوح ہلک زخمی ہو گئی۔

"بب — بب — بتانا ہوں — مجھے چھوڑ دو — آہ — مم — میں مر جاؤں گا — اوہ! — یہ یکلفت مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتی۔" برٹ کے حلق سے خراہٹ نما آوازیں نکلنے لگیں۔

"بولو ورنہ —" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
 "وہ لڑکی واسٹ شمار نے اغوا کرانی ہے — مادام جیکی کی جگہ لینے کے لئے۔" برٹ نے انتہائی تکلیف کے عالم میں بھکلاتے ہوئے کہا۔

"سیدھی طرح بتا دو کہ تم نے اور ڈاکٹر کارگل نے اس غیر ملکی لڑکی کو کیوں اغوا کیا ہے؟" — عمران نے یکلفت بھیڑیے کی طرح غراتے ہوئے کہا اس کا چہرہ بھی بے حد غضبناک ہو گیا تھا۔

"کیا بکواس ہے — کیسی لڑکی — کیسا ڈاکٹر کارگل — اور کیسا اغوا؟" برٹ نے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"سنو برٹ! — اب بھی وقت ہے جو کہانی بنے سنانے لے آؤ — ورنہ یاد رکھو! — یہ مکرمہ تمہاری رُوح فرسا پھینچوں سے گورخ لٹھے گا۔" عمران کا لہجہ انتہائی غضب ناک تھا۔ ڈاکٹر کارگل کے نام پر برٹ کے اس طرح چونکنے سے اس کا سارا موڈ ہی بدل گیا تھا اور اب اس کی چمٹی حس بتا رہی تھی کہ وہ ان لوگوں کے ہاتھوں واقعی احمق بن گیا ہے اور اس نے اپنے ہاتھوں سے جو کیا کو ان کے حوالے کر دیا ہے اس لئے اس کے ذہن پر یکلفت غصے کی سُرخ میو دار ہونے لگی تھی۔

"تم واقعی پاگل ہو — میرا کسی اغوا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

برٹ نے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا۔ اب اس نے اس برٹ سے فوری طور پر سب کچھ اگوانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کیونکہ اگر اسے معلوم ہو جائے کہ اصل حکم کیا ہے تو اب بھی جولیا کو بچایا جاسکتا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ آگے بڑھا، برٹ نے یکلفت اچھل کر اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں عمران پر کراٹے کا خوفناک وار کرنا چاہا تھا لیکن دوسرے لمحے وہ پہلے سے بھی زیادہ خوفناک انداز میں چپخٹا ہوا فضا میں اچھلا اور اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتا، عمران نے حیرت انگیز طور پر اسے فضا میں ہی دبوچا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے جسم کو موڑ کر

ڈائریٹر اٹھایا اور اسے عمران کے سامنے رکھ دیا۔
 عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ڈائریٹر اٹھایا۔ اس پر فریڈی سیٹ کی
 اور پھر مٹن دیا دیا۔
 چند لمحوں تک تو رابطہ قائم نہ ہوا۔ اور پھر یکجہت ڈائریٹر پر جلتا بجھتا ہوا
 بلب مسلسل جلنے لگا۔ یہ رابطہ قائم ہو جانے کی نشانی تھی۔ اب ڈائریٹر سے
 بھی مخصوص آواز نکلنے لگی تھی۔

”ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اور“ — عمران نے کہا۔ اس کے لیے میں
 بے پناہ سختی تھی۔
 ”ایس۔ صفدر اسٹڈنگ۔ اور“ — دوسری طرف سے صفدر کی
 آواز سنائی دی۔
 ”صفدر! تم اس وقت کس پوزیشن میں ہو۔ اور“ — ؟ عمران
 نے پوچھا۔

”میں اس وقت ولیرٹن کارمن کے ایک پبلک فون بوتھ میں موجود ہوں
 ٹیکسی میں سفر کے دوران آپ کی کال آئی تو میں نے ٹیکسی روکوائی اور قریب
 ہی ایک فون بوتھ میں پہنچ کر کال اسٹڈ کر رہا ہوں — کیا بات
 ہے۔ آپ کا لہجہ کچھ پریشانی لیتے ہوئے ہے۔“ اور — صفدر
 نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جولیا کہاں ہے۔ اور“ — ؟ عمران نے ہونٹ پھینچتے ہوئے
 پوچھا۔ لہجہ پھر سخت تھا۔
 ”جولیا کو ایمبولینس میں ہسپتال لے جایا گیا ہے۔ کیوں۔ اور“ — ؟
 صفدر کے لہجے میں اور بھی زیادہ حیرت نمودار ہو گئی۔

”پوری تفصیل بتاؤ ایک لمحے میں ورنہ —“ عمران نے ایک اور
 جھٹکا دیتے ہوئے کہا اور برٹ کی تکلیف اپنی پوری انتہا پر پہنچ گئی عمران
 جانتا تھا کہ اس پوزیشن میں برٹ کو جو تکلیف پہنچ رہی ہوگی وہ ناقابل
 برداشت ہے۔ چنانچہ وہی ہوا۔ برٹ بکھٹ کسی ٹیپ ریکارڈر کی طرح
 شروع ہو گیا۔ اور جیسے جیسے وہ بولتا جاتا تھا عمران کی آنکھیں حیرت سے
 پھیلتی جا رہی تھیں۔

”بس یہ ساری بات ہے — اب خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو“ —
 برٹ نے چہچتے ہوئے کہا لیکن عمران نے یکجہت زور وار جھٹکا دیا اور برٹ
 کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ واقعی گونج اٹھا۔ چیخ کے اختتام پر
 وہ مخصوص غرغراہٹ بھی نکل آئی تھی جو روح کے جسم سے نکلنے وقت پیدا
 ہوتی ہے اور عمران نے ایک جھٹکے سے برٹ کے جسم کو نیچے فرش پر
 پھینک دیا۔

برٹ کا جسم اسی طرح مڑے مڑے انداز میں ساکت پڑا رہا۔ اس کی
 گردن ٹوٹ چکی تھی اور وہ ہلاک ہو گیا تھا۔

عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے جلدی سے دروازہ
 کھولا اور پھر مہکا ہوا آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔

”خیریت عمران صاحب —“ پبلک زیرو نے اسے اس طرح دیشناہ انداز
 میں بھاگتے ہوئے اندر آتے دیکھ کر حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

”بالکل خیریت نہیں ہے — جولیا انتہائی شدید خطرے میں پھنس گئی
 ہے — ڈائریٹر مرنے والا۔ جلدی کرو — مجھے صفدر کو کال کرنا ہوگا“ —

عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے دوڑ کر سائیڈ ٹریک سے

متعلق تفصیلات معلوم کرنی ہوں گی۔ تم ایسا کرو بلیک زرو!۔ جیکل کو خصوص کرے سے یہ ہوشی کے عالم میں اٹھالاد اور مینٹلی چکنگ مشین میں ڈال دو۔ اب جسمانی پوچھ گچھ کا وقت نہیں رہا میرے پاس۔ عمران نے کہا اور بلیک زرو سرھلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

”پہلے چیک کر لو۔ وہ ہوش میں نہ آچکا ہو“۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اٹھ کر تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ لائبریری میں جا کر فوری طور پر یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا وائٹ سٹار اور لارڈ بوسن گروپ کے متعلق اس کے پاس کوئی مواد موجود بھی ہے یا نہیں۔ وہ جیکل کی ذہنی چکنگ سے پہلے خود اپنے پاس موجود مواد کو چیک کرنا چاہتا تھا تاکہ مزید وقت ضائع نہ ہو سکے۔

”سنو صفدر!۔ جولیا ایک بھیاک سازش کا شکار ہوئی ہے۔ اس لئے اب تم نے انتہائی چوکنا رہ کر اس کی حفاظت کرنی ہے۔ وہاں ایک اور لڑکی جیکل نام کی موجود ہے جو کسی لارڈ بوسن کی لڑکی ہے۔ اور وہ لڑکی بھی اسی بیماری میں مبتلا ہے جس میں جولیا مبتلا ہے۔ سازش یہ ہے کہ جولیا کو اس لڑکی جیکل سے بدلا جائے۔ بہر حال میں فوری طور پر وائٹ سٹار کا رشتہ پہنچ رہا ہوں۔ میرے پہنچنے تک تم نے یہ ہو شیئر رہنا ہے اور جولیا کی حفاظت کرنی ہے۔ اور اینڈ آف۔“ عمران نے انتہائی تیز لہجے میں کہا اور ہٹن دبا کر ٹرانسمیٹر کو آف کر دیا۔ زیادہ لمبی بات اس لئے نہ کرنا چاہتا تھا کہ کہیں کال وائٹ سٹار میں کچھ نہ ہو رہی ہو۔ وائٹ سٹار نامی تنظیم اگر اس قدر گہری سازش کر سکتی ہے تو پھر یقیناً وہ طاقت ور اور با وسائل تنظیم بھی ہوگی۔ اس لئے وہ دیکھ نہ لینا چاہتا تھا۔

”کیا سازش ہوئی ہے عمران صاحب؟“ بلیک زرو نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

عمران نے مختصر لفظوں میں برٹ سے ملی ہوئی معلومات بلیک زرو کو بتادیں اور بلیک زرو کے چہرے پر بھی شدید پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ کیونکہ واقعی جولیا انتہائی بھیاک سازش کا شکار ہو گئی تھی اور وہ اب شدید خطرے میں پہنچ گئی تھی۔

”اب آپ کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔“ بلیک زرو نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”اب مجھے اس برٹ کے ساتھی جیکل سے وائٹ سٹار اور لارڈ بوسن کے

چلا ہے کہ اغوا کرنے والے لارڈ بومن گروپ کے آدمی مارٹن کے آدمی تھے۔ اس کے ساتھ ہی جناب! — مختلف پوائنٹس پر موجود ہمارے آٹھ آدمی بھی اچانک فائرنگ سے ہلاک کر دیئے گئے ہیں جن میں ڈاکٹر کارگل، جیکر اور ہی اہم ہیں — تھرو سیکشن پر بھی حملہ ہوا اور تھرو سیکشن کا پولواریٹھ کو لارڈ ناہ ہو گیا ہے — یہ حملے لارڈ بومن کے فینی سیکشن نے کئے ہیں — ہماری تنظیم نے جوابی طور پر کام کیا ہے تو فینی کا آدھ سے زیادہ گروپ مارا گیا ہے — اس کا خاص اسٹنٹ آلوپ بھی مارا گیا ہے۔ البتہ فینی فرار ہو گیا ہے — دوسری طرف سے ہمے ہوئے لمبے میں تفصیل بتانی گئی کہ کرنل جیروس نے بے اختیار ہونٹ بیچ لئے۔

ادہ! — اس کا مطلب ہے کہ لارڈ بومن گروپ اصل ڈرامے کی تہہ پہنچ گیا ہے — اس کی لڑکی کہاں ہے — کرنل جیروس نے بت لیکن ٹھہرے ہوئے لمبے میں پوچھا۔ ویسے اُسے یقیناً اپنے آپ پر مکمل کنٹرول تھا کیونکہ اس قدر دہشت ناک خبریں سننے کے باوجود وہ مشتعل نہ ہوا تھا۔ وہ ابھی ہسپتال میں ہی ہے باس — مرنے نے جواب دیا۔ اُسے فوراً اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر ممبر تھری ونگ میں پہنچا دو — اور تنظیم کو وارنٹ کر دو — اس کا مطلب ہے کہ لارڈ بومن اب کھل کر نکلے گا یا اسے پکڑ لیا جائے اور اس کی لڑکی کی ہمارے پاس موجودگی اُسے گھمبیر پر مجبور کر دے گی — کرنل جیروس نے کہا۔

میس سر — دوسری طرف سے مرنے نے جواب دیا اور کرنل جیروس نے بڑھا کر ریسور رکھ دیا۔ وہ اب مسلسل ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ اس لڑکی اور ڈاکٹر مارٹن کو اغوا کر لیا گیا ہے — میں نے تحقیقات کی ہے تو پتہ

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے ایک اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھا ہوا آدمی چونک کر میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کو دیکھنے لگا اس کا چہرہ بھرا بھرا تھا اور اس پر خاصی بڑی مونچھیں موجود تھیں جن کی وجہ سے اس کا چہرہ خاصا بارعب دکھائی دیتا تھا۔ سر پر چھوٹے چھوٹے ٹیکن چھدے بال تھے اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسور اٹھا لیا۔

”لیس کرنل جیروس“ — اس مونچھوں والے نے کہا۔ یہ وارنٹ سٹار کا چیف کرنل جیروس تھا۔

مرنی بول رہا ہوں باس! — انتہائی تشویش ناک خبریں ہیں — دوسری طرف سے ایک پریشان سی آواز سنائی دی۔

”کیسی خبریں“ — کرنل جیروس نے بری طرح چونک کر پوچھا۔

”باس! — وارنٹ ہسپتال سے پاکیشیا سے آئے والی لڑکی جو لیا اور ڈاکٹر مارٹن کو اغوا کر لیا گیا ہے — میں نے تحقیقات کی ہے تو پتہ

کر دو۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن لیبارٹری بہر حال ہمارے قبضے میں ہونی چاہیے صحیح اور درست حالت میں۔ اور — دوسری طرف سخت بجے میں کہا گیا۔
"تھیک ہے۔ اب اس کی ایک ہی صورت ہے کہ کسی طرح اس لارڈ بومن پر ہاتھ ڈال جائے۔ پھر اسی سے ہی زیر لیبارٹری کا پتہ اور اس کے حفاظتی نظام کے بارے میں معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اوسکے! میں جلد ہی رپورٹ دوں گا۔ اور اینڈ آل۔" کرنل جیروس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس دراز میں رکھ دیا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک سیلخ نوجوان اندر داخل ہوا۔

"فرینک کو بھیجیو۔" کرنل جیروس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور نوجوان ہلانا ہوا مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

مقررہ دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک انتہائی خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر سبز رنگ کا انتہائی چست لباس تھا۔ اس کے منہ پر اس کے کانڈھوں تک رکھ رہے تھے۔

"لیس باس۔" آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے لہجے میں ہاتھوں والا مودب پن موجود نہ تھا۔

"اوئیٹھو فرینک۔" کرنل جیروس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور فرینک بڑے بے بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھ گئی۔

آج تمہارے لئے ایک اہم کام نکل آیا ہے۔ میں فوری طور پر لارڈ بومن کو کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے تم جو پلاننگ کرو۔ جو طریقہ استعمال کرو۔

میں مجھے فوری طور پر لارڈ بومن چاہیے۔" کرنل جیروس نے تیز لہجے

اس کی اتنی بڑی اور گہری پلاننگ ختم ہو گئی ہے جو اس نے مادام جیکی کی جگہ اس لڑکی کو لارڈ بومن تک پہنچانے کے لئے کی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اب لارڈ بومن بھی کھل کر سامنے آ گیا تھا۔

وہ چند لمحے اسی طرح بیٹھا ہونٹ کاٹا رہا۔ پھر اس نے میز کی دروازہ کھلا اور ایک جدید قسم کا ٹرانسمیٹر نکال کر باہر میز پر رکھا اور اس پر تیزی سے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے جیسے ہی ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا ٹرانسمیٹر کے ایک کونے میں موجود چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے لگے۔

ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل جیروس کا لنگ۔ اور — کرنل جیروس بار بار یہ فقرہ دہرانا شروع کر دیا۔

"لیس۔ میورک انڈنگ۔ اور — چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میورک! — مادام جیکی والی ساری پلاننگ فیل ہو گئی ہے۔ لارڈ بومن کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ اس لئے اب زیر لیبارٹری

راز حاصل کرنے اور پھر گروپ کا خاتمہ اور لیبارٹری پر قبضے والا سلسلہ تو ہو گیا ہے۔ اب اگر تم کہو تو ہم پوری قوت سے اس لارڈ بومن

ٹوٹ پڑیں اور اسے اور اس کی لیبارٹری دونوں کو ختم کر دیں۔ اور کرنل جیروس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ! کو کرنل جیروس! زیر لیبارٹری انتہائی اہم ہے اسے کسی صورت نہیں ہونا چاہیے۔ اس لئے کوئی ایسی پلاننگ سوچو کہ اس زیر لیبارٹری پر مکمل قبضہ کیا جاسکے۔ لارڈ بومن اور اس کے گروپ کا خاتمہ ہے

"اوه! — اوه! اس کا مطلب ہے کہ میری ملک سے عدم موجودگی کے دوران کوئی خاص واقعات پیش آچکے ہیں۔ مجھے پوری تفصیل بتائیے باس!۔ یہ مسئلہ تو ہماری بقا کا مسئلہ بن گیا ہے۔" فرینک نے استہانی پریشانی بھرے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر چھایا ہوا درویشانہ مودیکھت غائب ہو چکا تھا اور اب اس کا چہرہ کسی خوشخوار ملی جیسا نظر آ رہا تھا۔ کرنل جیروس نے اسے تفصیل سے مادام جیکی کی تجویز لینے والی لڑکی والی ساری فرینا سارا ایک گراؤنڈ پوری طرح سمجھ جائے۔

"اوه باس! — پلاننگ تو واقعی شاندار تھی۔ لیکن آپ نے یہ خیال نہیں کیا کہ ہسپتال لارڈ بومن کی ملکیت ہے۔ اور وہاں اس کے آدمی مستقل طور پر رہتے ہیں اور انہیں یقیناً شک تین باتوں پر ہوا ہوگا۔ ایک تو اس نئی لڑکی کی جیکی سے مماثلت۔ دوسری دونوں کی ایک جیسی بیماری۔ اور تیسری ڈاکٹر کارگل کی اس لڑکی کے ساتھ پاکیشا سے آمد۔ کیونکہ یہ ایک نئی اچھی طرح جاننے ہیں کہ ڈاکٹر کارگل آپ کا دست راست ہے۔ اگر آپ اس قدر نمایاں مماثلت پر اصرار نہ کرتے۔ کسی دوسری بیماری میں اس لڑکی کو مبتلا کر دیتے اور ڈاکٹر کارگل درمیان میں نہ پڑتا تو حالات واقعی ہمارے حق میں چلے جاتے۔" فرینک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے نہیں اس لیے یہاں نہیں بلایا کہ تم میری پلاننگ کا تجزیہ کر کے اس میں سے خامیاں تلاش کرتی رہو۔" کرنل جیروس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوه! سوری باس! — میرا مطلب آپ کی توہین نہ تھی۔ لیکن باس!

میں کہا اور کرسی پر بڑے ڈھیلے انداز میں بیٹھی ہوئی فرینا بیکھت چونک کر سیدھی ہو گئی اس کے چہرے پر کرنل جیروس کی بات سن کر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہیں آپ! — لارڈ بومن — وہ کیسے اغوا سکتا ہے۔" فرینا کے لہجے میں شدید ترین حیرت نمایاں تھی۔ "اگر تم چاہو تو ہو سکتا ہے۔ اور تمہیں اب ایسا چاہنا پڑے گا میری خاطر۔ اور وائٹ سٹار کی خاطر۔ ورنہ لارڈ بومن کسی خوفناک عفریت کی طرح وائٹ سٹار کا تعاقب اس وقت تک جاری رکھے گا۔ جب تک وائٹ سٹار کا آخری آدمی نہ ختم ہو جائے۔" کرنل جیروس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب باس! — آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔" لارڈ بومن وائٹ سٹار کے درمیان ایک دوسرے کے معاملات سے لاقلمتی کا باقائہ معاہدہ موجود ہے اور آج تک اس معاہدے پر سختی سے عمل درآمد ہو رہا ہے پھر آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔" فرینا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اوه! — اس کا مطلب ہے کہ تمہیں حالات کا علم نہیں ہے۔ معاہدہ ختم ہو چکا ہے اور لارڈ بومن اور وائٹ سٹار آمنے سامنے آچکے ہیں۔ میرا دست راست ڈاکٹر کارگل اپنے کئی ساتھیوں کے ساتھ لارڈ بومن گروہ کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور میں لارڈ بومن کی فطرت بھی جانوں اور اس کے گرد پ کی طاقت بھی۔ اسے ذرا سی بھی مزید پہل دی دے دی گئی تو وہ وائٹ سٹار کو حقیقتاً مٹھس نہیں کر کے رکھ دے گا۔" کرنل جیروس نے کہا۔

یہی ایسی اطلاعات مل چکی تھیں کہ سپیشل ایجنسی کے کئی دفتر دار لوگ لارڈ بوٹن کے پاس ادیویا آتے جاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس نے براہ راست کوئی اقدام کر لے کی بجائے وزیر عظم کو ایک اور تجویز پیش کی۔ میورک لارڈ بوٹن گروپ اور وائٹ سٹار کی چھپقلش اور بعد ازاں امن معاہدے سے بخوبی واقف تھا۔ چنانچہ اس نے وزیر عظم صاحب سے کہا کہ اگر وائٹ سٹار کو لارڈ بوٹن کے خلاف آگے بڑھایا جائے تو اس طرح حکومت سامنے نہ آئے گی۔ اور وائٹ سٹار، لارڈ بوٹن گروپ کا خاتمہ کر کے اس کی لیبارٹری پر بھی حکومت کا قبضہ کرادے گی۔ اور لارڈ بوٹن کا کانٹا بھی ہمیشہ کے لئے نکل جائے گا۔ اور اس کے بدلے میں وائٹ سٹار کو حکومت کا تحریری تحفظ مل جائے گا۔ ملکی سالمیت کے علاوہ ہر قسم کے دھند سے پرہیز سے کوئی پوچھ گچھ نہ ہوگی۔ وزیر عظم اس پر رضامند ہو گئے اور پھر میورک نے مجھ سے بات کی۔ چونکہ میرے لئے یہ انتہائی شاندار موقع تھا اس لئے میں فوراً تیار ہو گیا اور پھر میں نے لارڈ بوٹن کے تمام سیکرٹ ہتھیانے کے لئے اس کی لڑکی والی پلاننگ بنائی۔ میں نے تو جان بوجھ کر ایشیائی ملک کا انتخاب اس لئے کیا تھا تاکہ ایشیائی لڑکی کی وجہ سے لارڈ بوٹن نہ چونکے گا۔ لیکن یہ احمق ڈاکٹر کارگل اور اس کے ساتھی ایک سولس لڑکی کو اٹھالائے۔ اور پھر وہ ڈاکٹر کارگل خود ساتھ ہسپتال تک پہنچ گیا۔ اس طرح وہ لڑکی اور ڈاکٹر کارگل، لارڈ بوٹن کے پاس پہنچ گئے اور یقیناً اس نے ڈاکٹر کارگل پر خوفناک تشدد کر کے ساری پلاننگ معلوم کر لی ہوگی۔ اس طرح اُسے معلوم ہو گیا ہوگا کہ وائٹ سٹار نے معاہدہ توڑ دیا ہے چنانچہ وہ کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ میرے خیال میں اب تمہاری پوری طرح تسلی ہوگئی ہوگی اور اب تم جانتی ہو کہ یہ جنگ یا

اس سازش کی ضرورت کی تھی۔ لارڈ بوٹن اپنا کام کر رہا تھا۔ ہم اپنا فریالے بھی خشک لہجے میں کہا۔

لارڈ بوٹن نے ماضی میں جس طرح وائٹ سٹار کو نقصان پہنچایا ہے وہ میرے دل میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا تھا اور میں اس سے انتقام لینے کے لئے بے چین تھا۔ دوسری بات یہ کہ یہ پلاننگ میں نے ویٹرن کارمن کی حکومت کے اصرار پر بنائی تھی۔ مہینے معلوم ہے بولیویا پر نظاہر حکومت ویٹرن کارمن کی حکومت ہے۔ لیکن دراصل اس بڑے جزیرہ نمایاں حکومت لارڈ بوٹن کی ہے۔ حکومت ویٹرن کارمن کو مسلسل اطلاعات مل رہی تھیں کہ لارڈ بوٹن نے بولیویا میں ایک خفیہ لیبارٹری قائم کی ہے جس میں وہ کوئی خوفناک ترین ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ حکومت نے اپنے طور پر اس لیبارٹری کا پتہ چلانے کی کوشش کی تو لارڈ بوٹن کے حکومت میں موجود ایجنٹ آڑے آنے لگ گئے اور وزیر عظم ویٹرن کارمن کو خطرہ محسوس ہوا کہ اگر انہوں نے لارڈ بوٹن کے خلاف مزید کوئی اقدام کیا تو ان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے گا۔ اور ہو سکتا ہے لارڈ بوٹن خود ہی فوج کی مدد سے حکومت سنبھال لے۔ کیونکہ فوج کے اعلیٰ ترین حکام بھی اس کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ شاید اس نے انہیں بلیک میلنگ اسٹف کے ذریعے قابو کیا ہوا تھا۔ بہر حال فوری طور پر لارڈ بوٹن کے خلاف تمام اقدامات روک دیئے گئے۔ لیکن ظاہر ہے کوئی حکومت بھی اس طرح کے خطرے کے وجود کو برقرار نہیں رکھ سکتی۔ ویٹرن کارمن کی سپیشل ایجنسی کا چیف میورک وزیر عظم کا اعتمادی ہے۔ وزیر عظم نے اس سے یہ سارا معاملہ ڈسکس کیا۔ تاکہ سپیشل ایجنسی لارڈ بوٹن کے خلاف خفیہ طور پر کام کرے۔ لیکن میورک کو پہلے

اگر میری ایک تجویز قبول کر لی جاتے تو مسئلہ آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔
فریانیہ بکھخت چوہکتے ہوئے کہا۔

کیسی تجویز۔ جلدی بناؤ۔۔۔۔۔ بہ کرنل جیروس نے چونک کر پوچھا۔
اگر حکومت کو وہ لیبارٹری چاہیے تو جیفرے، لارڈ بوٹن گروپ کا پاس
بن کر لیبارٹری حکومت کے حوالے کر دے گا۔۔۔۔۔ لیکن وہ پورے گروپ کے
خاتمہ پر رضامند نہ ہوگا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس کا اور ہمارا دوبارہ معاہدہ
ہو جائے۔ اس طرح ہمارا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے۔ حکومت کا بھی
ادرجیفرے کا بھی۔ فریانیہ مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں تیز
چمک ابھرتی تھی۔

ادہ!۔۔۔۔۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر جیفرے ہمارے ساتھ معاہدہ
کرے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ واٹسٹار اور لارڈ بوٹن گروپ
دونوں کی فیڈ باکسل ملیدہ ہے۔ کرنل جیروس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
ٹھیک ہے۔ آپ میورک سے بات کریں۔ اگر وہ اس تجویز پر
رضامند ہو جاتا ہے تو میں ابھی جا کر جیفرے سے بات کرتی ہوں۔ اور
یقین کریں زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے بعد لارڈ بوٹن کے قتل کی اطلاع آپ
کو مل جائے گی۔ فریانیہ بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور کرنل جیروس
نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل جیروس کا ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھتا
ہوا ہاتھ ٹرک ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔
لیس کرنل جیروس پسینگیں۔۔۔۔۔ کرنل جیروس نے ریور اٹھا کر انتہائی
محنت لہجے میں کہا۔

تو لارڈ بوٹن کے خاتمہ پر ختم ہو سکتی ہے۔ یا میرے خاتمہ پر۔۔۔۔۔ بولو! تمہیں
کس کا خاتمہ منظور ہے۔۔۔۔۔ کرنل جیروس نے پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔
"دیری سوری ہاں!۔۔۔۔۔ واقعی آپ سچے ہیں۔ اور آپ اچھی طرح
جانتے ہیں کہ آپ کے ساتھ ہی میری شان ہے۔ ساری دنیا میرا ادب
اس لئے کرتی ہے کہ میں کرنل جیروس کی عورت ہوں۔ اس لئے آپ
کی زندگی میری زندگی ہے۔ اور جہاں تک لارڈ بوٹن کا تعلق ہے اس
کا خاتمہ تو میں آسانی سے کر سکتی ہوں۔ لیکن اس کا اغوا ناممکن ہے۔"
فریانیہ مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب!۔۔۔۔۔ وضاحت سے بات کرو۔۔۔۔۔ کرنل جیروس نے
چوہکتے ہوئے پوچھا۔

ہاں!۔۔۔۔۔ لارڈ بوٹن کا ایک خاص آدمی جیفرے میری مٹھی میں ہے
میں جس وقت چاہوں اُسے صرف اشارہ کر دوں تو وہ لارڈ بوٹن کے سینے
میں گولی اتار سکتا ہے اور وہ ایسا کر بھی سکتا ہے۔ کیونکہ وہ لارڈ بوٹن کے
انتہائی قریب رہتا ہے۔ لیکن لارڈ بوٹن کا اغوا۔ اور وہ بھی آل
کے اڈے سے۔۔۔۔۔ یہ ناممکن ہے۔ فریانیہ نے کہا۔

ادہ!۔۔۔۔۔ اگر لارڈ بوٹن مر جائے تو پھر اس کا گروپ لازماً تیز بہتر ہو
جائے گا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ لارڈ بوٹن کو مار کر وہ تمہارا آدمی جیفرے
اس گروپ کا سربراہ بن جائے اور اس کے بعد وہ ہم سے مل جائے۔ ہم
اس کی ہر شرط منظور کر لیں گے۔ اس طرح لیبارٹری پر بھی آسانی سے
قبضہ ہو سکتا ہے اور لارڈ بوٹن کے پورے گروپ کا بھی خاتمہ کیا جاسکتا
ہے۔ کرنل جیروس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس! میں مرنے بول رہا ہوں۔ ابھی اطلاع ملی ہے کہ ہمارے آدمیوں کے پہنچنے سے پہلے ماہم جیکی کو بھی ہسپتال سے لے جایا گیا ہے یقیناً لارڈ بوٹمن نے اسے اپنے ہیڈ کوارٹر منگوایا ہوگا اور اب وہاں سے اسے برآمد نہیں کیا جاسکتا۔" مرنے نے کہا۔

چلو کوئی بات نہیں۔ اب اس کی ضرورت بھی نہیں رہی۔ ویسے لارڈ بوٹمن کے وائٹ شائرس کے خلاف دوسرے اقدامات کی لوزیشن کیا ہے۔ کرنل جیروس نے ہونٹ چبائے ہوئے پوچھا۔

"باس! ہم نے اپنے آدمیوں کی ہلاکت کا انتقام لے لیا ہے یقینی انداز کے کئی ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اور فیڈنی کے ہلاک ہوتے ہی لارڈ بوٹمن گروپ کی طرف سے خاموشی ہو گئی ہے مرنے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ویسے محتاط رہنا۔" کرنل جیروس نے کہا اور ریور رکھ دیا اور وہ دوبارہ ٹرانسٹیٹر کی طرف متوجہ ہو گیا۔ تاکہ میورک سے بات کر سکے۔

فرنیاکے چہرے پر انوکھی چمک تھی اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ دل ہی دل میں کوئی بڑا فیصلہ کر چکی ہے۔

جولیا کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک اور کمرے میں موجود بستر پر لیٹا ہوا پایا۔ یہ کمرہ کسی خواب گاہ کے انداز میں سجایا ہوا تھا۔ حالانکہ یہ ہوش ہوتے وقت وہ کرسی پر بندھی ہوئی تھی اور لارڈ بوٹمن اس ڈاکٹر کارمن سے پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ جولیا نے اختیار آٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ بستر سے نیچے اترتی، کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کا قد وقامت اور جسم واقعی جولیا کے ساتھ خاصا ملتا جلتا تھا۔

"اوہ! تمہیں ہوش آگیا بس جولیا فز وائر۔" لڑکی نے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر کہا۔

"تم کون ہو۔" کیا تم لارڈ بوٹمن کی بیٹی جیکی ہو؟ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بس جولیا نا! میرا نام جیکی ہے اور میں لارڈ بوٹمن کی بیٹی ہوں۔"

جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیڈ کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔
”اوہ! — لیکن ڈاکٹر کارمن تو بتا رہا تھا کہ تم ہسپتال میں مسلسل بیہوش
ہو“۔ جولیا نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

ڈاکٹر کارمن نے درست کہا تھا۔ لیکن چونکہ ڈیڈی کو اس نے ہمارے
ٹھیک ہونے والا نسخہ بتا دیا تھا۔ اس لئے ڈیڈی نے فوراً ہی مجھے ہسپتال
سے منگوا لیا تاکہ میرا علاج شروع ہو سکے لیکن جو نسخہ ڈاکٹر کارمن نے بتایا
تھا وہ اس وقت ہی کام آسکتا تھا جب میں ہوش میں آجاتی لیکن ہیڈ کوارٹر
کے بڑے ڈاکٹر کو جب میری بیماری کی اصلیت کا پتہ چلا تو اس کے پاس
اس کا ایسا توڑ موجود تھا جس کی صرف ایک ڈوز مجھے کم از کم مکمل بیہوشی
سے نیم بیہوشی تک لے آتی۔ چنانچہ اس نے مجھے وہ ڈوز دیدی اور میں
فوری طور پر مکمل بیہوشی سے نیم بیہوشی کی کیفیت میں آگئی۔ تم چونکہ بیہوش
ہو چکی تھیں اس لئے تمہاری زندگی بھی بچ گئی۔ — ورنہ ڈیڈی کسی غیر آدمی
کا وجود ہیڈ کوارٹر میں برداشت نہ کر سکتے تھے۔ وہ لازماً تمہیں قتل کر دیتے
لیکن تمہاری بیہوشی نے ایک نئی راہ سمجھا دی۔ — ڈیڈی بیحد دہمی اور
شکی مزاج ہیں۔ انہیں فوراً خیال آگیا کہ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر کارمن نے صحیح
علاج نہ بتایا ہو۔ اس لئے انہوں نے حکم دے دیا کہ ڈاکٹر کارمن کا بتایا ہوا
علاج پہلے تم پر آزمایا جائے اس کے بعد مجھ پر۔ تاکہ اگر ڈاکٹر کارمن نے
جسے ڈیڈی نے بعد میں ہلاک کر دیا تھا، غلط علاج بتایا ہے تو اس کا شکار
تم ہو سکو۔ چنانچہ تمہیں یہاں پہنچا دیا گیا لیکن یہ علاج ظاہر ہے تمہارے
ہوش میں آنے کے بعد ہی ہو سکتا تھا۔ اس دوران ڈیڈی کے ذاتی ڈاکٹر کو
اس بیماری کا پتہ چلا تو انہوں نے ڈیڈی کو بتایا کہ اگر واقعی یہی بیماری ہے تو اس

کا زود اثر علاج ان کے پاس موجود ہے۔ ڈیڈی کو انکل ڈاکٹر پر مکمل اعتماد ہے
اس لئے انہوں نے اسے مجھ پر آزمانے کی اجازت دے دی اور انکل ڈاکٹر نے میرا
علاج کیا۔ — انہوں نے مجھے انجکشن لگایا تو میں فوراً مکمل ہوش میں آگئی۔ تب
مے بالکل ٹھیک ہوں۔ — ہوش میں آنے کے بعد مجھے ساری تفصیل کا علم
ہوا۔ — ڈیڈی نے میرے صحت مند ہوتے ہی تمہارے قتل کا حکم دے دیا
لیکن میں نے انہیں منایا کہ وہ تمہیں قتل نہ کریں۔ کیونکہ تم اس ساری سازش میں
بے گناہ ہو۔ — چنانچہ میرے کہنے پر ڈیڈی نے تمہارے قتل کا حکم تو واپس
لے لیا۔ لیکن انہوں نے حکم دیا کہ جب تک تم زندہ ہو۔ اس ہیڈ کوارٹر سے
باہر نہیں جا سکتیں۔ — چونکہ فوری طور پر تمہاری زندگی بچ گئی تھی اس لئے
میں بھی مان گئی۔ مجھے معلوم ہے بعد میں کسی بھی وقت میں ڈیڈی کو منالوگی
اور اس طرح تم واپس اپنے وطن جاسکوگی۔ — انکل ڈاکٹر سے کہہ کر
میں نے تمہیں بھی علاج والا انجکشن لگوا دیا اور دیکھو! تم اب ہوش میں آ گئی
ہو۔ — اور یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ تم اب اس خوفناک بیماری سے
ہمیشہ کے لئے نجات پا چکی ہو۔ — جیکی نے مسکراتے ہوئے تفصیل بتائی۔
”اوہ! — بہت بہت شکریہ جیکی! — واقعی تمہاری وجہ سے
میری زندگی بچ گئی ہے۔ — ورنہ جو فطرت تمہارے ڈیڈی کی ہے۔ وہ
مجھے زندہ نہ چھوڑتے۔ — جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ڈیڈی ہیں ہی ایسے — لیکن تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں جلد ہی واپس
بھجوا دوں گی۔ — لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ تم ہو تو سولس
لیکن لائی گئی ہو پاکیشیا جیسے پسماندہ ملک سے“۔ — جیکی نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

کی ضد کر رہے ہو۔ دوسرے آدمی نے بڑا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔
 "مٹھرو! میں جیکی کو ساتھ لے کر چلتی ہوں۔ حوصلہ کرو جیکی۔
 جولیہ نے جلدی سے بیٹھ سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور جیکی کو بازو سے
 پکڑ لیا۔ جیکی کا جسم اس بُری طرح کانپ رہا تھا جیسے اُسے لرزے کا بخار
 چڑھ گیا ہو۔ اس کا چہرہ ہلکی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا اور آنکھیں
 آنسوؤں سے لبریز ہو چکی تھیں۔
 حوصلہ کرو جیکی! ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو جیسا بتایا جا رہا ہے۔
 آدمیرے ساتھ۔ جولیہ نے اُسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ اُسے
 بازو سے پکڑے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازے پر موجود وہ دونوں
 مسلح افراد ایک طرف ہٹ گئے اور پھر جیسے ہی یہ دونوں باہر نکلیں انہوں
 نے ان کی پشت سے گنیں لگا دیں۔
 مختلف راہداریوں سے گذر کر وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچے
 جہاں ایک لمبا تونگا لیکن چھریے بدن والا آدمی بڑے سخت بھرے انداز
 میں کھڑا ٹھہل رہا تھا۔ یہ کمرہ کسی دفتر کے سے انداز میں سجا ہوا تھا۔ میز
 کی دوسری طرف دونوں جوان سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے
 ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی چونک کر انہیں دیکھا اور پھر دوبارہ
 سر جھکالتے۔
 "اوہ! سہ گنیں یہ دونوں۔ انہیں دیوار کے ساتھ کھڑا کر دو۔
 اس لمبے تونگے آدمی نے بڑے طنز یہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور
 جیکی اور جولیہ دونوں کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا گیا۔
 "کیا جو کچھ اس کیلئے نے بتایا ہے وہ سچ ہے جیفیرے؟" ہیکینٹ

"وہ اتنا بھی لہسا نہ نہیں ہے۔ لیکن بہر حال ترقی یافتہ ملکوں سے تو پھر
 کم ہے۔ مگر وہاں کے لوگ بے حد پر خلوص ہیں۔ وہ مجھے آئی عزت
 دیتے ہیں کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ اس لئے اب میرا وطن پاکستان
 ہے۔ جولیہ نے کہا اور جیکی نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔
 اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی، دروازہ
 ایک دھماکے سے کھلا اور دو مسلح آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں
 میں مشین گنیں تھیں اور ان کے چہروں پر شدید وحشت نمایاں تھی۔
 "چلو ہمارے ساتھ۔ باس جیفیرے تمہیں طلب کر رہا ہے۔"
 میں سے ایک نے انتہائی وحشت زدہ انداز میں چیخ کر کہا۔
 "کیا۔ کیا مطلب! باس جیفیرے کا کیا مطلب۔ جیکی یوں
 کر کھڑی ہو گئی جیسے اس کے پیر پر اچانک کسی بجھونے کاٹ لیا ہو۔
 "تمہارا باپ لارڈ بومن مارا جا چکا ہے اور اس کے سب حمایتی بھی۔
 اب یہ لارڈ بومن گروپ نہیں ہے بلکہ جیفیرے گروپ ہے۔ سمجھیں۔
 اور باس جیفیرے تمہیں زندہ یا مردہ طلب کر رہا ہے۔ بولو! انداز
 اس کے سامنے جانا پسند کرو گی یا مردہ۔ اور تم بھی چلو ٹوکی۔
 اسی مشین گن بردار نے انتہائی درشت لہجے میں جیکی اور جولیہ سے مخاطب
 ہو کر کہا۔
 "اوہ! اوہ! یہ کیسے ممکن ہے۔ کیسے ممکن ہے یہ۔ جیفیرے
 ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ تو ڈیڈی کا خاصا اعتماد کا آدمی ہے۔ جیکی۔
 انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "ڈوکل! گولی مار کر جان چھڑاؤ۔ خواہ مخواہ انہیں زندہ لے جاؤ۔"

جیکی نے بھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ وہ اب شاید فوری صدمے اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے متھار رہا تھا۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

کیا بتایا ہے اس کیمنے نے؟ اس لمبے ترنگے آدمی نے طنزیہ انداز میں فہمیدہ لگاتے ہوئے کہا۔

”یہی کو تم نے ڈیڈی کو قتل کر کے گروپ پر قبضہ کر لیا ہے“ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

”اے! — یہ سچ ہے۔ اگر یقین نہ آ رہا ہو تو اپنے اس سے پوچھ لو۔ یہ بیٹھا ہوا ہے رچرڈ۔ کیوں رچرڈ؟“ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور میز کے سامنے بیٹھے ہوئے دونوں نوجوانوں سے ایک سے مخاطب ہوا۔

”اے جیکی! — یہ سچ ہے“ ایک نوجوان نے سر اٹھا کر طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ البتہ اس کے چہرے پر افسردگی کے ہلکے سے موجود تھے۔

”لیکن کیوں! — تم نے ایسا کیوں کیا ہے۔ کیا ضرورت تھی ایسا کرنے کی؟“ جیکی نے ہڈیانی انداز میں چنچتے ہوئے کہا۔

”اے! — ضرورت پیدا ہو گئی تھی۔ اس لئے کہ اس طرح صرف لارڈ بومن کے گروپ کا چیف بن گیا ہوں۔ بلکہ اس کے ہی میں وائٹ سٹار کا چیف بھی بن گیا ہوں۔ وائٹ سٹار کے کرنل جیروں کی عورت فرینا نے یہ سارا کھیل کھیلا ہے۔ ہم نے مل کر یہ پروگرام بنایا کہ دونوں تنظیموں کو ایک کر دیا جائے تاکہ وائٹ

ڈیویا پر ہماری مکمل حکومت قائم ہو جاتے۔ لیکن لارڈ بومن نے یہ سارا پروگرام نہ بنایا جانا تو پھر اس نے اپنی آپس میں لڑکر ختم ہو جاتیں۔ چنانچہ فرینا نے کرنل جیروں کو خاص آدمیوں کو اپنے ساتھ ملایا اور کرنل جیروں کے سینے میں شیش گولہ مارا۔ اور اس نے لارڈ بومن کے خاص آدمیوں کے ساتھ ملایا اور لارڈ بومن کی چھٹی کرا دی۔ اور یہ بھی سن لو فرینا اور میں باقاعدہ شادی کر رہے ہیں۔ اس طرح یہ دونوں تنظیمیں اب جو ایک ہو جائیں گی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں حکومت کی جگہ سے بھی مکمل تحفظ ملے گا۔ کیونکہ حکومت نے زیر ولیبارٹری کے لئے میں اس تحفظ کا وعدہ کیا ہے۔ اب بولوا۔ میں نے

”اے! — تو تم نے فرینا کے ساتھ مل کر غداری کی ہے۔ تمہارا بیٹا میرے علم میں تھا اور میں ڈیڈی کو اس کی اطلاع دینے والی تھی۔ لیکن پھر میں بیمار پڑ گئی۔ کاش! میں ڈیڈی کو اطلاع دے دیتی کہ وائٹ سٹار کے کرنل جیروں کی عورت سے چھپ کر ملتے رہتے ہو تو تمہاری لاش کافی عرصہ پہلے برقی بیٹری میں پہنچ چکی ہوتی۔“ جیکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اے! — اے! — اے! — لیکن ہے بس سچی! — اور سنو! اب برقی بیٹری میں تمہاری لاش پہنچے گی۔ البتہ ایک شرط پر میں تمہیں زندہ چھوڑ سکتا ہوں کہ تم زیر ولیبارٹری کے آئوٹینک حفاظتی نظام کا کوڈ مجھے بتا دو۔ بس یہی کوڈ مجھے معلوم نہیں ہے۔ ویسے اگر تم نہ بھی بتاؤ گی تب بھی

کے سنبھالتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر البتہ حیرت کے آثار نمایاں
ہو گئے تھے۔

دیکھو!۔ میں ایک تو عام سی عورت ہوں۔ دوسرے میرے پاس
کوئی اسلحہ نہیں ہے۔ تیسرے یہ کہ اس کمرے میں تمہارے دوست افزا
بھی موجود ہیں اور تمہارے دوسرے ساتھیوں کے پاس بھی اسلحہ ہو گا۔ اس
لئے اگر تم مجھ سے ڈرو نہ تو میری بات ذرا ہٹ کر سن لو۔ بولیا

تم سے۔ اور جیفرے ڈرے گا۔ تم نے ابھی جیفرے کو دیکھا نہیں
ہے لڑکی!۔ بہر حال آؤ۔ ادھر آؤ۔ جیفرے نے انتہائی حقارت
بھرے انداز میں کہا اور تیزی سے ایک طرف کونے میں ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔
بولیا بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر وہ جیفرے
کے سامنے پہنچ کر رُک گئی۔

مستر جیفرے!۔ تم انتہا درجے کے کیلئے آدمی ہو۔ بس میں
نے یہی کہنا تھا۔ بولیا نے بڑے حقارت اور نفرت بھرے لہجے
میں کہا اور اس سے پہلے کہ اس کی بات کا رد عمل ہوتا، اچانک بولیا نے
جیفرے کا مشین پسٹل والا ہاتھ پکڑا اور پک جھکنے میں جیفرے کا جسم فضا میں
اٹھ کر اس کے سر کے اوپر سے ہوتا ہوا ایک خوفناک دھماکے سے دریاں
میں موجود بڑی سی مینبرج جاگرا۔ بولیا نے ایک ہاتھ سے اس کا بازو پکڑ
کر اور دوسرا ہاتھ اس کی ناف پر رکھ کر انتہائی چھرتی اور مہارت سے اُسے
اپنے سر کے اوپر سے اچھال کر پیچھے موجود مینبرج پر چھینک دیا تھا۔ جیفرے
چونکہ انتہائی مطمئن اور دھیلے دھالے انداز میں کھڑا تھا اور شاید اُسے خواب

میں اسے تلاش تو کر لوں گا لیکن اگر تم بتا دو تو میرا وعدہ ہے کہ تمہیں زندہ
سے نکال دیا جائے گا۔ جیفرے نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
میں تھوکتی بھی نہیں ہوں تمہارے منہ پر۔ بے غیرت کیلئے۔
نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا اور جیفرے کا چہرہ تیزی سے متغیر
شروع ہو گیا۔

شٹ آپ!۔ کتیا کی بچی!۔ تمہاری یہ جرات کہ تم میری توہین کر
جیفرے نے بڑی طرح چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی
چھرتی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

بھڑو!۔ رُک جاؤ۔ میری بات سن لو۔ اچانک خاموش کھڑا
بولیا چیخ پڑی۔
شٹ آپ۔ جیفرے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور مشین پسٹل
سیدھا کر لیا۔

اس میں تمہارا فائدہ ہے مسٹر جیفرے!۔ مجھے صرف یہاں سے
زندہ نکلنے سے دلچسپی ہے۔ مجھے نہ لارڈ بومن سے کوئی دلچسپی ہے اور
نہ اس کی بیٹی جیکی سے۔ بولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

تم کیا کہنا چاہتی ہو؟ جیفرے نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
مجھے تمہارے آدمیوں سے پہلے جیکی سے ایک خاص بات معلوم ہوتی
ہے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں تمہیں وہ بات
بتا دیتی ہوں۔ بولیا نے کہا اور جیکی حیرت بھرے انداز میں سر گھما کر
بولیا کی طرف دیکھنے لگی۔

ٹھیک ہے وعدہ۔ بولو کیا بات ہے۔ جیفرے نے اپنے

کو یقین دلانا چاہتا تھا۔ کیونکہ جولیا کے چہرے پر موجود تاثرات اور اس کے ہاتھ میں مضبوطی سے دبے ہوئے مٹین پینل نے اسے دہشت زدہ کر دیا تھا۔ اس نے ہاتھ اٹھاتے تھے اور یہی رد عمل دوسرے آدمی کا تھا۔ ایک طرف ہٹ کر دیوار سے لگ جاؤ۔ جلدی — تمہارا فیصلہ جیکی کرے گی۔ — جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور وہ دونوں تیزی سے پیچھے ہٹتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔

مادام جیکی ابھی تک دیوار کے ساتھ کسی جیسے کی طرح ساکت و جامد کھڑی تھی، اس کی آنکھیں انتہائی حیرت کی وجہ سے پھٹی ہوئی تھیں۔ شاید اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے۔ ڈوگلی اور اس کا ساتھی ادندھے منہ دیوار کے ساتھ گھسری بنے پڑے ہوئے تھے اور ان کی مٹین گین ان کے ہاتھوں سے نکل کر فرش پر پڑی تھیں۔ "بولو! — کیا کرنا ہے ان دونوں کا؟ —؟ جولیا نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — اوہ! — یہ تم نے کیسے کر لیا — اوہ! — جیکی نے بکھیت اچھل کر کہا۔

"تم اسے چھوڑو — ان دونوں کا کیا کرنا ہے۔ گولی مار دوں یا۔؟ جولیا نے اسی طرح کرخت ہنچے میں کہا۔

"مادام! — ہم جیفرے کی وجہ سے مجبور ہو گئے تھے — آپ کو معلوم ہے کہ ہم لارڈ بوسن کے وفادار ہیں" — رچرڈ اور اس کے ساتھی نے گلے میاتے ہوئے کہا۔

"رچرڈ کو کچھ مت کہو جولیا! — یہ میرا منگتا ہے" — جیکی نے

میں بھی توقع نہ تھی کہ جولیا جیسی سیدھی سا دی لڑکی اس قسم کی حرکت بھی کر سکتی ہے۔ جولیا نے جیسے ہی اسے اٹھا کر پھینکا، ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے گھومی۔ اس نے جیفرے کے ساتھ یہ حرکت کی ہی اس لئے تھی کہ ایک تو مٹین پینل پر قبضہ کر سکے اور دوسرا دباؤ موجود مسلح افراد کی توجہ اس طرف سے ہٹا سکے اور وہ اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب رہی تھی۔ گھومتے ہی اس کے ہاتھ میں موجود مٹین پینل نے شعلے اگلے اور کمرہ ڈوگلی اور اس کے ساتھی کی چیخوں سے گوبخ اٹھا۔

جیفرے میز پر گر کر چیخا ہوا پلٹ کر دوسری طرف موجود افراد سے ٹکرایا اور انہیں بھی ساتھ لئے نیچے جا گرا۔ اونچی میز کی وجہ سے وہ فوری طور پر جولیا کے نشانے کی زد میں آنے سے بچ گیا تھا۔ چنانچہ جولیا ڈوگلی اور اس کے ساتھی کو گراتے ہی تیزی سے بھاگ کر میز کی دوسری طرف گئی۔ لیکن اسی لمحے جیفرے کے حلق سے خوفناک چیخ نکلی۔ جولیا نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے اس آدمی کو جسے جیفرے نے رچرڈ کہہ کر پکارا تھا، جیفرے سے لپٹا ہوا دیکھا۔ وہ اس کی گردن توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب کہ رچرڈ کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی نے اسے اپنے بازوؤں میں جکڑا ہوا تھا۔ اور اس سے پہلے کہ جولیا کوئی فیصلہ کرتی، جیفرے کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کی آواز کے ساتھ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور وہ ساکت ہو گیا تھا۔ وہ دونوں اسے ایک طرف اچھال کر کھڑے ہو گئے۔

"خبردار! — ہاتھ اٹھا دو" — جولیا نے ان کے اٹھتے ہی کہا۔ "ہم مادام کے وفادار ہیں" — رچرڈ نے بکھیت چیخ کر کہا وہ شاید جولیا

کی جگہ گر وپ کے چیف کی سیٹ مادم جیکی نے سنبھال لی ہے۔ رچرڈ نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

”یہ رچرڈ درست کہہ رہا ہے جولیانا! — یہ میرا قابل اعتماد آدمی ہے۔ تم اسے جانے دو۔ یہ سب ٹھیک کر لے گا۔“ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب پوری طرح اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی۔

”لیکن جب جیفرے تمہیں گولی مار رہا تھا تو اس وقت تو یہ سر جھکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔“ اچھا قابل اعتماد آدمی ہے۔ جولیانا نے برا سامنے بناتے ہوئے کہا۔

”یہ بات نہیں ہے مادم! — میں نے خنجر پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور میں کسی بھی لمحے اُسے خنجر مار کر اس کا خاتمہ کر سکتا تھا کہ اچانک آپ نے سچوٹن بدل دی۔“ مجھے اصل خطرہ ڈوکل اور جیکب سے تھا۔ لیکن میں بہر حال اپنی جان پر کھیلنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔“ رچرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جولیانا کو اس کے لہجے سے خلوص کی بو آئی تو اس نے مسکراتے ہوئے مٹین لپٹل نیچے جھکالیا۔

”او۔ کے۔ اے۔“ جاؤ اور سچوٹن کنٹرول کرو۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ اگر تم نے ہمارے ساتھ کوئی چال چلنے کی کوشش کی تو پھر تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ میرا نام جولیانا ہے جولیانا! — بس اسے یاد رکھنا۔“ جولیانا نے سخت لہجے میں کہا۔

”آپ بے فکر رہیں مادم جولیانا! — ہم مر تو سکتے ہیں لیکن مادم جیکی کے خلاف سوچ بھی نہیں سکتے۔ ہمیں تو لارڈ بومن کے مرنے کا پتہ نہیں چلا۔ ورنہ شاید جیفرے دس بار بھی پیدا ہو جاتا۔ تب بھی

ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
”لیکن باقی لوگ — ان کا کیا کرنا ہے — مجھے تو یہاں کی سچوٹن کا ہی علم نہیں ہے۔“ جولیانا نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

”ہم سب کو کنٹرول کر لیں گے۔“ وہ سب لارڈ بومن کے ساتھ ہیں۔ صرف چار آدمی جیفرے کے ہیں۔ ان کا خاتمہ ہوتے ہی سب مادم جیکی کی ماتحتی قبول کر لیں گے۔ ان چار میں سے دو تو یہ ڈوکل اور اس کا ساتھی جیکب تھے۔ جب کہ دو اور ہیں — باقی تنظیم کو تو ابھی اس سارے کھیل کا علم ہی نہیں ہے۔“ رچرڈ نے فوراً ہی کہا۔

”کیوں جیکی! — کیا واقعی ایسا ہی ہے۔“ جولیانا نے جیکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں! — رچرڈ درست کہہ رہا ہے۔“ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”تو وہ دو آدمی کیسے ختم ہوں گے۔“ جولیانا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ وہ بڑی عجیب سی سچوٹن میں پھنس گئی تھی اُسے اس کرے سے باہر کی صورت حال کا ذرا برابر بھی علم نہ تھا۔

”وہ میں کر لوں گا۔“ وہ آسان ہے۔“ رچرڈ نے کہا۔

”لیکن کس طرح۔“ مجھے بھی تو سمجھاؤ۔“ جولیانا نے کہا۔

”وہ دونوں بیو آفس میں ہیں۔ ہم اچانک وہاں پہنچ کر ان دونوں کا خاتمہ کر دیں گے۔“ اس طرح بیورو م ہمارے قبضے میں آ جاتے گا۔ اور پھر ہم بیورو م میں موجود جنرل ٹرانسمیٹر پر پوری تنظیم کو یہ پیغام پہنچا دیں گے کہ لارڈ بومن کا اچانک انتقال ہو گیا ہے اور اب آل

کے دونوں آدمی مارے جا چکے ہیں۔ اور بلیو روم سے کال کے جواب میں تمام سیکشن ہیڈز نے آپ کی ماتحتی کو دل و جان سے قبول کر لیا ہے۔ رچرڈ نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے متوجہانہ انداز میں جیکی کے سامنے جھکتے ہوئے کہا۔

شکر یہ رچرڈ! — آج سے تم میرے فہر دو ہو۔ اب باقی سب کچھ تم نے سنبھالنا ہے۔ آؤ جولیانا — جیکی نے مسکراتے ہوئے پہلے رچرڈ سے کہا اور پھر جولیانا سے مخاطب ہو کر اس کا ہاتھ تھامے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

لارڈ بوئن تک اس کا ہاتھ نہ پہنچ سکتا — رچرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جولیانا نے سر ہلا دیا۔

رچرڈ اور اس کا ساتھی تیزی سے آگے بڑھے۔ انہوں نے ڈوگلی اور جیکیب کے ہاتھ سے نیکی ہوئی مشین گینیں اٹھائیں اور پھر تیزی سے دوڑتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گئے۔

”اوہ! — اوہ جولیانا! — تم نے یہ سب کچھ کیسے کر لیا — تم کون ہو — مجھے حقیقت بتا دو“ — رچرڈ اور اس کے ساتھی کے باہر جاتے ہی جیکی بے اختیار دوڑتی ہوئی آئی اور آکر جولیانا کے گلے سے لپٹ گئی۔

”ارے ارے — ابھی چیف تو بن جاؤ — تم نے میری جان بچائی تھی — میں نے تمہاری جان بچالی ہے — بس حساب کتاب برابر ہو گیا — اب آگے کیا ہوتا ہے۔ دیکھا جائے گا“ — جولیانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں! — تم عظیم ہو جولیانا! — مجھ سے بہت عظیم — تم جو کچھ بھی ہو، میری تحسن ہو — یہ جیفرے خدا تھا۔ یہ چاہتا تھا کہ میں اس سے غلط تعلقات قائم کر لوں — لیکن میں ایسی لڑکی نہیں ہوں میں نے ہمیشہ اس کی حوصلہ شکنی کی تھی“ — جیکی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے رچرڈ دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

”مبارک ہو مادام! — آپ اب چیف بن چکی ہیں — جیفرے

دیکھتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سے ایک خاتون میں جولیانا فز واٹر کل یہاں داخل ہوئی ہیں انہیں ڈاکٹر کارگل ساتھ لے آئے تھے۔ اور وہ اویڈیا ہسپتال نامی دماغی مرض میں مبتلا نہیں۔ میں نے ان سے ملنا ہے۔" صدف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ایک منٹ۔ اس عورت نے کہا اور جلدی سے اپنے سامنے پڑے ہوئے رجسٹر کو کھول کر دیکھنے لگی۔

"جی وہ تو ہسپتال سے جا چکی ہیں۔ رات گیارہ بجے۔" اس عورت نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہیں آپ!۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کل تو وہ آئی ہیں اور وہ تو کہیں جا بھی نہیں سکتی تھیں۔ آپ شاید غلط اندراج پڑھ رہی ہیں۔" صدف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ادہ نہیں جناب!۔ میں درست کہہ رہی ہوں۔ یہ دیکھیے! یہ ان کی انٹری۔ اور یہ ان کا ہسپتال سے اخراج۔ ان کے والد مسٹر میکم انہیں لے گئے ہیں۔ عورت نے برا سامنے بٹلتے ہوئے کہا اور رجسٹر اٹھا کر صدف کی طرف کر دیا۔

صدف نے دیکھا کہ واقعی وہاں انٹری کے خانے میں جولیانا فز واٹر اور اُسے لے آنے والے ڈاکٹر کارگل کا نام درج تھا۔ لیکن ہسپتال کے اخراج کے خانے میں بھی رات گیارہ بجے کا وقت درج تھا اور ساتھ ہی کسی مسٹر میکم کا نام بھی لکھا ہوا تھا۔ میکم کو جولیانا کا والد ظاہر کیا گیا تھا اور

ٹیکسی وارڈ ٹریٹ ہسپتال کی عظیم الشان بلڈنگ کے سامنے جا کر رُک گئی اور صدف رکرایہ ادا کر کے نیچے اُترا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے جسم پر ہلکے نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ تھا اور وہ اس سوٹ میں انتہائی وجہ بہ نگ رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہسپتال میں آنے جانے والی عورتیں تو ایک طرف مرد بھی چونک کر اُسے دیکھتے اور پھر ان کی آنکھوں میں رشک کے تاثرات اُبھر آتے۔ جب کہ عورتوں کی آنکھوں میں عجیب سی جھمک لہر جاتی۔ صدف ان سب کی نظروں سے بے نیاز تیزی سے آگے بڑھتا ہوا ایک شاندار استقبال پر پہنچ گیا۔ وہاں آٹھ عورتیں موجود تھیں اور انکوائری کرنے والوں کا خاصا رشش تھا اور آٹھوں عورتیں بے حد مصروف نظر آ رہی تھیں۔ صدف خاموشی سے ایک کونے میں کھڑا ہو گیا۔

"جی آپ فرمائیے۔" ایک استقبالیہ دینے والی نے چونک کر صدف کی طرف

میکم کے دستخط بھی موجود تھے۔
 صفدر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"کس سلسلے میں جناب؟" — دربان نے پوچھا۔

"ایک مریضہ کے سلسلے میں" — صفدر کا لہجہ اس بار خاصا سخت تھا۔

"ایک منٹ" — دربان نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

صفدر ہونٹ چباتا وہیں کھڑا رہا۔ اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ جولیا کے ساتھ کوئی لمبا کھیل کھیلا گیا ہے۔ لیکن اس کا پس منظر کیا تھا۔ یہ بات اس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔

"جی تشریف لے جاتے" — دربان کی آواز سن کر وہ چونکا اور پھر سر کو جھٹکتا ہوا دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ یہ ایک عام سادہ فرتھا جس میں ایک میز کے پیچھے ایک درمیانے قد لیکن خاصی عمر کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس نے سفید کوٹ پہنا ہوا تھا۔

"میرا نام یاد رہے اور میرا تعلق پاکستان سے ہے" — صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ پاکستان سے" — اچھا ٹھیک ہے۔ تشریف رکھئے! — آپ یقیناً اس مریضہ سے ملنے آئے ہوں گے جن کا نام شاید جولیا نافرواڑ تھا۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں" — صفدر نے ہونٹ میچتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کو شاید استقبالیہ پر بتایا نہیں گیا کہ رات گیارہ بجے وہ ہسپتال سے جا چکی ہیں — ان کے والد انہیں لے گئے ہیں" — ڈاکٹر آرنلڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مم — مم — مگر یہ کیسے ممکن ہے — ان کے والد تو حیات ہی نہیں — اور وہ پاکستان سے آتی ہے۔ وہ کیسے واپس جاسکتی ہیں؟" — صفدر کے لہجے میں عجیب سی بے بسی تھی۔ یہ ایسی بات تھی کہ اسے باوجود رجسٹر پڑھنے کے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔

"آپ پلینڈو ہنی شعبے کے انچارج ڈاکٹر آرنلڈ سے مل لیں — وہ آپ کو مزید تفصیل بتائیں گے — تیسری منزل" — عورت نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ایک اور آدمی کی طرف متوجہ ہو گئی۔

صفدر کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن میں بیک وقت کئی آتش فشاں پھٹ پڑے ہوں۔ وہ عمران کی کال ملنے کے بعد رات دس بجے تک جولیا کے ساتھ یہاں رہا تھا۔ لیکن اب اسے بتایا جا رہا تھا کہ رات گیارہ بجے اسے ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ وہ اس طرح لفٹ کی طرف بڑھنے لگا جیسے میکا کی انداز میں چل رہا ہو۔ اور پھر اسے قطعاً محسوس نہ ہوا کہ وہ کس طرح لفٹ میں سوار ہوا اور کس طرح تیسری منزل پر پہنچ گیا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن اس کا ذہن واقعی ماؤف ہو چکا تھا۔

"جی فرمائیے! — ایک بھاری سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اور جیسے اس کا سوتا ہوا ذہن یکھنٹ جاگ پڑا اور اسے پہلی بار احساس ہوا کہ وہ ایک دفتر کے دروازے پر کھڑا ہوا ہے۔ اور باہر موجود دربان اسے حیرت سے دیکھ رہا ہے۔

"ڈاکٹر آرنلڈ اندر ہیں — میں نے ان سے بات کرنی ہے" —

”کہاں لے گئے ہیں؟“ — صفدر کا لہجہ خود بخود تلخ ہوتا گیا۔
 ”اب یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ رات ساڑھے دس بجے کے قریب وہ نکلے
 لائے۔“ — مس جو لیانا اس وقت ہوش میں تھیں۔ انہوں نے بھی تصدیق کی
 دی کہ یہ ان کے والد ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ وہ اپنی بیٹی کا علاج
 یہاں نہیں کرانا چاہتے۔ وہ انہیں ایک مریا لے جائیں گے۔ مس جو لیانا
 نے بھی ان کی بات کی تائید کر دی۔ اس لئے ہم نے انہیں فارغ کر
 دیا اور وہ چلے گئے۔“ ڈاکٹر آرنلڈ نے بڑے سرسری سے، لہجے میں
 جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ — آئی۔ ایم۔ سواری۔“ — صفدر نے ایک جھٹکے سے
 اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے
 دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے باہر موجود دربان چنچیا ہوا اچھل کر اندر آگرا
 لگ۔ لگ۔ کیا مطلب؟“ — ڈاکٹر آرنلڈ بوکھلاتے ہوئے
 انداز میں اچھل کر کھڑا ہوا۔ لیکن اس دوران صفدر دروازے کی اندر سے
 چٹخنی لگا چکا تھا۔ اور اب اس کے ہاتھ میں ساٹنسر لگا ریوالتور بھی نظر آ رہا تھا
 دربان نے نیچے گرتے ہی اچھل کر صفدر پر حملہ کرنا چاہا، لیکن دوسرے
 لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی دربان واپس نیچے گرا۔ اس کی کھوپڑی کے
 ٹکڑے اڑ کر دور دور تک پھیل چکے تھے۔ گولی ٹھیک اس کی پیشانی پر پڑی تھی
 لگ۔ لگ۔ کون ہو تم؟“ — ڈاکٹر آرنلڈ کا چہرہ ہلکی سی طرف
 زرد پڑ گیا۔ اس کا جسم بُری طرح کانپنے لگ گیا تھا۔

”تمہارا شستر اس سے بھی عبرت ناک ہو سکتا ہے ڈاکٹر! — سید
 طرح بتاؤ کہ وہ مرصعہ کہاں ہے؟“ — صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

”بتاؤ۔“ — میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔“ — صفدر کی غراہٹ
 ہر بار پہلے سے بڑھ جاتی تھی۔

”لارڈ بوسن نے اُسے اپنے ہیڈ کوارٹر بولوایا ہے۔“ — ڈاکٹر کارمن کو بھی
 ساتھ لے جایا گیا ہے۔ یہ ہسپتال لارڈ بوسن کی ملکیت ہے اس کا
 ہیڈ کوارٹر بولیویا میں ہے۔ لیکن کہاں ہے۔ یہ مجھے معلوم نہیں۔
 انہیں مارٹن لے گیا ہے۔ وہ لارڈ بوسن کا منبر دو ہے۔ یہ میلکم والی
 ساری کارروائی اسی نے کی ہے۔ کیوں کی ہے۔ اس کا مجھے بالکل
 علم نہیں۔ میں تو صرف ڈاکٹر ہوں۔ یہاں ملازم ہوں۔ یقین کرو
 میں درست کہہ رہا ہوں۔ جو کچھ مجھے معلوم تھا میں نے تمہیں بتا دیا
 ہے۔“ — ڈاکٹر آرنلڈ نے بُری طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔
 ”مارٹن کا حلیہ بتاؤ۔“ — صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر

آزاد کسی ٹیپ ریکارڈ کی طرح نبھنے لگا۔ اس نے ایک ہی سانس میں مارٹن کا حلیہ بنا دیا۔

اس کی رولٹس گاہ یا اڈہ — کچھ نہ کچھ ضرور تباؤ۔ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو — صفدر نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

مجھے معلوم نہیں — صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ اس کا تعلق گولڈن کلب سے ضرور ہے — کیونکہ وہ رات کو لازماً گولڈن کلب میں جاتا ہے —

کنزری روڈ پر ہے یہ گولڈن کلب — اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں — یقین کرو کچھ معلوم نہیں — ڈاکٹر آزاد نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور صفدر اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ واقعی اس سے زیادہ

اُسے کچھ معلوم نہیں ہے۔ اس نے ٹریگر دبا دیا اور اس بار گولی ٹھیک ڈاکٹر آزاد کی پیشانی پر پڑی اور وہ منہ سے آواز نکالے بغیر ہی وہیں کر سی پر ہی ڈھیر ہو گیا۔

صفدر نے ریوالور واپس جیب میں ڈالا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اطمینان سے چلتا ہوا ہسپتال سے باہر آیا۔

اور تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ وہ ہسپتال کے سامنے سے ٹھیکسی نہ لینا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ آگے کی طرف بڑھ گیا۔ ویسے ابھی تک اس کی ذہنی

کیفیت پوری طرح درست نہ ہوتی تھی۔ لارڈ بومن کون ہے۔ اس نے

کیوں اس پراسرار انداز میں جولیا کو ہسپتال سے اٹھوایا تھا اور پھر ڈاکٹر آزاد نے اس کے ہینڈ کوارٹر کا ذکر کیا تھا۔ اس لفظ سے تو یہی محسوس ہوتا تھا کہ

لارڈ بومن کوئی مجرم ہے۔ بہر حال اب وہ فوری طور پر اس مارٹن کو تلاش کرنا چاہتا تھا۔ چلتے چلتے اچانک اس کی نظریں انٹرنیشنل پبلک فون بوتھ پر

پڑ گئیں تو وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ یہاں ڈسٹریکٹ کارمن میں انٹرنیشنل فون بوتھ کے علاوہ انٹرنیشنل پبلک فون بوتھ بھی اکثر سڑکوں پر موجود ہوتے جہاں سے دنیا کے کسی بھی حصے میں کال کی جاسکتی تھی۔ لیکن یہ فون بوتھ ایک چھوٹی سی عمارت میں ہوتے تھے جہاں باقاعدہ ایک آدمی مقرر تھا جو کال کی فیس اڈوائس لے کر کال کرتا تھا۔

انٹرنیشنل فون بوتھ پر نظر پڑتے ہی صفدر کو خیال آ گیا کہ جولیا کے اس

ادوار کی خبر وہ اکیسٹونک پہنچا دے۔ اس کے بعد آگے کارروائی شروع کرے

کیوں عمران نے جس طرح ٹرانسمیٹر کال کر کے اُسے جولیا کی طرف سے محتاط

رہنے کے لئے کہا تھا۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ عمران کو اس طرح کے

کسی واقعہ کی جھنک پہلے ہی پڑ چکی تھی اور ظاہر ہے اکیسٹونک یقیناً اس بار

میں علم ہو گا۔ اس کے پاس واپس ٹرانسمیٹر تو تھا لیکن واپس ٹرانسمیٹر سے تو اتنی

دور کال نہ کی جاسکتی تھی۔ البتہ لاگت ریج ٹرانسمیٹر سے ضرور واپس ٹرانسمیٹر

پر کال کی جاسکتی تھی۔ اس لئے عمران نے تو اُسے یہاں کال کر لیا تھا لیکن

اب صفدر ایسا نہ کر سکتا تھا۔ وہ تیز قدم اٹھاتا انٹرنیشنل فون بوتھ کی طرف

بڑھ گیا۔ وہاں اس چھوٹی سی عمارت میں اس وقت صرف ایک ہی آدمی

موجود تھا۔

”جی! آپ نے کہاں کال کرنی ہے؟“ وہاں پر موجود فون

انڈنٹ نے صفدر سے پوچھا۔

”پاکستان“ صفدر نے جواب دیا اور انڈنٹ نے سر ہلاتے ہوئے

ایک رسید تک پر اندراج کرتے ہوئے رسید بھاڑ کر صفدر کی طرف بڑھادی

اور صفدر نے اس پر کبھی ہوتی رقم اُسے ادا کی۔

لے گیا ہے۔ یہ سن کر میں بے حد پریشان ہوا۔ اور پھر میں دماغی شعبے کے انچارج ڈاکٹر آرٹلڈ کے پاس پہنچا۔ اس نے مجھے پہلے تو یہی کہانی سننے کی کوشش کی۔ لیکن جب میں نے اس پر تشدد کیا تو اس نے بتایا ہے کہ اس ہسپتال کا مالک کوئی لارڈ بوومن ہے جس کا ہیڈ کوارٹر بولیویا میں ہے۔ اس نے جولیاء اور ڈاکٹر کارمن کو ہیڈ کوارٹر بلالایا ہے۔ اور یہ کام اس کے آدمی مارٹن کے ذریعے ہوا ہے۔ مارٹن کے اٹھنے بیٹھنے کی ایک جگہ کا پتہ مجھے چل گیا ہے۔ گولڈن کلب ہے یہ جگہ۔ کنزروی روڈ پر۔ میں اب وہاں جا رہا ہوں تاکہ اس مارٹن کو تلاش کر کے جولیاء تک پہنچ سکوں۔“ صفر نے پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

تم کو نئے ہوٹل میں رہائش پذیر ہو۔“ اکیسٹون نے بغیر قسم کی کنٹینشن ظاہر کئے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

”سپر سٹار ہوٹل۔“ کرہ ہجر ایک سو بارہ۔ پوچھی منزل۔“ صفر نے جواب دیا۔

تم مارٹن کی تلاش کرو اور اس کے ذریعے جولیاء کا پتہ لگانے کی کوشش کرو۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ جولیاء ذہنی طور پر بیمار ہے۔ اس لئے تمہاری کسی کارروائی کے نتیجے میں یہ لوگ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا دیں۔ اس بات کا خیال رکھنا۔ ویسے جولیاء کے جاتے ہی اس بات کا اطلاع مجھے مل گئی تھی کہ جولیاء کو ایک سازش کے تحت جلا کر کے یہاں سے لے جایا گیا ہے۔ اور سازش یہ ہے کہ مجرم جولیاء کو لارڈ بوومن کی لڑکی جیکی کی جگہ دے کر اُسے لارڈ بوومن کے پاس بھیجنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ

”تین نمبر بوتھ میں چلے جائیے۔“ فون انڈنٹ نے ایک طرف موجود چار پانچ بوتھز میں سے تیسرے بوتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور صفر اس طرف بڑھ گیا۔ یہاں کال کی سیکرسی کے لئے عجیب نظام رکھا گیا تھا۔ ملک کا کوڈ نمبر تو فون انڈنٹ ملاتا تھا اور یہ کوڈ نمبر ملتے ہی بوتھ میں موجود فون پر سرنج رنگ کا بلب جل اٹھتا اور اس کے بعد ذاتی نمبر کال کرنے والے کو ملانا ہوتا تھا۔ جب رابطہ قائم ہو جاتا تو یہ بلب بجھ جاتا اور فون انڈنٹ کے پاس موجود فون سے فون بوتھ کا رابطہ خود بخود ختم ہو جاتا تھا۔ صفر نے فون بوتھ میں داخل ہوتے ہی رسیور اٹھالیا۔ چند لمحوں بعد سرنج رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اٹھا اور صفر نے تیزی سے اکیسٹو کے مخصوص نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”اکیسٹو۔“ چند لمحوں بعد ہی رسیور سے اکیسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔

”ولینٹن کارمن سے صفر بول رہا ہوں جناب۔“ صفر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”یس۔“ اکیسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

”جناب!۔ میں مقامی وقت کے مطابق رات دس بجے تک جولیاء کے پاس ہسپتال میں رہا۔ اس کے بعد میں واپس اپنے ہوٹل چلا گیا۔ اب اس وقت یہاں دن کا ڈیڑھ بج رہا ہے۔ یہاں ہسپتال میں مریضوں سے ملنے کے اوقات ایک بجے سے تین بجے دوپہر اور پھر رات آٹھ بجے سے دس بجے تک ہوتے ہیں۔ ابھی ڈیڑھ بجے میں جب ہسپتال پہنچا تو یہاں آگے سے چپٹ لینا پڑتی ہے۔ لیکن استقبالیہ سے مجھے بتایا گیا کہ جولیاء کو ہسپتال سے رات گیارہ بجے فارغ کر دیا گیا ہے اور اُسے اس کا والد مسٹر کمپٹ اپنے ساتھ

اغوا نہیں کیا۔ بلکہ وہ اسے وائٹ سٹار سے بچا کر لے گیا ہے۔ بہر حال اب مارٹن کی تلاش اور بھی ضروری ہو گئی تھی تاکہ مزید حالات کا پتہ چل سکے۔ شرک پر آتے ہی اُسے ٹیکسی مل گئی اور وہ اُسے گولڈن کلب کا کہہ کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ گولڈن کلب کا سُن کر ٹیکسی ڈرائیور نے بڑی معنی خیز نظروں سے صفدر کی طرف دیکھا۔ لیکن پھر کوئی بات کہنے بغیر ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ صفدر اس کی نظروں کا مطلب سمجھتا تھا لیکن وہ بھی خاموش رہا۔

”صاحب! اگر آپ ناراض نہ ہوں تو یہ بتاؤں کہ گولڈن کلب اچھے لوگوں کا کلب نہیں ہے۔“ ڈرائیور سے شاید آخر کار ضبط نہ ہو سکا تھا اس لئے وہ بول پڑا تھا۔

”میں نے صرف ایک آدمی سے ملنا ہے وہاں۔“ صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ اچھا جناب! پھر ٹھیک ہے۔“ ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”مارٹن کو جانتے ہو۔“ مجھے ایک خاص کام کے سلسلے میں اس کی ٹپ مل رہی ہے۔ لیکن میری اس سے ملاقات نہیں ہے۔“ صفدر نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

”لیں سر۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔“ وہ گولڈن کلب کے مالک ہیں بہت اچھے آدمی ہیں۔ لیکن اس وقت تو وہ گولڈن کلب میں موجود نہیں ہوں گے۔ آپ ان کی رہائش گاہ پر ان سے مل لیں۔“ ڈرائیور نے جواب دیا۔ گو اس نے مارٹن کے لئے انتہائی اچھے الفاظ ادا کئے تھے لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ یہ سب کچھ مجبوراً کر رہا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ مارٹن سے

وہ لڑکی جسکی جولیا سے ملتی جلتی ہے۔ لیکن اب تمہاری رپورٹ یہ بتا رہی ہے کہ شاید لارڈ بومن کو اس سازش کا علم ہو گیا ہے اس لئے اس نے جولیا کو ہی براہ راست اپنے پاس بلا لیا ہے۔ اس سازش کے پیچھے وائٹ سٹار کی کوئی مجرم تنظیم وائٹ سٹار ہے۔ تم نے ان سب باتوں کو مد نظر رکھ کر تفصیلی انکوائری کرنی ہے۔ ویسے میں عمران اور انہما کی کو وائٹ سٹار کا رمن بھیج رہا ہوں تاکہ جولیا کا مکمل طور پر تحفظ کیا جاسکے۔ عمران تم سے خود ہی رابطہ قائم کرے گا۔“ اکیسٹو نے اسی طرح ساٹ لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریور رکھ دیا۔ اس نے اب اکیسٹو کی بانجری پر حیرت کا اظہار کرنا چھوڑ دیا تھا۔ ورنہ درحقیقت دل ہی دل میں وہ اب بھی بے حد حیران ہو رہا تھا کہ آخر اکیسٹو کے پاس ایسے کونسے ذرائع ہیں کہ پکیشیا میں بیٹھے بیٹھے اُسے دنیا بھر کی تمام ضروری اور اہم اطلاعات خود بخود مل جاتی تھیں۔

صفدر فون بوتھ سے باہر نکلا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت سے نکل کر شرک پر آگیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اکیسٹو کو کال کرنے سے اُسے خاصا فائدہ ہو گیا ہے۔ لارڈ بومن کے ساتھ ساتھ ایک اور تنظیم وائٹ سٹار بھی اس کے علم میں آگئی ہے اور نہ صرف نظروں میں آگئی تھی بلکہ اُسے یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ یہاں لارڈ بومن اور اس وائٹ سٹار کے درمیان کوئی پکڑ چل رہا ہے شاید لارڈ بومن کی بھی کوئی تنظیم ہوگی۔ اور یہ وائٹ سٹار جولیا کو لارڈ بومن کے خلاف استعمال کرنا چاہتی تھی۔ لیکن لارڈ بومن کو اس سازش کا پتہ چل گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ مارٹن نے جولیا کو نقصان پہنچانے کے لئے

وہ خوف زدہ تھا۔

لیکن مجھے ان کی رہائش گاہ کا علم نہیں ہے۔ صدف نے کہا۔
ان کی رہائش گاہ البرٹ کالونی میں ہے۔ میں آپ کو وہیں لے
چلتا ہوں۔ ڈرائیور پوری طرح تعاون کرنے پر آمادہ تھا۔ اور پھر صدف
کے ہاں کہنے پر ڈرائیور نے سر ہلا دیا۔

مقوڑی دیر بعد کسی ایک کالونی میں داخل ہو گئی۔ کالونی میں کوٹھیاں بیحد
عظیم الشان اور وسیع و عریض تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ امریکا کی کالونی ہے
اور مارٹن کی یہاں رہائش گاہ کا مطلب تھا کہ وہ خاصا دولت مند آدمی تھا۔
ڈرائیور نے سُرخی رنگ کی ایک خوبصورت عمارت کے گیٹ کے سامنے
جا کر ٹیکسی روک دی۔

یہ جناب مارٹن صاحب کی رہائش گاہ ہے۔ ڈرائیور نے کار روکتے
ہوئے کہا اور صدف سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔ اس نے کرایہ کے علاوہ ڈرائیور
کو بھاری ٹپ بھی دے دی۔

فکر یہ جناب! — ویسے اگر آپ کو کسی بھی وقت میری ضرورت پڑے
تو آپ مجھے رین بوبار میں تلاش کر سکتے ہیں۔ کاؤنٹر پر جا کر آپ
صرف اتنا کہیں کہ مجھے ڈوگی سے ملنا ہے اور آپ کی مجھ سے ملاقات کرا
دی جائے گی۔ ویسے آپ مالک ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ میں سٹر مارٹن سے
زیادہ آپ کے کام آ جاؤں۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
تیزی سے ٹیکسی موٹر کے آگے بڑھتا چلا گیا۔ صدف چند لمحے اُسے جاتا دیکھتا رہا۔
پھر کندھے اچکاتا ہوا مڑا اور اس نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔

چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک لحیم ٹھیم آدمی باہر آیا۔ اس کا چہرہ

بتا رہا تھا کہ وہ ایک عام سا غنڈہ ہے۔

مجھے سٹر مارٹن سے ملنا ہے۔ صدف نے اس کے باہر آتے
ہی کہا اور وہ خود سے صدف کو دیکھنے لگا۔

صاحب موجود نہیں ہیں۔ اس نے بڑے جھٹکے وار ہلچے میں کہا۔
لیکن انہوں نے تو مجھے وقت دیا ہوا ہے۔ لمبے بزنس کی بات
ہے۔ صدف نے حیرت بھرے ہلچے میں کہا۔

ایک منٹ — میں معلوم کرتا ہوں۔ لمبے بزنس کی بات سن کر
اس آدمی کے چہرے پر سکیکنت نرمی کے آثار پیدا ہوئے اور وہ تیزی سے
مڑ کر پھاٹک کے اندر غائب ہو گیا۔
مقوڑی دیر بعد پھاٹک ایک بار پھر کھلا۔

آؤ۔ اسی آدمی نے کہا اور صدف اس کے پیچھے چلتا ہوا کوٹھی کے
اندر داخل ہو گیا۔ کوٹھی واقعی بے حد وسیع و عریض اور شاندار تھی اور واپٹن
کاربن جیسے انتہائی مہنگے ملک میں اس قدر بڑی اور شاندار رہائش گاہ رکھنے
کا مطلب یہ تھا کہ مارٹن کم از کم ارب پتی نہیں تو کم از کم پتی ضرور ہے اور
ایسے مجرموں کی نفسیات عام مجرموں سے علیحدہ ہوتی ہیں۔

شاندار انداز میں سجے ہوئے ڈرائینگ روم میں صدف کو پہنچا دیا گیا
اور پھر چند لمحوں بعد ہی اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا
اس کی تیز نظریں صدف پر جمی ہوئی تھیں۔

میرا نام مارٹن ہے۔ آنے والے نے بڑے نخوت بھرے ہلچے میں
صدف سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور میرا نام یاد رہے۔ اور میں پاکیشیا سے آیا ہوں۔ صدف نے

"تم ہو کون — تم عام آدمی نہیں ہو سکتے جب کہ وہ لڑکی ایک عام سی لڑکی تھی" — مارٹن نے صفدر کی گفتگو پر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"چلو اب تم نے یہ تو تسلیم کر لیا کہ تم اس لڑکی کو جانتے ہو — اب بولو کہاں ہے وہ لڑکی — اور سنو مارٹن! — اگر تمہارے ذہن میں یہ خیال ہو کہ میں تمہارے اڈے میں بیٹھا ہوا ہوں اس لئے تم میرا کچھ بگاڑ لو گے تو یہ بات ذہن سے نکال دو — اگر تم نے جو لیا ہے ہمدردی کی ہے چاہے اپنے ہی کسی مقصد کے تحت کی ہے تب تو ٹھیک ہے — اور اگر تم نے اسے نقصان پہنچانے کے لئے یہ حرکت کی ہے تو پھر سن لو کہ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ ہو جائے گا — جو لیا کوئی لاوارث لڑکی نہیں ہے سمجھئے" صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ لڑکی مر چکی ہے — لارڈ بوسن نے اُسے قتل کر دیا ہے — اب بولو! — کیا کر لو گے تم" — مارٹن نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔
"سوچ کر بات کرو مارٹن! — تمہارا یہ فقرہ ولیرٹن کارمن اور بولیویا کے کروڑوں افراد کو بھی مہنگا پڑ سکتا ہے — تمہاری ذات کی تو خیر حقیقت ہی کچھ نہیں" — صفدر نے وانت پیتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے البتہ چنگاریاں سی پھوٹنے لگ گئی تھیں۔

"میں درست کہہ رہا ہوں" — مارٹن نے بڑے طنزیہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوسکے! — میں نے تمہیں سچ بولنے کا آخری موقع دے دیا تھا — صفدر نے صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی مارٹن بھی اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اور اسی لمحے اندرونی دروازے سے ایک پہلوان نما آدمی اندر

بھی اسی طرح سپاٹ اور سرد لہجے میں جواب دیا۔ جیسے وہ مارٹن کی امارت سے ذرا برابر بھی مرعوب نہ ہوا ہو۔

"پاکیشا سے — اودہ! کیا بات ہے — کس لئے آئے ہو؟" مارٹن نے پاکیشا کے نام پر چونکتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں پاکیشا کا نام سننے ہی الجھنیں سی تیرنے لگی تھیں۔

"میں اس لڑکی جو لیا نافطر دائرہ کا ساتھی ہوں جسے دامغانی بیماری کے علاج کے لئے وارٹریٹ ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا" — صفدر نے غور سے مارٹن کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کس لڑکی کی بات کر رہے ہو — اور میرا اس لڑکی سے کیا تعلق ہے" — مارٹن نے ہونٹ بیچھتے ہوئے کہا۔

"جیسے تم رات گیارہ بجے ہسپتال سے فارغ کر آ کر لارڈ بوسن کے بیڈ کو آرٹ لے گئے تھے" — صفدر نے بھی ہونٹ بیچھتے ہوئے جواب دیا۔

"میں! — کیا بکواس کر رہے ہو — میں نہیں اجنبی سمجھ کر تمہارا لحاظ کر رہا ہوں — ورنہ مارٹن پر الزام لگانے والے دوسرا سانس بھی نہیں لے سکتے" — مارٹن نے نیکوخت چھنکارتے ہوئے کہا۔

"اور سٹر مارٹن! — میں بھی تمہارا اس لئے لحاظ کر رہا ہوں کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے بس جو لیا نا کو سازش میں استعمال ہونے سے بچانے کے لئے ہسپتال سے نکالا ہے — میری معلومات کے مطابق یہ سازش کسی دائرہ ساز نامی مجرم تنظیم نے تیار کی تھی — اگر مجھے یہ اطلاع نہ ملتی تو میں بھی صرف زبان سے انکوائری نہ کر رہا ہوتا — تمہاری شہرگ پر پاؤں رکھ کر پوچھتا — صفدر نے اس سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

سے البتہ ایک چیخ نکلی اور پھر وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔
 باٹو کی چیخ اس کے تڑپنے اور اسے اس طرح مرتے دیکھ کر مارٹن جو
 اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا حیرت سے بت بنا اٹھنے کی ہی پوزیشن میں
 رہ گیا۔

صفدر نے بڑے اطمینان سے آگے بڑھ کر لات ماری اور مٹین گن اڑتی
 ہوئی دور کرے کے ایک کونے میں جا گری۔

اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ مارٹن! — اور مجھے بتاؤ کہ کیا واقعی جو لیا
 مر چکی ہے یا — " صفدر نے سائنسر لگے ریو اور کاٹرخ مارٹن کی
 طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

تت — تت — تم کون ہو؟ — مارٹن کے منہ سے الفاظ
 سسکاری کے سے انداز میں نکلے، اس کے چہرے پر صفدر کی پھرتی، مہارت
 اور انتہا درجے کی سرد مہری نے خوف کے تاثرات نمایاں کر دیتے تھے۔
 " مجھے لوگ موت کا فرشتہ بھی کہتے ہیں — اور کسی کو قتل کرنا میری
 پسندیدہ بات ہے۔ " صفدر کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

" سس — سنو! — وہ لڑکی زندہ ہے — مادام جیکی نے اسے
 بچا لیا ہے۔ ورنہ لارڈ بو من لازماً اسے مار ڈالتا۔ " مارٹن نے
 جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہے وہ اس وقت — جگہ بتاؤ۔ " صفدر نے غراتے
 ہوئے کہا۔

" لارڈ بو من کے ہیڈ کوارٹر میں — سنو! اگر تم واقعی اس لڑکی جو لیا کے
 ساتھی ہو تو سنو! — ہم تمہارے دوست ہیں — میں تو صرف تمہیں

داخل ہوا۔ اس پہلوان نما آدمی کے بازوؤں کی مچھلیاں اس کی چپٹ اور ہاف
 آستین کی شرٹ سے بڑی طرح پھٹک رہی تھیں۔ اور اس کے ہاتھوں میں
 مٹین گن موجود تھی۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم نے ڈاکٹر آرنلڈ اور اس کے چڑاسی کو قتل کیا ہے
 مجھے تمہاری آمد کی اطلاع کچھ دیر پہلے ملی تھی۔ " مارٹن نے ناک
 چڑھاتے ہوئے کہا۔

" ہاں! — اور اب تم بھی اپنے عبرت ناک انجام کے لئے تیار ہو جاؤ۔ "
 صفدر نے اس طرح مطمئن لہجے میں کہا جیسے وہ اس پہلوان نما آدمی کی طاقت
 اور اس کے ہاتھوں میں موجود مٹین گن سے ذرا برابر بھی مرعوب نہ ہو۔
 " باٹو! — میں اسے موت کی سزا دیتا ہوں۔ " مارٹن نے سیکھت
 اس پہلوان نما آدمی کی طرف منہ کر کے حکمانہ لہجے میں کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا، صفدر سیکھت اپنی جگہ سے
 اچھلا اور دوسرے لمحے مارٹن فضا میں کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا اس پہلوان نما
 آدمی کے سینے سے توپ کے گولے کی طرح جا ٹکرایا، اسی لمحے ٹھٹھک کی آواز
 کے ساتھ ہی پہلوان نما آدمی باٹو بڑی طرح چیخا ہوا فرش پر پیٹھ کئے لگا۔
 صفدر نے مارٹن کو اس قدر حیرت انگیز تیزی سے اچھال پھینکا تھا کہ باٹو سے
 ٹکرا جانے کے باوجود اس کے حلق سے چیخ نہ نکلی سکی تھی۔ شاید یہ
 سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ جب تک وہ چیخ مارنے کے لئے حلق
 کھولتا وہ باٹو سے ٹکرا کر نیچے گر بھی چکا تھا۔ اور ان دونوں کے ٹکراتے ہی
 صفدر نے سائنسر لگے ریو اور کو نکال کر ٹریگر دبا دیا اور گولی ٹھٹھک تیزی سے
 اٹھتے ہوئے باٹو کے سینے میں عین دل کے اندر گھسٹی چلی گئی۔ باٹو کے حلق

اور مارٹن نے سر ہلا دیا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پر پس کیا تو ٹرانسمیٹر پر موجود بلب تیزی سے جل اٹھا، اور اس میں سے ٹوٹ ٹوٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

ہیلو۔ ہیلو۔ مارٹن کانگ ہیڈ کو آرٹر۔ اور۔ مارٹن نے دشت زدہ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ لفظ بلیو کال کی وجہ سے سخت پریشان بلکہ دہشت زدہ ہو رہا ہے۔

”یس ہیڈ کو آرٹر بلیو کال۔ اور۔“ دوسرے لمحے ایک چیختی ہوئی آواز ٹرانسمیٹر سے برآمد ہوئی۔

”یس۔ بلیو کال انڈی کی جا رہی ہے۔ اور۔“ مارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

جیک کانگ مسٹر مارٹن! سنو لارڈ بوسن کو جیفرے نے قتل کر کے گروپ کی کمان سنبھال لی تھی۔ لیکن مادام جیکی نے جیفرے کو ہلاک کر کے گروپ کی کمان خود سنبھال لی ہے اور اب لارڈ بوسن کی جگہ گروپ کی چیف مادام جیکی خود ہیں۔ رچرڈ کو انہوں نے ہیڈ کو آرٹر میں نمبر ٹو بنا دیا ہے۔ اور میں نمبر ترقی ہوں۔ کیا تم مادام جیکی کی ماتحتی قبول کرتے ہو۔ اگر کرتے ہو تو بلیو کال کا جواب دو۔ اور یہی سن لو کہ اگر تم نے انکار کیا تو پھر بلیو کال کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری تم پر ہوگی۔ کال دو۔ اور۔ دوسری طرف سے چیختے ہوئے کہا گیا۔

لارڈ بوسن کو قتل کر دیا ہے۔ ادہ! ویری سیڈ۔ ٹھیک ہے میں بلیو کال کا جواب دیتے ہوئے آزدیتا ہوں کہ مجھے مادام جیکی کی ماتحتی قبول ہے۔ اور۔ مارٹن کا چہرہ بات کرتے ہوئے بڑی طرح پھٹک

چیک کرنا چاہتا تھا۔ مارٹن نے جلدی سے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کو فی بات کرتا، ڈرائیونگ روم کا بڑا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جلد قسم کا ٹرانسمیٹر تھا اور صفدر اس کے اندر آتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اُلٹے قدموں پر پیچھے ہٹا گیا تاکہ بیک وقت وہ دونوں ہی ریڈیو الور کی زد میں رہ سکیں۔ آنے والا بالو کی لاش۔ صفدر کے ہاتھ میں موجود ریڈیو الور اور اپنے باس مارٹن کی پوزیشن دیکھ کر ہٹھک کر رک گیا۔

”یہ اپنے دوست ہیں۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو ہارڈ۔“ مارٹن نے فوری طور پر اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”باس!۔ ہیڈ کو آرٹر سے آپ کے لئے بلیو کال ہے۔“ ہارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسے شاید اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ ایک اجنبی آدمی ہاتھ میں ریڈیو الور لئے کھڑا ہے بالو کی لاش اس کے سامنے پڑی ہے اور پھر بھی باس اسے درست کہہ رہا ہے۔

”بلیو کال!۔ ادہ دکھاؤ۔“ مارٹن نے بلیو کال کے الفاظ سن کر اس طرح اچھلتے ہوئے کہا جیسے اس نے موت کا پیغام سن لیا ہو۔

”اسے واپس بھیج دو۔“ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

”ہارڈ!۔ تم جاؤ۔“ مارٹن نے ٹرانسمیٹر ہارڈ کے ہاتھوں سے لیتے ہوئے کہا اور ہارڈ ہونٹ چباتا ہوا مڑا اور دروازے سے باہر چلا گیا۔

”سنو!۔ اگر یہ کال تمہارے ہیڈ کو آرٹر کی ہے تو پھر مس جولیا سے میری بات کراؤ۔ درنہ میں پلک جھپکنے میں تم سمیت تمہارے سارے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔“ صفدر نے انتہائی کراخت لہجے میں کہا۔

رہا تھا۔

"گڈ نیوز مارٹن! مبارک قبول کرو کہ تم نے بیوکال کا مثبت جواب دیا ہے۔ سب سیکشن ہیڈز نے بیوکال کا جواب مثبت دیا ہے۔ مادام جیکی کسی بھی وقت تمہیں جنرل میننگ کے لئے ہیڈ کوارٹر کال کر سکتی ہیں۔ اس لئے تیار رہنا۔ اور" دوسری طرف سے اس باڈی سرٹ بھر کے لیے میں کہہ گیا اور مارٹن کا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا گیا۔

"مشر جیکب! میری ایک بارٹ سینیٹ! وارٹرٹ ہسپتال سے پاکیشیا سے آنے والی ایک سوسٹس لڑکی ہنس جولیا ناکو میں نے ہیڈ کوارٹر پہنچایا تھا۔ اس لڑکی کا ایک ساتھی میرے پاس موجود ہے۔ مجھے یہ تو اطلاع ملی تھی کہ مادام جیکی نے اس لڑکی کو مرنے سے بچا لیا ہے لیکن اب اس کی کیا پوزیشن ہے۔ اور" مارٹن نے کہا۔

ہنس جولیا نافخر وارٹر۔ ادہ! وہ بالکل ٹھیک ہیں اور مادام جیکی کے ساتھ ہیں۔ اور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میری اس سے بات کراؤ۔" صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔
ہنس جولیا نے اس کا ساتھی بات کرنا چاہتا ہے ٹرانسپیر پر۔ پلیز اس کی بات کراؤ۔ اور" مارٹن نے کہا۔

"اور کے۔ وہ مادام جیکی کی معزز مہمان ہیں، اس لئے میں ان تک تمہاری درخواست پہنچا دیتا ہوں۔ لیکن کون ان سے بات کرے گا۔ ان کے ساتھی کا نام۔ اور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"صفدر کا نام لو۔ وہ مجھے اس نام سے جانتی ہے۔" صفدر نے تیز لہجے میں کہا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں مارٹن اسے یاور کا نام نہ لے دے

اور جولیا یاور کا نام سن کر بات کرنے سے ہی انکار کر دے۔

"ان کا نام صفدر ہے اور ان کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اور" مارٹن نے جواب دیا۔

"اور کے۔ میں ان سے بات کر کے ابھی تمہیں دوبارہ کال کرتا ہوں۔ اور اینڈ آل" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسپیر سے دوبارہ ٹوٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ مارٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسپیر کا بٹن آف کیا۔

"اب تو تمہیں یقین آگیا کہ جولیا زندہ ہے۔ اب یہ ریوالور جیکب میں ڈال لو۔ اگر جولیا مادام جیکی کی معزز مہمان ہیں تو پھر تم بھی ہمارے دوست ہوتے۔" مارٹن نے ٹرانسپیر مین پر دھکتے ہوئے مٹرک صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جب تک میری جولیا سے بات نہیں ہو جاتی، تمہاری جان خطرے میں ہے مشر مارٹن۔" صفدر نے انتہائی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی۔" مارٹن نے کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ صفدر اسی طرح ایک طرف ریوالور ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا۔

چند لمحوں بعد ہی ٹرانسپیر ایک بار پھر جاگ اٹھا اس میں سے ٹوٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور مارٹن نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسپیر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کانگ۔ اور" ٹرانسپیر سے جیکب کی بجائے ایک اور آواز نکلی اور صفدر چونک پڑا۔
"یس۔ مارٹن اینڈنگ۔ اور" مارٹن نے جواب دیا۔

سیکنڈ چیف رچرڈ سپیکنگ — مادام جولیا کے ساتھی سے میری بات
 کراؤ۔ اور — دوسری طرف سے کہا گیا۔
 تم آٹھ کراہک طرف ہٹ جاؤ۔ اور سنو! — کوئی غلط حرکت نہ
 کرنا ورنہ — صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور مارٹن سر ہلاتا ہوا
 اٹھا اور بڑے اطمینان سے ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔
 "یہ صفدر سپیکنگ — مادام جولیا سے میری بات کراؤ۔ اور —
 صفدر نے خشک ہلچے میں کہا۔
 "ہیلو صفدر! — میں جولیا بول رہی ہوں۔ اور — دوسرے لمحے
 ٹرانسپیر سے جولیا کی آواز نکلی۔
 "جولیا! — تمہاری کیا پوزیشن ہے۔ اور — صفدر نے کسی قسم کی
 گرجوٹی کا اظہار کرنے کی بجائے ساٹ بلبے میں کہا۔
 "اوہ صفدر! — میں بالکل ٹھیک ہوں — مجھے ہسپتال سے اغوا کر کے
 یہاں لارڈ بومن کے ہیڈ کوارٹر میں لایا گیا — ڈاکٹر کارمن کو بھی ساتھ لے
 آیا گیا تھا۔ اس کے بعد لارڈ بومن نے میرے سامنے ڈاکٹر کارمن پر ہولناک تشدد
 کیا اور ڈاکٹر کارمن نے میرے سامنے ساری سازش اُگل دی — اس نے
 بتایا کہ یہ سازش وائٹ سٹار کی تھی — وہ مجھے مادام جیکی بنا کر لارڈ بومن کے
 پاس پہنچا چاہتے تھے۔ لیکن لارڈ بومن کو اس کی اطلاع پہلے مل گئی —
 میری اور مادام جیکی کی بیماری بھی ان کی پیدا کردہ تھی۔ جس کا علاج بھی ڈاکٹر
 کارمن نے بنا دیا — اس دوران میں بیہوش ہو گئی اور جب مجھے ہوش آیا
 تو لارڈ بومن کی لڑکی مادام جیکی میرے پاس آئی — اس نے مجھے تفصیل
 بتائی کہ لارڈ بومن تو مجھے قتل کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا لیکن مادام جیکی نے

اب کو کہہ کر نہ صرف میری جان بچائی بلکہ میری اس بیماری کا علاج بھی کرایا۔
 اور اب میں بالکل تندرست ہوں — اس کے بعد لارڈ بومن کے گرد پ
 میں وائٹ سٹار کی وجہ سے بغاوت ہو گئی — لارڈ بومن کو اس کے
 اعتماد کے آدمی جیفرے نے قتل کر دیا — اس نے مادام جیکی اور مجھے بھی بلایا
 اور وہ ہم دونوں کو قتل کرنا چاہتا تھا کہ میں نے سچویشن بدل دی — جیفرے
 اور اس کے ساتھی مارے گئے — رچرڈ مادام جیکی کا منگیتر ہے۔ مادام
 جیکی نے گرد پ کی قیادت خود سنبھال لی ہے اور رچرڈ کو اس نے سیکنڈ چیف
 بنا دیا ہے۔ اور — جولیا نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
 "ٹھیک ہے — لیکن اب تمہارا دماغ رکنے کا کیا جواز ہے — تم
 واپس آ جاؤ۔ کیونکہ تمہاری وجہ سے تمام ساتھی پریشان ہیں اور ہو سکتا ہے
 کہ وہ آج ہی یہاں پہنچ جائیں۔ اور — صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
 "اوہ نہیں! — تم انہیں یہاں آنے سے منع کر دو — میں اب
 بالکل بخیریت ہوں — اور ایسا کرو کہ تم واپس چلے جاؤ۔ میں خود ہی پہنچ
 جاؤں گی۔ اور — جولیا نے کہا۔
 "نہیں! — ایسا غلط ہے — میں یہاں ویسٹرن کارمن میں موجود ہوں
 تم مادام جیکی کے اس آدمی مارٹن کی رہائش گاہ پر پہنچ جاؤ — میں تم سے
 ملاقات کروں گا۔ اور — صفدر نے حیرت جبرے ہلچے میں کہا۔
 "اوہ! — میں کل پہنچ جاؤں گی — اس کے بعد میں خود بڑے
 ساتھی سے بات کر لوں گی۔ اور — جولیا نے کہا۔
 "ٹھیک ہے — میں کل پتہ کر لوں گا — اور اینڈ آل — صفدر
 نے کہا اور ٹرانسپیر آف کر دیا۔

صفر نے پوری تفصیل سے ساری کہانی سناتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے — تم وہیں رہو — عمران یہاں سے روانہ ہو چکا ہے۔ وہ تم سے مل لے گا اور پھر وہ جس طرح مناسب سمجھے گا کر دلائی کرے گا۔“ ایکسٹو نے اسی طرح سرد اور ساٹا ہلچے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صفر نے رسیور دکھا اور فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ اب اُسے پوری طرح اطمینان ہو چکا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران اگر خود ہی جولیاء سے مل کر ساری بات طے کر لے گا۔ اس لئے اب اُسے مزید جھگڑا کی ضرورت نہ رہی تھی۔ اس نے اب واپس اپنے ہوٹل جانے کا فیصلہ کیا اور ٹیکسی کی تلاش میں ادھر ادھر نظر نہ گھمانے لگا۔ اسی لمحے ایک ٹیکسی ایک سائیڈ روڈ سے نکل کر اس کے قریب آ کر رُک گئی اور صفر یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ٹیکسی ڈرائیور وہی ڈوگی تھا جو اُسے مارٹن کی رہائش گاہ پر چھوڑ گیا تھا۔

”آئیے سر“ ڈوگی نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفر دروازہ کھول کر عقبی نشست پر بیٹھ گیا۔

”اب کہاں جانا ہے سر“ ڈوگی نے بڑے بے تکلفانہ ہلچے میں کہا۔

”جنرل بازار“ صفر نے جان بوجھ کر اپنے ہوٹل کا نام لینے کی بجائے ایک بازار کا نام لے دیا۔ کیونکہ اس طرح ڈوگی کا ملنا اُسے کچھ مشکوک سا لگ رہا تھا۔

”ٹھیک ہے سر“ ڈوگی نے کہا اور ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ صفر کو توقع تھی کہ ڈوگی مارٹن سے ملاقات کے بارے میں پوچھے گا۔ لیکن ڈوگی نے کوئی بات نہ کی اور وہ اطمینان سے ٹیکسی چلاتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔

”اب تو تمہیں یقین آ گیا ہے مٹر صفر“ — مارٹن نے ٹرانسمیٹر اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں! — تم نے خواہ مخواہ اپنے اس پہلوان کی جان ضائع کی ہے۔ بہر حال میں اب جا رہا ہوں — کل اگر معلوم کروں گا“ — صفر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ ریو اور واپس جیب میں رکھ چکا تھا۔

”تم نے کہاں جانا ہے — میں تمہیں پہنچا دیتا ہوں“ — مارٹن نے بڑے دوستانہ ہلچے میں کہا۔

”شکریہ! — میں خود پہلا جاؤں گا“ — صفر نے جواب دیا اور تیز قدم اٹھاتا ڈرائیونگ روم سے باہر نکل آیا۔ مارٹن بھی اس کے پیچھے باہر آیا اور پھر وہ بھاٹک تک اُسے خود چھوڑنے آیا۔

صفر مارٹن کی کوشش سے نکل کر تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا گیا جولیاء کے ساتھ بات چیت میں اُسے یہ تو تسلی ہو گئی تھی کہ جولیاء نہ صرف بیماری سے چھٹکارا حاصل کر چکی ہے بلکہ اس کی جان بھی محفوظ ہے۔ لیکن اس نے جولیاء کی باتوں سے اندازہ لگایا تھا کہ وہ یہاں رُکنا چاہتی ہے — کیوں رُکنا چاہتی ہے —؟ یہی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ بہر حال وہ اب فوری طور پر ایکسٹو سے بات کرنا چاہتا تھا تاکہ عمران اور ٹیم کو وہ خواہ مخواہ پہنچا دیتے ہوئے رُک جائے۔

تھوڑی دُور چلنے کے بعد ہی اُسے انٹرنیشنل فون بوتھ مل گیا اس نے کال ٹپ کر لی اور پھر طریقہ کار کے مطابق اس نے ایکسٹو کے نمبر ڈائل کر دیے۔

”ایکسٹو“ — رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز رسورسے اُٹھنا

”صفر بول رہا ہوں جناب! — میری جولیاء سے بات ہو چکی ہے“ —

پھر کیسی جیسے ہی ایک موٹر کاٹ کر آگے بڑھی، بیکھت سر کی تیز آواز کے ساتھ ڈوگی اور عقبی نشست کے درمیان اندھے شیشے کی ایک دیوار پیدا ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی دونوں دروازوں کے شیشے بھی اندھے ہو گئے۔ صفدر نے چونک کر دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ لیکن ابھی اس نے ہینڈل پر ہی ہاتھ رکھا تھا کہ بیکھت اس کا داغ چکر ایا اور پھر ٹپک بھپکنے میں اس کے ذہن پر تاریکی پھیلتی چلی گئی۔ اس نے سر کو جھٹکا دے کر ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن یہ کوشش بے سود ثابت ہوئی۔

عمران نے ریسیور کر ٹیل پر رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا۔

”یہ صفدر کہاں جا سکتا ہے“ — عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت ولیٹرن کارمن کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر موجود تھا جس وقت صفدر کی دوسری کال بلیک زیر کو ملی تھی اس وقت عمران، نعمانی کو ساتھ لے کر جہاز پر سوار ہو چکا تھا لیکن راستے میں ہی اکیسٹون نے ہوائی جہاز میں ایئر کال کر کے اُسے صفدر کی دوسری رپورٹ بھی بتا دی۔ چنانچہ عمران نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ ولیٹرن کارمن پہنچ کر جولا اور صفدر کو ساتھ لے کر واپس آ جائے گا۔ کیونکہ ایک لحاظ سے تو مشن ختم ہو چکا تھا اور اُسے کسی لارڈ بوومن اور وارنٹ سٹار سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ لیکن ایئر پورٹ پہنچ کر جب اس نے صفدر کے ہوٹل فون کیا تا کہ صفدر سے تازہ ترین صورت حال معلوم کر سکے تو ہوٹل سے اُسے بتایا گیا کہ صفدر صاحب صبح جانے کے بعد ابھی تک ہوٹل واپس نہیں آئے اور

نہ ہی ان کا کوئی پیغام موجود ہے۔ اس وقت یہاں مقامی وقت کے مطابق رات کے آٹھ بج چکے تھے اور اکیسٹو کی کال جو اسے جہاز میں ملی تھی اس کے مطابق اب تک چھ گھنٹے گزر چکے تھے۔ اور یہی بات عمران کے لئے پریشانی کا باعث بن گئی تھی کہ چھ گھنٹے گزر جانے کے باوجود آخر صفر ہٹل واپس کیوں نہیں پہنچا۔

”کیا بات ہے عمران صاحب! آپ پریشان نظر آ رہے ہیں۔“
نعمانی جو کچھ ہٹل کرٹھا تھا نے فون بومٹھ سے قریب آتے ہوئے کہا۔
عمران نے اکیسٹو کی ہوائی جہاز والی کال کے متعلق نعمانی کو بتا دیا تھا اس لئے وہ بھی مطمئن تھا کہ مشن مکمل ہو چکا ہے۔

”صفر اکیسٹو کو کال کرنے کے بعد واپس اپنے ہٹل نہیں پہنچا۔ اور اسے کال کئے ہوئے اب تک چھ گھنٹے گزر چکے ہیں۔ اور صفر کم از کم ایسا آدمی نہیں ہے کہ وہ تفریحات کے سلسلے میں کہیں چلا گیا ہو۔ اس لئے میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ضرور کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہوئی ہے۔“
عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور نعمانی کے مطمئن چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ وہ بھی صفر کی طبیعت کو اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ تفریحات کی لاتن کا آدمی نہیں ہے اس لئے لازماً کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہی ہو سکتی ہے۔

”پھر اب کیا کرنا ہے؟“ نعمانی نے کہا۔
”فی الحال اسی ہٹل میں چلتے ہیں۔ ہو سکتا ہے صفر واپس آجائے یا اس کا کوئی پیغام آجائے۔“ عمران نے کہا۔ اور تیزی سے آؤٹ گیٹ کی طرف چل پڑا۔ لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ ایک

مقامی نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آیا۔

”آپ میں سے علی عمران صاحب کون ہیں؟“ اس مقامی نوجوان نے عمران اور نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”پہلے بتائیے کہ آپ نے ان سے قرضہ لینا ہے یا دینا ہے۔“ آپ کے سوال کا جواب تب ہی مل سکتا ہے۔“ عمران نے ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا۔

”میرا تعلق مقامی سیکرٹ سروس سے ہے۔ یہ دیکھتے میرا کارڈ۔“
نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر کوٹ کی اندرونی نجیب سے ایک کارڈ نکال کر اس نے عمران کو دکھایا۔ کارڈ کے لحاظ سے وہ واقعی مقامی سیکرٹ سروس کا رکن تھا۔

”سیکرٹ سروس تو شاید قرضہ دینے والے ادارے کو کہتے ہیں اس لئے ٹھیک ہے۔“ میرا نام علی عمران ہے۔ فرمائیے! کتنا قرضہ دے سکتی ہے آپ کی کمپنی؟“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”آپ کیسی بائیں کر رہے ہیں۔“ مجھے سیکرٹ سروس کے چیف باس میڈرک نے یہاں بھیجا ہے۔ آپ کے ایک ساتھی صفر صاحب نے انہیں بتایا ہے کہ آپ ولیٹرن کارس آنے والے ہیں اور اس پرواز سے آنے والے ایشیائی صرف آپ دونوں ہی ہیں۔“ نوجوان نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ! تو صفر میڈرک کے پاس پہنچ گیا ہے۔“ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔
”جی ہاں! آیتے ادھر۔“ باس سے بات کر لیجئے۔ وہ آپ کو

”مٹین گن سے جب گولیاں نکلتی ہیں تو کوئسی میوزک سمجھتی ہے۔ اس کا نام مجھے نہیں آتا۔“ دوسری طرف سے میورک نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اوہ! — اسے ڈیجریس میوزک کہتے ہیں۔ اس نے سوری! — فی الحال میرا ڈیجریس میوزک سننے کا موڈ نہیں ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے میورک قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”تم نکر نہ کرو۔ ڈیجریس میوزک تمہیں سننے کو نہ ملے گا۔ البرٹ میرا آدمی ہے تم اس کے ساتھ میرے پاس آ جاؤ۔ تمہارا ساتھی صفدر بھی یہاں موجود ہے۔“ اور میں نے ایک انتہائی اہم مسئلے پر بات کرنی ہے۔“ دوسری طرف سے میورک نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”آؤ بھئی۔ چلو ہٹل ٹیکسی کا خرچہ تو بچا۔“ فی الحال ایک میزبان مل گیا ہے۔“ عمران نے ریور کریڈل پر رکھتے ہوئے نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ مسکرا دیا۔

”آئیے سر۔“ البرٹ نے فون بومتھ سے باہر نکلتے ہی مودبانہ لہجے میں کہا۔ ”ایک سر آتے یا دو دونوں سروں کی ضرورت ہے؟“ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس بار البرٹ بھی مسکرا دیا۔

”آپ بے حد خوش مزاج ہیں سر۔“ البرٹ نے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”جس سر کا مزاج خوش نہ ہو۔ اس کے لئے ہر ملک میں علیحدہ خانے بناتے جاتے ہیں۔ جسے ہمارے ہاں تو پاگل خانہ کہتے ہیں۔ تمہارے ہاں بچنے کیا کہتے ہوں گے؟“ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور البرٹ

تفصیل بتا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ جیسے ہی آپ یہاں پہنچیں ان سے آپ کی بات کرا دی جائے۔“ نوجوان نے فون بومتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے آئیے! — ان سے پوچھ لیتے ہیں کہ وہ کتنی رقم دے سکتے ہیں۔“ عمران نے کہا اور نعمانی کو وہیں رکنے کا اشارہ کر کے وہ اس نوجوان کے ساتھ چلتا ہوا فون بومتھ کی طرف بڑھ گیا۔ میورک سے وہ کئی بار مل چکا تھا اور میورک اسے ذاتی طور پر بھی جانتا تھا۔

نوجوان نے فون بومتھ میں داخل ہو کر سستے ڈالے اور پھر ریور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ریٹلو۔ البرٹ کا ٹنگ باس۔“ نوجوان نے رابطہ قائم ہوتے ہی بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔ عمران بومتھ میں داخل ہو کر اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔

”لیس۔ میورک انڈنگ۔“ کیا رپورٹ ہے البرٹ؟“ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور عمران مسکرا دیا۔ وہ میورک کی آواز پہچان گیا تھا۔

”عمران صاحب سے بات کیجیے باس۔“ البرٹ نے مودبانہ لہجے میں کہا اور ریور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”مجھے کوئسی میوزک سننی پڑے گی۔ کلاسیکل۔ نیم کلاسیکل۔ یا صرف طلبہ ہی نہ سمجھ گے۔“ عمران نے ریور ہاتھ میں لیتے ہی اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور البرٹ بڑی طرح چونک کر عمران کو دیکھنے لگا۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ کوئی اجنبی شخص سیکرٹ سروں کے چیف کے ساتھ اس قسم کی گفتگو بھی کر سکتا ہے۔

شاید نہ چاہئے کے باوجود بھی بے اختیار قبضہ لگانے پر مجبور ہو گیا۔
اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ الیٹ کی کار میں بیٹھے مختلف سڑکوں سے
ہوتے ہوئے ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو کر ایک خاصی بڑی اور دو
منزلہ کو مٹی میں پہنچ گئے۔

”اسیے عمران صاحب“ — برآمد سے میں موجود ایک خاصے صحت مند
اور لمبے قد کے آدمی نے ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا یہ میورک تھا۔
ولیٹرن کارمن سیکرٹ سروس کا چیف۔ برآمد سے میں چار مشین گنوں سے
مسلح افراد بھی موجود تھے۔ اور اسی لمحے راہداری سے صفدر بھی نمودار ہو گیا
اور عمران نے پہلے نعمانی کا میورک سے تعارف کرایا اور پھر وہ سب ایک
بڑے سے سنگ روم میں آکر بیٹھ گئے۔

”یہ صفدر تمہارے ہاتھ کیسے لگ گیا — یہ تو آسانی سے قابو آنے
والوں میں سے نہیں ہے“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور میورک
ہنس پڑا۔

”صفدر صاحب واقعی بے حد ہوشیار آدمی ہیں — انہوں نے مارٹن
کی کو مٹی میں اس کے آدمیوں کے درمیان رہتے ہوئے جس بے ثوفی کا مظاہرہ
کیا اور مارٹن جیسے چھٹے ہوئے مجرم کو انہوں نے جس انداز میں کور کیا — میں
اس کی وجہ سے ان کی صلاحیتوں کا بے حد مداح ہو گیا ہوں اور حقیقت
یہی ہے کہ مجھے دیں پہلی دفعہ یہ شک ہوا کہ لامحالہ صفدر صاحب کا تعلق
پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے — چنانچہ میں نے انہیں اپنے
پاس بلوایا — اب یہ بات دوسری ہے کہ ذرا ناخوشگوار سے انداز میں
انہیں بلایا گیا۔ لیکن یہ سب کچھ مجبوراً کیا گیا — ورنہ مجھے یقین تھا کہ میری

آدھی سیکرٹ سروس ان کے مجھ تک پہنچنے میں ہی ختم ہو جاتی —“ میورک
نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
”مجھے دراصل ان کے آدمی ڈوگی پر شک تو ہوا تھا لیکن میرے ذہن میں
یہ بات نہ تھی کہ ڈوگی کا تعلق مقامی سیکرٹ سروس سے ہوگا — میں زیادہ
سے زیادہ یہی سمجھا تھا کہ ہو سکتا ہے اس ڈوگی کا تعلق وائٹ ٹار سے ہو۔“
صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”عمران صاحب! — بہتر یہی ہے کہ میں تفصیل سے آپ کو ساری صورت
بتا دوں — اصل صورت حال یہ ہے کہ ولیٹرن کارمن اور بولیویا دو علیحدہ
علیحدہ ملک ہیں لیکن بولیویا دفاعی طور پر ولیٹرن کارمن کے ساتھ ملحق ہے۔
اس لئے مرکزی طور پر وہ ولیٹرن کارمن حکومت کے تحت ہے — باقی
مقامی طور پر اسے آزاد ملک کہہ سکتے ہیں — گزشتہ کئی سالوں سے بولیویا
میں سپر پاورز نے دلچسپی لینا شروع کر دی۔ کیونکہ بولیویا کے مختلف علاقوں سے
ایک مخصوص قسم کی دھات دریافت ہوئی جو بے حد نایاب تھی — اس
دھات کے حصول کے لئے سپر پاورز کے بولیویا کو ولیٹرن کارمن سے علیحدہ
ملک قرار دینے کا جھگڑا شروع کر دیا۔ تاکہ اسے اپنے تحت کر کے وہاں
پر موجود اس قیمتی دھات کے لامحدود ذخائر پر قبضہ کیا جاسکے — لیکن
بولیویا کے عوام ذہنی اور قلبی طور پر ولیٹرن کارمن سے علیحدہ ہونے کے لئے
تیار نہ تھے — چنانچہ یہ جھگڑا اب ظاہر تو ختم ہو گیا۔ لیکن ایک سپر پاور ایکرمیا
نے اندرونی طور پر ایک نیا کھیل کھیلنا شروع کر دیا — وہاں ایک خزانہ
مجرم تنظیم قائم کی گئی جو عرف عام میں لارڈ بوسن گروپ کہلاتا تھا اس کا
چیف لارڈ بوسن تھا — شروع شروع میں یہ عام مجرم تنظیم کے طور پر

تحت محفوظ کیا گیا تھا اور وہاں جانے والے آدمیوں کو جسمانی اور ذہنی دونوں طریقوں سے کپیٹوٹر کے ذریعے چیک کیا جاتا تھا۔ اندرونی صورت حال سے بہر حال وہ بھی واقف نہ تھے۔ اس کے ساتھ ہی یہ اطلاع بھی ملتی تھی کہ لارڈ بومن گروپ نے بولیویا کے کسی خفیہ مقام پر ایک لیبارٹری بھی قائم کی ہوئی ہے جس میں اس دھات کی مدد سے کوئی خوفناک ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے یہ لیبارٹری ایکریمیا نے قائم کی تھی کہ جب تک بولیویا باقاعدہ آزاد ہو کر ان کے زیر تسلط نہیں آ جاتا۔ اس وقت تک وہیں وہ خوفناک ہتھیار تیار کر کے ایکریمیا کو سپلائی ہوتا رہے۔ اس لیبارٹری کا انچارج بھی لارڈ بومن ہی تھا۔ اسے زیر ولیبارٹری کہا جاتا ہے۔ لارڈ بومن جو کہ دراصل ایکٹین ایجنٹ ہے انتہائی ذہنی، شکی اور محتاط قسم کا آدمی تھا۔ وہ سوائے اپنی بیٹی مادام جیکی کے اور کسی پر ذرہ برابر بھی اعتماد نہ کرتا تھا۔ چنانچہ وائٹ سٹار کو جب میں نے آگے کیا تو ایک نیا پروگرام بنا کر لارڈ بومن کی لڑکی مادام جیکی کو کسی ذہنی بیماری میں مبتلا کر کے ہسپتال لایا جائے۔ ہسپتال بھی وہ منتخب کیا گیا جو لارڈ بومن کی ذاتی ملکیت تھا تاکہ اس ذہنی آدمی کو شک نہ پڑ سکے۔ اور پھر کہیں دُور دراز کے علاقے سے جیکی سے ملتی جلتی لڑکی تلاش کر کے اُسے بھی اسی ذہنی بیماری میں مبتلا کر کے یہاں ہسپتال لایا جائے بالکل قانونی طریقے سے تاکہ لارڈ بومن کو شک نہ پڑ سکے۔ یہاں ذہنی امراض کا ڈاکٹر کارمن وائٹ سٹار کا آدمی تھا یا اُسے بنالیا گیا تھا۔ بہر حال پلاننگ یہ تھی کہ جیکی کی جگہ اس لڑکی کو جیکی بنا کر لارڈ بومن کے پاس بھیج دیا جائے۔ ڈاکٹر کارمن اس لڑکی کے ذہن کو کنٹرول کرے گا اور ذہنی طور پر اُسے مکمل جیکی بنا دے گا اور جیکی کے ذہن کو اس لڑکی کا ذہن بنا کر واپس اس دُور دراز علاقے

سامنے آئی اور پھر اس کی کارکردگی کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔ اور پھر حکومت کو خفیہ طور پر ایسی اطلاعات ثبوت کے طور پر ملیں کہ یہ عام مجرم تنظیم نہیں ہے۔ بلکہ دراصل یہ ایکریمیا کے تحت قائم کی جانے والی ایک ایسی تنظیم ہے جو آخر کار بولیویا کی مقامی حکومت کا تختہ الٹ کر حکومت پر قبضہ کرنے اور چھوٹیٹن کارمن سے جبری علیحدگی کرنے اور ایکریمیا کی باقاعدہ کالونی بنانے کے لئے قائم ہے۔ ایکریمیا کی ٹاپ پیش ایجنسیاں اس کے پیچھے تختیں انہوں نے انتہائی خفیہ ہیڈ کوارٹر قائم کئے۔ جن کا پتہ ہماری سیکرٹ سروس انٹیلی جنس کو باوجود بے پناہ کوشش کے آج تک نہیں لگ سکا۔ وزیر عظم صاحب نے اس کے خلاف جب باقاعدہ ایکشن لینے کی کوشش کی تو پتہ چلا کہ لارڈ بومن نے ولیٹن کارمن فوج۔ سیکرٹ سروس۔ اعلیٰ و سول حکام۔ اور سیاسی لیڈروں کو بلیک میٹنگ اور لاپچ کے تحت خریدا ہوا ہے اور یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ اگر وزیر عظم اس کے خلاف کوئی کھلا اقدام کرتے ہیں تو ولیٹن کارمن کی حکومت کا تختہ ہی الٹ دیا جائے۔ اور لارڈ بومن کا گروپ بولیویا کے ساتھ ساتھ ولیٹن کارمن پر بھی قابض ہو جائے۔ اس طرح بولیویا کو ولیٹن کارمن سے ہی علیحدہ کر دے۔ وزیر عظم صاحب اس خدشے کی بنا پر خاموش ہو گئے۔ وہ میرے عزیز بھی ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں انہوں نے مجھ سے ذاتی طور پر مشورہ کیا تو ہم نے باہمی مشورے سے ایک نئی سکیم تیار کی اس سکیم کے مطابق ولیٹن کارمن کی ایک مجرم تنظیم وائٹ سٹار کو لارڈ بومن کے مقابلے پر لاکر اس کے ہاتھوں لارڈ بومن کا خاتمہ کرانا تھا۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ لارڈ بومن کا ہیڈ کوارٹر بے حد خفیہ تھا۔ صرف چیدہ چیدہ لوگوں کو اس کا علم تھا اور دوسری بات یہ کہ اس ہیڈ کوارٹر کو انتہائی جدید ترین سائنسی نظام کے

جیفرے نے لارڈ بوٹن کو قتل کر کے اس کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا۔ لیکن جیفرے کی بدقسمتی کر چکی کی جگہ لینے والی لڑکی جولیا نے سچریشن تبدیل کر دی اور جیفرے اور اس کے ساتھی مارے گئے اور لارڈ بوٹن کی جگہ اس کی لڑکی چکی نے لے لی۔ جیفرے کے مرتے ہی یہاں وائٹ سٹار میں بھی بغاوت ہو گئی اور فرینا کو قتل کر کے وائٹ سٹار پر قبضہ کر نل جیروس کے دست راست مرنی نے کر لیا۔ پھر تیسرا چکر شروع ہوا۔ کمرل جیروس کی بدقسمتی کہ دور دراز علاقے کی تلاش کے سلسلے میں اس کے آدمیوں نے پاکیشیا کو منتخب کیا اور پاکیشیا میں بھی انہوں نے جس لڑکی پر ہاتھ ڈالا، اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نکلا۔ اس جولیا کا تعلق اگر سیکرٹ سروس سے نہ ہوتا تو پھر بھی لارڈ بوٹن کے قتل کے بعد حالات اٹھ جھٹ ہو جاتے کیونکہ جیفرے اور فرینا ایک تھے۔ اس طرح دونوں تنظیمیں ایک ہو جاتیں اور بہر حال ہمیں تمام راز اور لیبارٹری کا پتہ چل جاتا۔ لیکن جولیا نے سارا کھیل بگاڑ دیا۔ جب مجھے اس سارے واقعات کی اطلاع ملی تو میں سمجھ گیا کہ جو لڑکی پاکیشیا سے لائی گئی ہے وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہو سکتی۔ لیکن میں چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے واقف نہ تھا۔ وہاں تو میں صرف ہتھیں جانتا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اگر یہ لڑکی جولیا کوئی خاص حیثیت رکھتی ہے تو لازماً اس کا کوئی نہ کوئی ساتھی ساتھ آیا ہوگا۔ چنانچہ ان کی تلاش شروع ہوئی تو ٹیکسی ڈرائیور کے روپ میں سیکرٹ سروس کے رکن ڈوگی نے اطلاع دی کہ ایک پاکیشیائی کو اس نے مارٹن کی رہائش گاہ پر چھوڑا ہے۔ پاکیشیائی کا نام سنسن کر میں چونک پڑا۔ مارٹن کی رہائش گاہ میں ہمارا ایک ایجنٹ موجود ہے اسے کال کیا گیا تو اس نے فوری

میں بھیج دیا جانے گا۔ اس طرح لارڈ بوٹن کو بھی شک نہ ہوگا اور وہ لڑکی اس لارڈ بوٹن کے تمام راز ڈاکٹر کارمن کے ذریعے ہمارے پاس پہنچا دے گی۔ اس طرح وائٹ سٹار تنظیم کی طرف سے لارڈ بوٹن کے ہیڈ کوارٹر اور زیر لیبارٹری پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ زیر لیبارٹری کو حکومت اپنی تحویل میں لے لے گی اور اس کے بعد حکومت وائٹ سٹار کے خلاف آپریشن کر کے اس ساری صورت حال کا خاتمہ کر دے گی۔ لارڈ بوٹن کے گروپ کے خاتمے کے بعد اس کے حکومت اور فوج میں موجود آدمیوں کو بھی ہٹا دیا جائے گا۔ لیکن وائٹ سٹار کی یہ پلاننگ پہلے ہی قدم پر ناکام ہو گئی۔ جیسے ہی دوسری لڑکی ہسپتال پہنچی، لارڈ بوٹن کو اطلاع مل گئی۔ اس میں حماقت وائٹ سٹار سے ہوئی۔ بالکل مماثلت رکھنے والی سولس لڑکی۔ اور لائی گئی پاکیشیا سے۔ پھر وائٹ سٹار کے چیف کمرل جیروس کا دست راست ڈاکٹر کارگل ساتھ آیا۔ چنانچہ لارڈ بوٹن نے فوری ایکشن لیا اور اس لڑکی جولیا اور ڈاکٹر کارمن کو خاموشی سے اپنے ہیڈ کوارٹر میں بلا لیا۔ وہاں جب ڈاکٹر کارمن پر تشدد ہوا تو اس نے ساری سکیم ہی اگل دی۔ لارڈ بوٹن نے اپنی لڑکی چکی کو بھی ہسپتال سے بلوایا۔ وہ مصنوعی بیماری بھی سہمتے آگئی اور اس کا علاج بھی۔ اب اس کے بعد دوسرا کام شروع ہوا۔ کمرل جیروس نے ایک اور پلاننگ کی کہ اپنی ایک دوست فرینا کی مدد سے اس نے لارڈ بوٹن کو قتل کرانے کی پلاننگ کی۔ فرینا کے تعلقات لارڈ بوٹن کے دست راست جیفرے سے تھے لیکن فرینا خود بھی کمرل جیروس سے مخلص نہ تھی۔ چنانچہ اس نے اور جیفرے نے مل کر سازش کی۔ فرینا نے کمرل جیروس کو قتل کر کے وائٹ سٹار پر قبضہ کر لیا۔ اور

طور پر ہمیں مکمل رپورٹ دے دی — اس کے پاس ایسا آلہ موجود تھتا کہ وہ دُور بیٹھا اس ڈرائنگ رُوم میں ہونے والی تمام کارروائی دیکھ سکتا تھا اور وہاں ہونے والی بات چیت سُن سکتا تھا — اس رپورٹ میں وہ ٹرانسمیٹر کال بھی سامنے آگئی جو لارڈ لون کے ہیڈ کوارٹر سے مارٹن کو کی گئی — اور پھر مشرفدر اور جولیا کے درمیان جو بات چیت ہوئی اس سے بھی ساری صورت حال واضح ہو گئی — جیسے ہی ہمیں معلوم ہوا — ہم نے فوری طور پر سوچا کہ مشرفدر کے ذریعے جولیا کو کور کیا جائے تاکہ جولیا جو کہ جیکی کا اعتماد حاصل کر چکی تھی — وہاں کے راز جیکی سے حاصل کر کے ہمیں پہنچا دے — چنانچہ مشرفدر کو بیہوش کر کے اغوا کر لیا گیا — یہاں جب میں نے مشرفدر کو آپ کا حوالہ دیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ خود یہاں پہنچ رہے ہیں — اس پر میں خاموش ہو گیا کہ آپ کے آنے کے بعد پھر ایک نئی پلاننگ کی جائے گی — چنانچہ میں نے اپنا ایک ایجنٹ ایئر پورٹ بھیج دیا اور اب آپ ہمارے سامنے موجود ہیں — میورک نے پوری تفصیل سے سارا پس منظر بتاتے ہوئے کہا ۔

اور اب یہاں بیٹھے تمہاری یہ بورکن تفصیل سن رہے ہیں۔ نہ چائے نہ پانی نہ کھانا۔ بس بیٹھے تفصیل سنتے رہو۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور میسجک چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر گہری شرمندگی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

ادہ عمران صاحب! — آتی ایم دیری سوری! — واقعی اپنی غرض کے چکر میں مجھے یہ خیال ہی نہیں رہا۔ — میوڑک نے انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

کو بھی تھیس بدل کر مجرم بننا پڑتا ہے۔" جیکی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 "کیا مطلب! — کیا لارڈ بوسن مجرم نہیں تھا — اور یہ تمہاری
 تنظیم مجرم تنظیم نہیں ہے۔" — جولیاء مادام جیکی کی بات سن کر بُری
 طرح چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"نہیں! — شاید یہ راز میں تمہیں نہ بتاتی — لیکن تم نے جس خلوص
 سے میری زندگی بچاتی ہے — اس خلوص کی بنا پر میں مجبور ہو گئی ہوں کہ
 تمہیں سب کچھ بتا دوں — اور اس سب کچھ بتانے میں میری اپنی بھی ایک
 غرض پوشیدہ ہے — مجھے تمہاری مزید مدد کی ضرورت ہے اور مجھے یقین
 ہے کہ تم میری مدد کے لئے مزید کچھ روز میرے پاس ضرور بٹھرو گی۔"
 مادام جیکی نے کہا اور اٹھ کر کمرے کی ڈائیں دیوار کی طرف بڑھ گئی۔ وہ دونوں
 اس وقت ایک دفتر نما کمرے میں موجود تھیں۔ یہ دفتر شاید پہلے لارڈ بوسن کے
 زیر استعمال رہتا تھا۔

مادام جیکی نے دیوار کی ایک مخصوص جگہ پر ہاتھ مارا تو دیوار درمیان سے
 پھٹ گئی اور اب ایک راستہ سا نظر آنے لگا۔
 "آؤ میرے ساتھ۔" جیکی نے مڑ کر جولیاء سے کہا اور جولیاء تجسس بھر
 انداز میں اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑی۔ دوسری طرف ایک اور کمرہ تھا جو
 بالکل اسی طرح کے فرنیچر سے آراستہ تھا۔ جولیاء کے اندر داخل ہوتے ہی جیکی
 نے دیوار دوبارہ برابر کر دی۔

"بیٹھو۔" یہ خاص کمرہ ہے جس کا علم لارڈ بوسن کے علاوہ صرف
 مجھے ہے اور آج تم تیسری شخصیت ہو جسے اس کا علم ہوا ہے۔" جیکی
 نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیاء کے ایک کرسی پر بیٹھتے ہی وہ دیوار میں

"جولیاء! پلیز مجھے بتاؤ کہ تم دراصل کون ہو — یقین کرو۔ میں کبھی
 تمہارے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچاؤں گی۔" مادام جیکی نے انتہائی منت
 لہجے میں سامنے بیٹھی ہوئی جولیاء سے مخاطب ہو کر کہا۔
 بہتر تو یہی ہے کہ تم مجھ سے کچھ نہ پوچھو — کیونکہ تمہارا تعلق بہرحال
 ایک مجرم تنظیم سے ہے اور میں مجرموں سے الرجک ہوں۔" جولیاء نے
 منہ ہاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! — میں سمجھ گئی۔ تو تمہارا تعلق یقیناً پاکیشیا کی پولیس یا انٹیلی جنس
 وغیرہ سے ہوگا۔ اس لئے تم مجرموں سے الرجک ہو — لیکن اگر واقعی
 ہے تو پھر میری بات سن لو کہ میں یا میرا باپ لارڈ بوسن مجرم نہیں ہیں۔
 نہ ہی ہمارا کسی طرح مجرموں سے کوئی تعلق ہے — یہ اور بات ہے کہ
 ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ بظاہر عام مجرموں جیسا کام ہی نظر آتا ہے۔
 اگر تم پولیس میں ہو تو اتنا تو تمہیں بھی معلوم ہوگا کہ بعض اوقات پولیس والے

فائل بند کر کے سر بلا تے ہوئے کہا۔

”اوہ! — لیکن پھر اس تنظیم کو اس انداز میں قائم کرنے — اور اسے چلانے کا کیا مقصد ہے؟“ — جولیو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”دہی بتانے جا رہی ہوں۔ مقصد یہ ہے کہ ولیرٹن کارمن اور بولیویا دو علیحدہ علیحدہ ملک ہیں۔ لیکن ان کے درمیان کنفیڈریشن ہے۔ مطلب ہے مرکزی حکومت ایک ہے اور وہ حکومت ولیرٹن کارمن کی ہے۔ بولیویا کی مقامی حکومت بطور ملک ہی حکومت کرتی ہے۔ یہاں ایک ایسی دھات ملی جو انتہائی نایاب تھی۔ لیکن بولیویا میں اس کے لامحدود ذخائر ملے۔ اس دھات کے ملنے ہی بولیویا سپر پاورز کے لئے انتہائی اہم علاقہ بن گیا۔ چنانچہ سپر پاورز نے اس علاقے میں موجود اس دھات پر مستقل قبضہ کرنے کی غرض سے رستہ کشی شروع کر دی۔ اب ایک اور پوزیشن بھی ہے۔ ولیرٹن کارمن کی حکومت نے اپنے مخصوص مفادات کے تحت اس دھات کا سودا سپر پاور روسیاء سے کیا۔ لیکن بولیویا کی مقامی حکومت اس دھات کے سودے کی مخالفت تھی۔ وہ اس دھات کو خود استعمال کر کے اپنی طاقت بڑھانا چاہتی تھی۔ لیکن ولیرٹن کارمن کی حکومت کے لئے یہ بات ناقابلِ برداشت ہے کہ بولیویا اس قدر طاقت حاصل کرے۔ اس طرح ولیرٹن کارمن کو اپنے لئے خطرہ محسوس ہونے لگ گیا۔ یہاں کی مقامی حکومت کا جھکاؤ ایکرمیا کی طرف ہے۔ لیکن وہ ایکرمیا کو بھی یہ دھات نہیں دینا چاہتی۔ البتہ اس نے اپنے تحفظ کے لئے ایکرمیا کے ساتھ خفیہ مذاکرات کئے اور ان مذاکرات کے نتیجے میں یہ طے پایا کہ ایکرمیا اس دھات کو ایک طاقتور ہتھیار میں تبدیل کرنے کے لئے ایک شاندار اور وسیع ورلڈ ویڈ لیبارٹری قائم

موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود ایک فائل اٹھا کر واپس آئی۔ اس نے فائل لاکر جولیو کے سامنے رکھ دی۔

”یہ فائل ایک مخصوص کوڈ میں ہے اس لئے تم اس کے مندرجات تو نہ پڑھ سکو گے۔ لیکن میں تمہیں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس فائل کا تعلق کسی ملک سے ہے۔ اس ملک کا مخصوص سرکاری نشان فائل کے ہر صفحے پر موجود ہے۔“ — جیکی نے فائل کھولتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر فائل کھول کر اس نے اسے جولیو کی طرف گھما دیا۔ فائل میں چند کاغذات موجود تھے اور ہر کاغذ کے اوپر ایک مخصوص نشان موجود تھا۔

”یہ میرے خیال میں ولیرٹن کارمن حکومت کا نشان ہے۔“ — جولیو نے اس نشان کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں! — اس فائل کا تعلق ولیرٹن کارمن حکومت سے ہی ہے۔ اب میں تمہیں تفصیل بتاتی ہوں۔“ — لارڈ بومن مجرم نہیں تھا۔ وہ ولیرٹن کارمن کی ٹاپ سپیشل ایجنسی کا چیف تھا۔ میرا تعلق بھی اسی ایجنسی سے ہے۔ لیکن میرا تعلق فیلڈ سے نہیں ہے۔ صرف اپنے والد کی پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر کام کرتی ہوں۔“ — جیکی نے کہا۔

”تو یہ ساری تنظیم — اس کے سارے ممبروں کا تعلق ٹاپ سپیشل ایجنسی سے ہے۔“ — جولیو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ٹاپ سپیشل ایجنسی سے متعلق صرف ہم دونوں تھے۔ میرا مطلب ہے۔ لارڈ بومن اور میں۔“ — باقی یہ سب لوگ عام مجرم ہی ہیں۔ اور ان میں سے کسی کو بھی اصل حقیقت کا علم نہیں ہے۔“ — جیکی نے

لاڈ بوسن کو قتل کر کے اس پوری تنظیم پر قبضہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ جیفرے کسی طور پر مجھے قتل نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ لیبارٹری کا راز لاڈ بوسن کے علاوہ صرف مجھے معلوم ہے۔ وہ صرف مجھے ڈرا دھمکا رہا تھا تاکہ میں اپنی زندگی بچانے کے لئے اس کے اشارے پر چل سکوں۔ بہر حال تمہاری وجہ سے یہ سازش بھی ناکام ہو گئی اور جیفرے ختم ہو گیا اور گروپ براہ راست میری ماتحتی میں آ گیا۔ لیکن ظاہر ہے مجھ میں وہ صلاحیتیں نہیں ہیں جو میرے ڈیڈی میں تھیں اس لئے لازماً حکومت بولیویا یا ایکرمیا مجھے اس پوزیشن پر منتقل نہ رکھیں گے بلکہ میری جگہ کوئی اور لے گا۔ یا سرے سے یہ سارا سیٹ اپ ہی بدل دیا جائے گا۔ میں دراصل یہ چاہتی ہوں کہ جب تک اس بات کا فیصلہ نہ ہو جائے کہ میرا کیا ہوتا ہے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہی ہو سکتا ہے کہ رازداری کی خاطر وہ مجھے ہی قتل کر دیں۔ جیکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ہاں! تمہارا اندازہ درست ہے۔ لیکن میں تمہاری اس سلسلے میں کیا مدد کر سکتی ہوں۔ کیونکہ نہ مجھے ایکرمیا سے کوئی تعلق ہے۔ اور نہ میرا تعلق روسیہ سے ہے۔ نہ مجھے دلیٹرن کاربن سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ بولیویا سے۔ تم نے میری زندگی بچا کر مجھ پر جو احسان کیا تھا اس احسان کو میں نے تمہاری زندگی بچا کر برابر کر دیا۔ بولیویا نے خشک لہجے میں کہا۔

تمہاری بات ٹھیک ہے۔ تمہیں واقعی ان سارے واقعات سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ لیکن تمہیں اپنے ملک سے تو دلچسپی ہوگی۔ اگر میں یہ کہوں کہ میں اس پوزیشن میں اگر قائم رہ جاتی ہوں تو میں یہ ہتھیار یا

کر دے گی اور اس کے ساتھ ہی دلیٹرن کاربن کی مرکزی حکومت کو اس دھات کا کسی سے سودا کرنے سے روکے گی۔ اور اگر دلیٹرن کاربن کی حکومت نے اس سلسلے میں کوئی اقدام کرنے کی کوشش کی تو اسے ایسا کرنے سے روکا جائے گا۔ اس کے بدلے میں کچھ دھات خفیہ طور پر ایکرمیا کو سپلائی کی جاتی رہے گی۔ چنانچہ ان مذاکرات کے نتیجے میں یہاں لاڈ بوسن کو سامنے لایا گیا۔ لاڈ بوسن بولیویا کا ہی باشندہ ہے۔ لیکن یہاں وہ ایکرمیا کے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ چنانچہ لاڈ بوسن نے یہاں ایک مجرم تنظیم قائم کی جس کا نام لاڈ بوسن گروپ رکھا گیا۔ ایکرمیا نے یہ انتہائی جدید ترین خفیہ ہیڈ کوارٹر بنا کر دیا۔ مجرم تنظیم تو صرف ایک آرڈر کے طور پر بنائی گئی۔ دراصل لاڈ بوسن کا کام دلیٹرن کاربن کی حکومت میں اپنے آدمیوں کو اس طرح پھیلانا تھا کہ وہ دہاں ایک موثر گروپ بن سکیں اور مرکزی حکومت کو بولیویا کے معاملے میں سن مانی کرنے سے روک سکیں۔ اس کے ساتھ ہی ایکرمیا نے اس دھات کو ہتھیار میں تبدیل کرنے کے لئے ایک خفیہ لیبارٹری بھی قائم کی جسے کوڈ میں زیر لیبارٹری کا نام دیا گیا۔ اس لیبارٹری کا چارج بھی لاڈ بوسن کو دیا گیا لیکن اس کی اطلاع دلیٹرن کاربن کی مرکزی حکومت کو مل گئی اور مرکزی حکومت چونکہ کھل کر بولیویا میں کوئی کام نہ کر سکتی تھی اس لئے اس نے دلیٹرن کاربن کی ایک مجرم تنظیم وائٹ سٹار کو آگے بڑھایا۔ اور پھر یہ سازش سلسلے آئی کہ میری جگہ تمہیں دے کر راز حاصل کئے جائیں انہیں سب سے زیادہ اس لیبارٹری کا راز حاصل کرنے سے دلچسپی تھی تاکہ خفیہ طور پر اسے تباہ کر دیا جائے۔ اس سازش کے چکر میں تم آ گئیں۔ پھر یہ سازش کھل گئی اور نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔ اس کے ذرا بعد دوسری سازش ہوئی اور

پر تم خاصی ذہین لگتی ہو۔ جولی نے کہا اور جکی مسکرا دی اور اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

ہاں!۔ میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے۔ میری نسبت تم بے حد ہوشیار۔ ذہین اور تیز ہو۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم آپس میں بدل جائیں۔ تم مادام جیکی بن جاؤ۔ اور میں جولیانا۔ اس طرح تم لازماً صرف اپنی حفاظت آسانی سے کر سکو گی۔ بلکہ میرا تحفظ بھی ہو جائے گا۔ جیکی نے کہا۔

اوہ!۔ آئیڈیا تو اچھا ہے۔ لیکن جولی نے چونک کر کہا لیکن دوسرے لمحے جکی تیزی سے اٹھ کر اس کے قدموں میں بیٹھ گئی اور اس نے جولی کے پیروں پر ہاتھ رکھ دیئے۔

پلیز مجھے بچا کو کسی طرح بھی۔ وہ لوگ یقیناً مجھے مار ڈالیں گے میں ابھی مرنا نہیں چاہتی۔ پلیز۔ جیکی نے روتے ہوئے کہا۔

اوہ!۔ تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں مرنے نہ دوں گی۔ اٹھو اور کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ اور مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ کس طرف سے خطرہ محسوس کر رہی ہو؟ جولی نے جذباتی لہجے میں کہا۔ اُسے واقعی جیکی پر ترس آرہا تھا۔

بولیویا اور ایکریمیہ۔ دونوں حکومتیں اپنا راز چھپانے کے لئے لازماً مجھے قتل کر دیں گے اور شاید انہوں نے اس کے احکامات بھی صاف کر دیئے ہوں۔ اب نجلے گرد پ اور ہیڈ کوارٹر میں کتنے لوگ ہوں گے جو بظاہر عام مجرم ہوں گے۔ لیکن دراصل ان کے ایجنٹ ہوں گے۔ انہیں معلوم ہے کہ میں لارڈوسن کی طرح یہ کام نہیں کر سکتی۔ جیکی نے بسوڑتے ہوئے لہجے میں تفصیل بتائی۔

یہاں میک آپ باکس ہے؟ جولی نے ہنٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

دھات تمہارے ذریعے تمہارے ملک کو تحفے کے طور پر دوں گی تو پھر تمہارا رد عمل کیا ہوگا۔ جیکی نے کہا اور جولی اٹھ کھلا کر ہنس پڑی۔

مادام جیکی!۔ نہ مجھے کوئی لالچ ہے اور نہ ہی میرے ملک کو۔ اگر ہمارے ملک کو اس دھات کی یا اس ہتھیار کی ضرورت محسوس ہوئی تو ہم اسے حاصل کرنا بھی جانتے ہیں۔ اس لئے تم اس بات کو چھوڑو۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ تم فوری طور پر اپنے اعلیٰ ترین حکام سے بات کرو اور خود ہی اپنے آپ کو علیحدہ کر لو۔ اس طرح تمہاری جان بہر حال بچ جائے گی۔ جولی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

یعنی تمہارا مطلب ہے کہ میں اس گروپ کی سربراہی سے خود ہی علیحدہ ہو جاؤں۔ جیکی نے چونک کر کہا۔

ہاں!۔ یہ تمہارے بس کا روگ بھی نہیں ہے۔ اگر تم نے اس سے چٹنا چا تو یقیناً تم کسی نہ کسی وقت ماری جا سکتی ہو۔ اور میں ہمیشہ تو یہاں نہیں رہ سکتی کہ تمہاری حفاظت کرتی رہوں۔ جولی نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ لیکن وہ لوگ بے حد ظالم ہیں۔ وہ ملازدار کی فائتم رکھنے کی غرض سے لازماً مجھے مار ڈالیں گے۔ جیکی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور جولی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ یقیناً ایسا ہی ہونا تھا۔ تو پھر یہ ہو سکتا ہے کہ تم سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر میرے ساتھ پاکیشا چلی جاؤ۔ جولی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

نہیں!۔ ایکریمیہ کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ اس طرح فرار ہو جانے سے تو میری جان کو خطرہ مزید بڑھ جائے گا۔ جیکی نے کہا۔

پھر تمہارے ذہن میں کوئی خاص پلاننگ ہے تو بتاؤ۔ کیونکہ ذہنی طور

وہ مکمل طور پر جیکی کے ردپ میں آچکی تھی۔ جیکی کی آنکھوں اور چہرے پر شدید ترین حیرت جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔

”اوہ! — اوہ! حیرت انگیز — انتہائی حیرت انگیز — سچ بتاؤ جولیا! تم کون ہو — کیا تم بھی ایجنٹ ہو — اوہ! میں سمجھ گئی — جس طرح ڈیڈی بولیڈیا میں ایکریما کے ایجنٹ تھے — اسی طرح تم یقیناً پاکیشیا میں سوئس ایجنٹ ہوگی —“ جیکی نے کہا اور جولیا ہنس پڑی۔

”ہنیں! — میرا سوئس سے اب کوئی تعلق نہیں ہے — میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہوں —“ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

”سیکرٹ سروس کی رکن! — اوہ! تو ایسے ہوتے ہیں سیکرٹ سروس کے رکن — بالکل جادو گروں جیسے — اوہ! —“ جیکی کی آنکھیں حیرت سے چیلیتی جا رہی تھیں اور جولیا مسکرا دی۔ وہ سمجھ گئی تھیں کہ لارڈ بوسن نے جیکی کو بس سیکرٹری کی حد تک ہی رکھا ہوا تھا۔ اور لارڈ بوسن کی جگہ لینے کی واقعی اس میں قطعاً کوئی صلاحیت نہ تھی۔

جولیا نے تھوڑی سی کوشش کے بعد جیکی کو اپنے ہلچے میں بات کرنا سکھا دی اور خود تو وہ آسانی سے اس کے ہلچے کی نقل کر سکتی تھی اس کے بعد ان دونوں نے لباس تبدیل کئے اور اب وہ پوری طرح جیکی بن چکی تھی۔ اس خاص کرے سے نکل کر وہ دونوں جیسے ہی واپس دفتر میں پہنچیں تو اچانک دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

”کیا بات ہے“ —؟ جولیا نے جواب لارڈ بوسن والی کرسی پر بیٹھی تھی سخت اور حکمانہ لہجے میں آئے والے سے پوچھا۔

”مادام! — بلیو روم میں آپ کے لئے کال ہے ایکریما سے —“ نوجوان

اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ کوئی خاص فیصلہ کر چکی ہے۔

”ہاں ہے —“ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر وہ دیوار کے ساتھ لگی ہوئی ایک بڑی سی الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک جدید قسم کا میک اپ، باکس نکال کر جولیہ کے سامنے رکھ دیا۔

”فوری طور پر تمہارا تحفظ تو اسی طرح ہو سکتا ہے کہ میں تمہارا میک اپ کروں۔ اور تم میرا — لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں یہاں کے بارے میں تفصیلات سے قطعاً لاعلم ہوں — مجھے کسی چیز کا علم ہی نہیں — ورنہ میں تمہیں اپنے میک اپ میں باہر نکال دیتی —“ جولیا نے میک اپ باکس کھولتے ہوئے کہا۔

”اوہ! — یہاں سے میک اپ میں کوئی باہر نہیں جاسکتا — نہ کوئی اندر آ سکتا ہے — یہ ہینڈ گارڈز زیر زمین ہے اور یہاں انتہائی جدید قسم کا کمپیوٹر حفاظتی نظام نصب ہے —“ جیکی نے جواب دیا۔

”اچھا چلو ٹھیک ہے — فی الحال میک اپ تو کر لیں —“ باقی باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی —“ جولیا نے کہا اور پھر اس نے سب سے پہلے جیکی پر اپنا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب جولیا نے ہاتھ روکے اور باکس میں موجود چھوٹا سا آئینہ جیکی کو دیکھنے کے لئے دیا تو جیکی آئینہ دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑی۔

”اوہ! — اوہ! تم تو جادوگر ہو جادوگر —“ جیکی کے ہلچے میں بے پناہ حیرت نمایاں تھی۔

”تم میرے ہلچے میں بات کرنے کی پرمکٹیں کرو —“ جولیا نے مسکراتے ہوئے جیکی سے کہا اور پھر اپنے آپ پر وہ جیکی کا میک اپ کرنے میں مصروف ہو گئی اور جیکی حیرت سے اس کی شکل بدلتے دیکھتی رہی۔ جب جولیا نے ہاتھ روکے تو

ہیں۔ اور۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ایک بھاری اور غراتی ہوتی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

”یس سر۔ بات کیجیے مادام سے۔ اور۔۔۔“ جیکب نے کہا اور ایک طرف مودبانہ انداز میں ہٹ گیا۔

”ہیلو مادام جیکب! میں ٹی۔ ون بول رہا ہوں ایکریمیا سے۔ اور۔۔۔“ اسی بھاری اور غراتی ہوتی آواز میں کہا گیا۔

”یس۔ جیکب سپیکنگ۔ اور۔۔۔“ جولی نے بات شروع کرتے ہوئے کہا۔

”مادام جیکب!۔۔۔ آپ کے ڈیڑی لارڈ بوسن کے قتل پر ہمیں بے حد افسوس ہے۔ اور ہم اس کی تحقیقات کے لئے اپنی ایک ٹیم بھیجنا چاہتے ہیں۔ آپ اس ٹیم کے ہیڈ کوارٹر میں داخلے کے انتظامات کر لیں یہ ٹیم ایک گھنٹے بعد ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گی۔ اور۔۔۔“ ٹی۔ ون نے کہا۔ اس کے لہجے میں ایسا تسکمانہ پن تھا جیسے کوئی بہت بڑا افسر کسی ادنیٰ سے ماتحت سے بات کر رہا ہو۔

”سوری ٹی۔ ون!۔۔۔ تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ جو سازش مہمتی وہ پہلے ہی سامنے آچکی ہے۔ اور۔۔۔“ جولی نے بڑے روکھے سے لہجے میں کہا۔ اور سٹول پر بیٹھی ہوئی جیکب کی بڑی طرح چونک کر جولی کو دیکھنے لگی۔ پاس کھڑا ہوا جیکب بھی جولی کا جواب سن کر واضح طور پر چونک پڑا تھا۔ شاید ان دونوں کے تصور میں ہی نہ تھا کہ جولی اس قدر روکھے لہجے میں جواب دے گی۔

”کیا۔ کیا کہہ رہی ہو تم جیکب!۔۔۔ کیا تم نہیں جانتی کہ ہم کون ہیں۔ اور۔۔۔“ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں بھی

نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

”اچھا ٹھیک ہے۔ ہم آ رہے ہیں۔ جاؤ تم۔“ جولی نے سر ہلائے ہوئے کہا اور نوجوان اُسے سلام کر کے باہر چلا گیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ کھیل شروع ہو گیا ہے۔“ جولی نے جیکب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور جیکب نے سر ہلادیا۔

”آؤ پھر ہم بھی کھیل کا آغاز کر دیں۔“ جولی نے بڑے مطمئن لہجے میں سکرلے ہوئے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ بیوروم اس نے دیکھا ہوا تھا کیونکہ اس سے پہلے وہ دہاں جا کر صفدر سے ٹرانسمیٹر پر بات چیت کر چکی تھی۔

چنانچہ تھوڑی دیر بعد وہ جیکب کے ساتھ اس بڑے سے کمرے میں پہنچ گئی جہاں ٹرانسمیٹر اور ہیڈ کوارٹر کو کنٹرول کرنے والی مشینری نصب تھی۔

”آئیے مادام۔۔۔“ دہاں موجود جیکب نے احتیاطاً کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”رہچرڈ کہاں ہے۔۔۔“ جولی نے پوچھا۔

”وہ زیر و لبدا ٹری گئے ہیں۔“ جیکب نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا اور جولی نے سر ہلادیا۔

”بات کراؤ۔“ جولی نے جیکب کو ایک طرف رکھے ہوئے سٹول پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے جیکب سے کہا اور خود وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

جیکب نے انتہائی وسیع حیطہ عمل کے طاقتور ٹرانسمیٹر کے مختلف بٹن دبائے شروع کر دیئے۔

”ہیلو ہیلو۔ جیکب کالنگ فرام بیوروم۔ اور۔۔۔“ جیکب نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار یہ فقرہ دہرا کر شروع کر دیا۔

”یس۔ ٹی۔ ون انڈنگ یو فرام ایکریمیا۔“ مادام جیکب آگئی ہیں بیوروم

اور سنو!۔ اگر تم نے پھر ویسی حرکت کی جیسے تم نے جیفے کے ساتھ کی تھی تو
پاک چکنے میں یہاں تمہاری لاش تڑپ رہی ہوگی۔ یہ بلیوروم ہے۔
دفتر نہیں ہے۔۔۔۔۔ جیکب نے بڑے کرخت لہجے میں ذرا ہٹ کر کھڑی جیکی
سے مخاطب ہو کر کہا وہ میک آپ کی وجہ سے اسے جویا سمجھ رہا تھا۔

یہ میری مہمان ہے اور اس کی حفاظت بھی مجھ پر فرض ہے سمجھے!۔۔۔
اس لئے آئندہ تمیز سے اس کا نام لیا کرو۔ جویا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا
اور اس کے ساتھ ہی بلیوروم زوردار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا۔ جویا نے ایک
اتھ جیکب کے ریلو اور والے ہاتھ پر ڈالا تھا اور دوسرا اس نے اس کے گال پر
جڑ دیا تھا اور جیکب چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جاگرا۔ بلیوروم میں موجود چار
افراد جو مختلف مشینوں کے سامنے کھڑے تھے تھپڑ کی آواز سن کر سیلخت اچھل کر
ٹڑے اور انہوں نے بجلی کی سی پھرتی سے جیبوں میں ہاتھ ڈالنے ہی چاہے تھے
کہ جویا نے ٹرگیر انتہائی تیز رفتاری سے دبا کر شروع کر دیا اور ریلو اور چلنے کے
دھماکوں کے ساتھ ہی بلیوروم انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اور دیکھتے ہی
دیکھتے وہ چاروں افراد فرش پر گر کر بُری طرح تڑپنے لگے۔ جیکی کی حالت
اس قدر خون خرابہ دیکھ کر بُری طرح خراب ہونے لگ گئی۔

اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ جیکب۔۔۔۔۔ جویا نے انتہائی کرخت لہجے
میں کہا اور جیکب جو سیلخت گولیاں چلنے کے دھماکوں اور چیخوں کی وجہ سے
بے حس و حرکت ہو گیا تھا ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

بولو!۔ یہاں ایکریمیا کے کون کون سے غلام موجود ہیں۔۔۔۔۔ جویا نے اس
کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

س۔۔۔۔۔ سارا ہیڈ کو اڑ رہے۔۔۔۔۔ جیکب نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

شدید حیرت اُٹھ آئی تھی جبے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ جیکی کی زبان سے بھی
ایسی بات نکل سکتی ہے۔

اچھی طرح جانتی ہوں۔ لیکن تم بھی اچھی طرح سمجھ لو کہ میں لارڈ بومن
کی لڑکی ہوں۔ لیکن لارڈ بومن نہیں ہوں۔ میرا نام جیکی ہے
اور آئندہ مجھ سے بات کرتے وقت مادام جیکی کہا کرو۔ میں خالی جیکی
کہلانا پسند نہیں کرتی۔ اور۔۔۔۔۔ جویا کا لہجہ اور زیادہ تلخ ہو گیا۔

اوہ!۔ تو تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔ اب
تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جائے گا۔۔۔۔۔ جیکب!۔ اور۔۔۔۔۔
دوسری طرف سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا گیا۔

یس باس۔ اور۔۔۔۔۔ پیچھے کھڑے ہوئے جیکب نے اونچی آواز
میں کہا۔

جیکی کو گرفتار کر لو۔ یہ ہمارا حکم ہے۔ اور اینڈ آل۔۔۔۔۔
دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
مجھے افسوس ہے جیکی!۔ اب تمہیں موت سے کوئی نہیں بچا سکتا۔
تم جانتی تو ہو کہ ہم سب ایکریمیا کے غلام ہیں۔ اور لارڈ بومن اور تم صرف
ڈمی کی حیثیت رکھتی ہو۔ جیکب نے بڑی تیزی سے جیب سے ریلو اور
نکالتے ہوئے کہا۔

مجھے معلوم ہے جیکب!۔ میں تو صرف وفاداریاں آزمانا چاہتی تھی۔
جویا نے بڑے اطمینان سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اب جیکب
کی طرف مُڑ گئی تھی۔

جو کچھ بھی ہے۔۔۔۔۔ اب تم اپنے آپ کو گرفتار سمجھو، اور لڑکی جویا تم بھی۔

”کیا رچرڈ بھی؟“ — ”جولین نے فراتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں۔“ — ”جیکب نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جولین نے ٹریگر دبا دیا اور جیکب بیچ مار کر پشت کے بل نیچے گرا اور ایک لمحہ تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ جیکب کرسی پر تقریباً نیم بہوشی کے عالم میں پڑی ہوئی تھی اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا ذہن ماؤنٹ ہو چکا ہو۔“

”سنو! — اب ہمیں یہاں سے فوری نکلنا ہے۔ ورنہ یہ لوگ لازماً ہم دونوں کو مار ڈالیں گے کوئی خفیہ راستہ بتاؤ۔ جلدی۔“ جولیا نے جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ! ہاں ہاں بالکل۔“ — ”آدمیرے ساتھ۔“ — ”واقعی مجھے اس کا خیال ہی نہ آیا تھا۔ ایک راستہ ہے۔“ — ”جیکب نے یکجہت جھجھری لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑی۔ ظاہر ہے جولیا نے اس کی پیروی ہی کرنی تھی۔

سیاہ رنگ کی لمبی سی سنے ماڈل کی کار سڑک پر زخمی تیز رفتاری سے دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک گھٹے ہوئے جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر بے پناہ سرد مہری نمایاں تھی سائیڈ سیٹ پر ایک اور نوجوان بیٹھا تھا۔ یہ دونوں ایکری می تھے۔

”چارلس! — میری تو سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آ رہی کہ جیکب نے بغاوت کیوں کر دی ہے۔“ — ”سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ایکری می نوجوان نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”وہ احمق لڑکی ہے۔ وہ ایسا کر ہی نہیں سکتی۔ میں اس سے پہلے بھی کئی بار مل چکا ہوں اس میں تو اتنی جرات ہی نہیں کہ وہ کوئی سخت اقدام کر سکے۔ یہ ساری حرکت اس لڑکی جولیا نا کی ہے۔ اور اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہ جولیا نا کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔ لازماً اسے کسی خاص مقصد کے لئے سامنے لایا گیا ہے۔“ — ڈرائیور نے بڑے سرد لہجے میں

جواب دیا۔
اور پھر اس سے پہلے کہ سائید سیٹ پر بیٹھا ہوا نوجوان کوئی جواب نہ دے سکا۔
یہ شخصت کار کے ڈرائیور سے نوٹوں کی مخصوص آواز میں نکلتے گیس ڈرائیور
جس کا نام چارلس تھا نے ہاتھ آگے بڑھا کر ڈرائیور سے کہنے لگا کہ یہ سب موجود ایک
بٹن پر پریس کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ نی۔ ون کالنگ نی ٹھہری۔ اور۔۔۔ ایک بھاری
غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔
"لیس۔ نی ٹھہری انڈنگ باس۔ اور۔۔۔ چارلس نے مودبان
ہلچے میں کہا۔
"تم اس وقت کہاں ہو ٹھہری۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے سخت
ہلچے میں پوچھا گیا۔
"میں ایٹکن روڈ پر ہوں باس۔ اور۔۔۔ چارلس نے جواب دیا البتہ اس کے
ہلچے میں ہلکی سی حیرت بھی موجود تھی۔ شاید اسے اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ
باس آخر اس جگہ کا نام کیوں پوچھ رہا ہے۔
"تمہارے ساتھ کون ہے۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
"نی ہنڈرڈ باس۔ اور۔۔۔ چارلس نے سائید سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوان
کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔
"اوہ!۔۔۔ صرف ایک آدمی ہے۔۔۔ سنو! ابھی ابھی مجھے پرپورٹ مل رہا ہے
کہ اس جگہ نے ہینڈ روم میں جبکہ سمیت چار افراد کو قتل کر دیا ہے۔۔۔ اور
پھر وہ اس نئی لڑکی جو لیاہا کے ساتھ ہی ہینڈ کوارٹر سے غائب ہو گئی ہے اس
لئے مجھے یقین ہے کہ جیسی لازماً ولیرٹن کارمن کی حکومت سے مل گئی ہے۔

اس کے پاس اس ہینڈ کوارٹر اور زیر ولیبارٹری کے تمام راز موجود ہیں جو کسی
بھی قیمت پر ولیرٹن کارمن کی حکومت کے پاس نہیں جانے چاہئیں۔ اور
باس نے کہا۔
"اوہ باس!۔۔۔ تو اس کا مطلب ہے کہ اس جگہ اور جولیا دونوں کو تلاش
کرنا ضروری ہے۔ اور۔۔۔ چارلس نے چونک کر کہا۔
"ہاں!۔۔۔ نہ صرف تلاش بلکہ ان دونوں کا فوری قتل بھی ضروری ہے۔
اس لئے ہینڈ کوارٹر اور ولیبارٹری پر قبضے کے لئے میں ٹاسک فورس روانہ کر رہا
ہوں۔۔۔ اب تمہاری دہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم فوری طور
پر پوائنٹ ٹھہری پر پہنچو۔ سیکشن ٹھہری کو میں تمہاری ماتحتی میں دے رہا ہوں
تم نے سیکشن ٹھہری کی مدد سے ان دونوں لڑکیوں کو نہ صرف فوری طور پر تلاش
کرنا ہے۔ بلکہ انہیں ہلاک بھی کرنا ہے۔ اور۔۔۔ باس نے کہا۔
"لیس باس۔ اور۔۔۔ چارلس نے سرد ہلچے میں جواب دیا۔
"سیکشن ٹھہری ایسے معاملات میں بے ہمدام رہے۔۔۔ وہ جلد ہی ان
دونوں کو تلاش کر لے گا۔ تمہارا کام ان دونوں کے قتل کو یقینی بنانا ہے۔
وہ لڑکی جو لیاہا لازماً ولیرٹن کارمن پہنچنے کی کوشش کرے گی۔ کیونکہ ولیرٹن کارمن
میں اس کا ایک ساتھی موجود ہے۔۔۔ میں نے ولیرٹن کارمن میں بلیو ایگلز
کو ارٹ کر دیا ہے۔ وہ اس کے ساتھی کو تلاش کریں گے۔ وہ بھی تمہیں
پوائنٹ ٹھہری پر پرپورٹ دیں گے۔ تم اس سرچنگ اور کلنگ مشن کے انچارج
ہو گے۔ اور۔۔۔ باس نے جواب دیا۔
"لیس باس!۔۔۔ آپ نے فکر نہیں۔ میں یہ کام جلد از جلد پورا کر کے
آپ کو پرپورٹ دوں گا۔ اور۔۔۔ چارلس نے جواب دیا۔

تین بار مخصوص انداز میں ہمارے بچتے ہی پھانک کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان باہر نکل آیا۔ اس نوجوان کی آنکھوں اور چہرے سے سفالی ٹپک رہی تھی۔

”ٹی ٹھٹھی چارلس۔ اور ٹی ہنڈرڈ انتھونی۔“ چارلس نے سخت لہجے میں اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ لیس باس! — ہیڈ کوارٹر سے ہمیں اطلاع مل چکی ہے۔ آئیے! ہم آپ کے ہی منتظر تھے۔“ نوجوان کے چہرے کے تاثرات یکھت نرم پڑ گئے اور وہ تیزی سے پھانک کی طرف مڑ گیا۔

چند لمحوں بعد پھانک پوری طرح کھل گیا اور چارلس کا راند لے گیا عمارت کے پورج میں جا کر اس نے کاررو کی اور پھر وہ دونوں نیچے آ کر آئے پھانک کھولنے والا نوجوان بھی پھانک بند کر کے ان کے پاس پہنچ گیا۔

”میرا نام رومی کلب ہے۔ آئیے! — اندر سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔“

نوجوان نے کہا اور چارلس اور انتھونی کو ساتھ لے کر وہ مختلف کمروں سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ وہاں دس افراد موجود تھے جو چارلس کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑے ہوتے۔ وہ سب اپنے چہروں سے ہی قاتل نظر آ رہے تھے۔

”بیٹھو۔“ چارلس نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے ان سب سے کہا اور وہ سب خاموشی سے بیٹھ گئے۔

”سیکشن تقری کا انچارج کون ہے۔“ چارلس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”میرا نام کورو ہے۔“ سائیڈ پر بیٹھ ہوئے

”او۔ کے۔“ اور ابند آل۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور چارلس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”اب ہوشیار ہو جاؤ انتھونی! — ہمارا دل پسند کام مل گیا ہے۔“ چارلس نے مسکراتے ہوئے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوان سے کہا۔

”ظاہر ہے دونوں بصورت اور نوجوان لڑکیوں کا شکار تمہاری پسند کے عین مطابق ہی ہے۔“ انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور چارلس نے ہلکا سا قبضہ مار کر کار کو ایک چوک سے دائیں طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ تک انتہائی تیز رفتاری سے کار دوڑاتے ہوئے وہ ایک عمارت کے گیٹ پر پہنچ گیا۔ عمارت پر کسی کلب کا پرانا اور مٹا ہوا بورڈ لگا ہوا تھا۔ عمارت بھی خاصی بوسیدہ اور پرانی تھی۔ اس کا پھانک بند تھا۔

”یہ سب سیکشن تقری۔ حیرت ہے اس قدر پرانی عمارت میں۔“

انتھونی نے عمارت اور پھانک کو حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ انسانوں کا مقتل ہے انتھونی! — بچنے والے اس عمارت کی بنیادوں

میں کتنے انسانوں کا خون جذب ہو چکا ہو گا۔ اس لئے اس پر دیرانی بھائی

ہوتی ہے۔“ چارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تین بار

مخصوص انداز میں ہارن بجایا۔ اور انتھونی نے سر ہلا دیا۔ وہ

سیکشن تقری کی کاررو کی کو اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ لوگ انتہائی خوفناک قاتلوں کا گروہ تھا۔ اس گروہ کا کام تھا ایکریمیا کے مخالفوں کو اغوا کرنا اور ان کو قتل کرنا۔

ایک ادھیڑ عمر لیکن جسمانی طور پر انتہائی چاق و چوبند آدمی نے کرخت لمبے میں جواب دیا۔

ہیڈ کوارٹر سے مجھے صرف ایک مخصوص مقصد کے لئے یہاں بھیجا گیا ہے میں یہاں مستقل طور پر نہیں آیا ہوں۔ اس لئے سیکشن کے اسٹانڈرڈ میں رہو گے۔ چارلس نے کورو کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا اور کورو کا ہاتھ اٹھا اور چارلس بھی مسکرا دیا۔ کیونکہ ان سب کے ہوتے چہرے دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لوگ اس کی ماتحتی میں آنے کو ناپسند کر رہے تھے اس لئے اس نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا اور اس کا رد عمل اس کی توقع کے عین مطابق خوشگوار نہایت ہوا اور کمرے میں موجود ناگواری کی فضا یکجہت خوشگوری میں تبدیل ہو گئی۔ ان سب کے چہرے نارمل ہو گئے تھے۔

”آپ حکم کریں جناب! ہم تو ہیڈ کوارٹر کے احکامات کے پابند ہیں۔“ کورو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہیڈ کوارٹر نے آپ کو اس مشن کی کیا تفصیلات بتائی ہیں؟“ چارلس نے کہا۔

”ہاں نے صرف اتنا کہا ہے کہ لارڈ بومن کی لڑکی جیکی اور اس کی ایک ساتھی جو سولس لڑکی ہے، انہیں قتل کرنا ہے۔“ کورو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں! یہ دونوں لڑکیاں لارڈ بومن کے خفیہ ہیڈ کوارٹر سے فرار ہو گئی ہیں۔ ہم نے انہیں فوری طور پر ٹریس بھی کرنا ہے۔ اور انہیں قتل بھی کرنا ہے۔ ویسے یہ سولس لڑکی جو لیانا پاکیشیا کی

رہنے والی ہے اور ہیڈ کوارٹر نے اطلاع دی ہے کہ اس کا کوئی ساتھی ولیٹرن کارمن میں موجود ہے۔ وہاں ہیڈ کوارٹر کے حکم سے بلیو ایکٹو اس آدمی کو تلاش کر رہے ہیں۔ وہ بھی اس کی تلاش کے بعد مجھے ہی یہیں رپورٹ کریں گے۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں یہاں سے فوری طور پر ولیٹرن کارمن پہنچنے کی کوشش کریں گی۔ ہمیں ہر صورت میں انہیں ولیٹرن کارمن پہنچنے سے روکنا ہے۔ کیونکہ ان کے پاس انتہائی اہم ترین راز ہیں جو ہم ولیٹرن کارمن کی حکومت تک پہنچنے نہیں دینا چاہتے۔“ چارلس نے پوری تقریر کر ڈالی۔

”اوہ ہاں! لارڈ بومن کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مجھے اتنا تو معلوم ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر بوٹاسا کے پہاڑی علاقے میں ہے۔“ ایک نوجوان نے کہا۔

”ہاں! تمہاری اطلاع درست ہے۔“ چارلس نے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

”اگر یہ اطلاع درست ہے ہاں! تو یہ دونوں لڑکیاں ہیڈ کوارٹر سے نکل کر فوری طور پر چوسان اسٹیشن پہنچنے کی کوشش کریں گی۔ اور وہاں سے ٹیوب میں سفر کر کے یہ ریڈ ایرو پوائنٹ پر آئیں گی ریڈ ایرو پوائنٹ سے انہیں آسانی سے ولیٹرن کارمن جانے کے لئے گاڑی مل سکتی ہے۔“ اسی نوجوان نے کہا۔

”لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ ریوے کی بجائے کسی ٹیکسی کے ذریعے ریڈ ایرو پوائنٹ پہنچیں۔“ کورو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اگر ٹیکسی پر آنے کی کوشش کریں تو پھر ہمارے لئے زیادہ آسانی ہو

سیٹی کی آواز تو بند ہو گئی اور اس کی جگہ ایک انسانی آواز ابھری لہجہ بے حد باریک تھا۔

ہیلو۔ ہیلو۔ سیکشن تھری انڈی کال فرام میو انکیز۔ اوور۔

بولنے والا بار بار یہی فقرہ دوہرا رہا تھا۔

لیس۔ کوروا انڈنگ چیف آف سیکشن تھری۔ اوور۔ کورو

نے تیز لہجے میں کہا۔

ٹی تھری سے بات کراؤ کورو ا۔ میں الفائن بول رہا ہوں۔

چیف آف میو انکیز۔ اوور۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

لیس۔ ٹی تھری انڈنگ یور کال۔ اوور۔ چارلس نے آگے

بڑھتے ہوئے کہا۔

ٹی تھری! انتہائی حیرت انگیز رپورٹ ملی ہے۔ اس سوس

لڑکی جو لیانا کا پاکیشیائی ساتھی جس کا نام صفدر بتایا گیا ہے مقامی سیکرٹ

سروس کے چیف میورک کی رہائش گاہ پر موجود ہے اور اس کے ساتھ ہی

یہ رپورٹ بھی ملی ہے کہ پاکیشیا سے آنے والے دو پاکیشیائی افراد اور بھی

میورک کے پاس پہنچے ہیں۔ میورک کا ایک ساتھی انہیں ایئر پورٹ

سے ساتھ لے کر گیا ہے۔ اس گروپ کا انچارج کوئی علی عمران نامی نوجوان

ہے۔ اوور۔ الفائن نے باریک سے لہجے میں جواب دیا۔

اوہ! اس کا مطلب ہے کہ مقامی سیکرٹ سروس اب کھل کر سامنے

آگئی ہے۔ اوور۔ چارلس نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

اس سے تو میری ظاہر ہوتا ہے باس! اب مزید چارے لئے

کی حکم ہے۔ اوور۔ الفائن نے پوچھا۔

جلئے گی۔ ہم ٹیکسیوں کو تو فرنیٹک کی مدد سے چیک کر سکتے ہیں۔

اسی نوجوان نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔ پہلے ٹیکسیوں کو چیک کر لو۔ جاؤ جا کر فرنیٹک

سے معلوم کرو اور ابھی رپورٹ دو تا کہ اس کے مطابق لائحہ عمل طے کیا

جاسکے۔ کورو نے اس نوجوان سے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا اٹھا

اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

میرا خیال ہے کہ ہمیں فوری طور پر ریڈیو میں کلنگ کرنی چاہیے۔

چارلس نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں چار آدمی وہاں بھیج دیتا ہوں۔ کورو

نے کہا اور چارلس کے سر ہلانے پر اس نے ایک طرف بیٹھے ہوئے چار

افراد کو اشارہ کیا تو وہ چاروں تیزی سے اٹھے اور پھر کمرے سے باہر

نکل گئے۔

چند لمحوں بعد کمرے کے دروازے کے اندر دو طرف دیوار میں لگا

ہوا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

اوہ! ٹرانسمیٹر کال ہے۔ آئیے باس! کورو نے چہکتے

ہوئے کہا اور چارلس ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ انتھونی نے بھی ان کی

پیروی کی اور پھر وہ کورو کی رہنمائی میں مختلف راہداریوں سے گزرتے

ہوئے ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ تہہ خانے کی ایک دیوار

میں ایک وسیع رینج کا انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر نصب تھا جس میں

سے تیز سیٹی کی آواز نکل رہی تھی اور اس پر موجود بلب مسلسل جل بجھ

رہا تھا۔ کورو نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے مختلف بٹن دبائے تو

”کیا جیکی اور سولس لڑکی تو وہاں نہیں پہنچیں ابھی تک۔ اور“ —؟
چارلس نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ ابھی تک نہیں پہنچیں۔ اور میرا اندازہ ہے کہ اس سولس لڑکی کو ابھی تک یہ بھی علم نہیں ہے کہ اس کا سامتی صدف کہاں ہے۔ کیونکہ میں نے سیکرٹ سروس کے ارکان کو ہٹل کے اس کمرے کی نگرانی کرتے ہوئے دیکھا ہے جس میں وہ آدمی صدف رائلٹس پذیر تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لڑکی وہیں پہنچے گی اور پھر سیکرٹ سروس کے ارکان اسے سامت لے جائیں گے۔ اور“ — افغان نے جواب دیا۔

”سنو! — میں سیکشن تھری کی مدد سے اس لڑکی اور جیکی کو یہاں ٹریس کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ہماری کوشش یہی ہوگی کہ یہ دونوں لڑکیاں ویسٹرن کارمن نہ پہنچ سکیں۔ لیکن تم وہاں پوری طرح محتاط رہنا۔ اگر یہ یہاں سے نکل بھی جائیں۔ تب بھی تم نے انہیں وہاں چیک کرنا ہے اور جیسے ہی یہ نظر آئیں، انہیں فوری طور پر گولی مار دینی ہے ایک لمحہ توقف کئے بغیر۔ خاص طور پر اس جیکی کو۔ اور“ — چارلس نے تیز لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے باس! — ایسا ہی ہوگا۔ اور“ — دوسری طرف سے افغان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اور“ — ویسے میورک کی سرگرمیوں پر بھی نظر رکھنا۔ جب تک یہ جیکی ہلاک نہیں ہو جاتی، اس کی اور اس کے پاس موجود ہر آدمی کی انتہائی کڑی نگرانی کی جائے۔ اور“ — چارلس نے سخت لہجے میں کہا۔

”اوکے باس۔ اور“ — دوسری طرف سے کہا گیا اور چارلس نے اور

اینڈرل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

”یہ لڑکی جویا کچھ ضرورت سے زیادہ ہی اہمیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔“
چارلس نے بڑبڑاتے ہوئے پاس کھڑے انتھونی سے کہا اور انتھونی نے سر ہلا دیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہ نوجوان جو فرینک کی مدد سے ٹیکسیوں کی چکنگ کے لئے گیا تھا، اندر داخل ہوا۔

”باس! — ان دونوں لڑکیوں کا پتہ چل گیا ہے۔ وہ دونوں فرینک کی ٹیکسی میں ہی ریڈ ایر کی طرف سفر کر رہی ہیں۔“ — نوجوان نے مستر بھرے لہجے میں کہا اور چارلس۔ انتھونی اور کوروتینوں ہی اس کی بات سن کر بری طرح اچھل پڑے۔

”اوہ! — کہاں ہے وہ؟“ —؟ کورو نے تیز لہجے میں کہا۔

”وہ اس وقت ٹالبوٹ روڈ پر ہیں۔ میں نے فرینک سے بات کی ہے ٹیکسی کوڈ میں۔ اسی نے مجھے بتایا ہے۔“ — نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ ٹیکسی کوڈ کیا ہوتا ہے؟“ —؟ چارلس نے چونک کر پوچھا۔

”یہ ٹیکسی ڈرائیوروں کا مخصوص کوڈ ہے۔ اور سننے والا یہی سمجھتا ہے کہ وہ ٹیکسی ڈرائیور آپس میں بزنس کی بات کر رہے ہیں۔“ — کورو نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”باس! — اب کیا حکم ہے؟“ —؟ نوجوان نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

”اس ٹیکسی کو ہی ہم سے آؤ اور“ — چارلس نے کہا۔

”اوہ نہیں باس! — اس طرح تو تمام ٹیکسی ڈرائیور ہمارے خلاف ہو جائیں گے۔ — البتہ دو طریقے ہو سکتے ہیں — ایک تو یہ کہ ہم اس ٹیکسی کو روک لیں اور یہ ظاہر کریں جیسے ہمارا اس ٹیکسی ڈرائیور سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ان دونوں لڑکیوں کو ٹیکسی سے باہر نکال کر گولیوں سے اڑا دیں۔ — اور دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ جہاں یہ دونوں لڑکیاں ٹیکسی سے اتریں۔ وہاں ہم پکٹنگ کر لیں اور ان کے ٹیکسی سے باہر نکلنے ہی انہیں گولیوں سے اڑا دیں“ — کورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ — میں انہیں کسی قسم کی ڈھیل نہیں دینا چاہتا۔ — میرا تو خیال یہی تھا کہ ٹیکسی سمیت انہیں ختم کر دیا جائے۔ — لیکن اگر تم ٹیکسی اور ٹیکسی ڈرائیور کو علیحدہ رکھا چاہتے ہو تو پھر ایسا ہے کہ تمہارے پہلے والے طریقہ پر عمل کیا جائے“ — چارلس نے کہا۔

”لیکن ٹالہوٹ روڈ پر تو پولیس کی گشت مسلسل ہوتی رہتی ہے۔ — ایسا کریں کہ ہم پولیس کی دردی میں ٹیکسی کو روکیں۔ — اور پھر چکنگ کے بہانے ان دونوں لڑکیوں کو کار میں بٹھا کر یہاں لے آئیں اور یہاں انہیں گولیوں سے اڑا دیں۔ — اس طرح کسی کو بھی شک نہیں پڑے گا اور کام بھی ہو جائے گا“ — کورڈ نے جواب دیا۔

”باس! — اگر آپ کہیں تو فرینک ہی کسی بہانے انہیں یہاں لا سکتا ہے۔ —“ نوجوان نے کہا۔

”نہیں! — میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ — بس ٹیکسی روکو۔ — انہیں باہر نکالو اور گولیوں سے اڑا دو۔ — بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے

گا۔ — چارلس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے باس! — جیسے آپ کا حکم۔ — پھر چلیں۔ —“ کورڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور چارلس کے ہاں ”کہنے پر اس نے اپنے ساتھیوں کو تیزی سے ہدایات دینی شروع کر دیں۔

چند لمحوں بعد تین کاریں اس عمارت سے نکلیں اور انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئیں ٹالہوٹ روڈ کے آخری کراس کی طرف بڑھنے لگیں۔ — ان میں سے ایک کار میں چارلس، انتھونی اور کورڈ تھے جب کہ دوسری دو کاروں میں سیکشن تھری کے باقی افراد تھے۔

کی گھنٹی بج اٹھی۔ میورک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں۔“ میورک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”میں صفر بول رہا ہوں۔“ فون عمران صاحب کو دیں۔“ دوسری طرف سے صفر کی آواز سنائی دی۔ عمران نے صفر اور نعمانی کو ہٹل بھیج دیا تھا تاکہ جولیا کی کال آئے تو اسے بتا دیا جلتے کہ وہ فلاں نمبر پر عمران سے بات کر لے۔

”لیں۔“ عمران بول رہا ہوں۔“ عمران نے چونک کر میورک کے ہاتھ سے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب!۔“ میری اور میرے کمرے کی بڑی مستعدی سے نگرانی ہو رہی ہے اور نگرانی کرنے والا ایک ری می لگتا ہے۔“ صفر کی آواز سنائی دی۔

”لگتا ہے سے مطلب ایک آدمی ہے۔“ عمران صفر کی بات سن کر بڑی طرح چونک پڑا۔

”کمرے کے باہر تو ایک ہی ہے۔“ ہو سکتا ہے اس کے اور بھی ساتھی ہوں۔“ صفر نے جواب دیا۔

”جولیا کی طرف سے کوئی کال آئی ہے۔“؟ عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔“ کوئی کال نہیں ہے۔“ صفر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔“ تم وہیں رہو۔“ میں خود آ رہا ہوں۔“ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”ایک ری می نگرانی کر رہے ہیں۔“ لیکن کیوں۔“؟ میورک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”مہتمبیں اندازہ ہے کہ لارڈ بومن کا ہیڈ کوارٹر کس جگہ واقع ہے۔“؟

عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں میورک سے پوچھا۔

”ہاں!۔“ اتنا معلوم ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر بڑا مکان کے پہاڑی علاقے

میں کسی جگہ ہے۔“ ویسے میں نے وہاں کے ایک ایک چپہ زمین کو چیک

کیا ہے۔“ لیکن وہاں مجھے ایسے کوئی آثار نہیں ملے۔“ میورک نے

جواب دیا۔

”تم ظاہر ہے ڈیجٹل میورک بجانے کے لئے پورے بنیڈ باجے کے

ساتھ گئے ہو گے۔“ اور اس کا تو لازمی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ دو لہا مع

دلہن کے فرار ہو جانا ہو گا۔“ عمران نے کہا اور میورک ہنس پڑا۔

”ظاہر ہے چکینگ کے لئے ٹیم تو لے جانا ہی پڑتی ہے۔“ میورک

نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون

بیں داخل ہوتے دیکھا۔ یہ نوجوان شاید صفدر کے کمرے کے دروازے سے جھانک رہا تھا کہ لفٹ رکنے کی آواز سن کر مڑا تھا۔

عمران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ صفدر کا کمرہ منزل کے آخری کمروں میں سے ایک تھا۔ راہداری خالی تھی اور وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران نے اس کمرے کے سامنے سے گزرتے ہوئے کن نگھیوں سے دیکھ لیا کہ وہی ایکریمی نوجوان دروازے کی درز سے باہر جھانک رہا ہے اور عمران نے فوراً ہی ایک فیصلہ کر لیا وہ آگے بڑھتے بڑھتے بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے اس دروازے کو زور سے دھکا دے کر اندر داخل ہو گیا۔

اچانک دروازے کو دھکا لگنے سے وہی ایکریمی نوجوان چیخ مار کر پشت کے بل نیچے گرا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا، عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور فرش پر گرنے والے نوجوان کی کپڑی پر بھرپور ضرب لگی۔ پہلی ضرب ہی اتنی بھرپور تھی کہ نوجوان کا جسم ایک بار پھٹک کر یکجہت ساکت ہو گیا۔ کمرے میں اس نوجوان کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا۔ عمران تیزی سے مڑا اور اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ راہداری خالی تھی۔ عمران نے مڑ کر اس نوجوان کو اٹھا لگا دھسے پر لادا اور پھر کمرے سے نکل کر دوڑتا ہوا صفدر کے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

صفدر! — دروازہ کھولو۔ جلدی — عمران نے دروازے پر دستک دیتے ہوئے زور سے کہا۔ اُسے خطرہ تھا کہ جس طرح اس نے اس بیہوش نوجوان کو اٹھایا ہوا ہے وہ کسی بھی لمحے چپک ہو سکتا ہے

کیوں کا جواب حاصل کرنے کے لئے تو میں خود وہیں جا رہا ہوں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں — میورک نے ممبی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

نہیں — تم یہیں رکو — تم لازماً ان کی نظروں میں ہو گے اور تمہیں ساتھ دیکھ کر وہ چونک پڑیں گے — عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر کی طرف مڑ گیا۔ چلو میری کار تو لے لو — میورک نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

میں ٹیکسی لے لوں گا — تمہاری کار بھی میرے لئے شناخت بن سکتی ہے — تم فکر نہ کرو۔ کراہی میری جیب میں ہے — عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس عمارت کے پھانک سے باہر آ گیا۔ میورک ہونٹ پیچنے پر آمدمے میں ہی رُک گیا تھا۔

مقوڑی دیر بعد عمران ٹیکسی لے کر ہوٹل پہنچ گیا۔ ٹیکسی کو فارغ کر کے وہ جیسے ہی ہوٹل کے برآمدے میں چڑھا۔ اس نے ایک ایکریمی نوجوان کو ایک فون بوتھ سے نکل کر مخالف سمت جاتے دیکھا۔ لیکن یہاں واپٹن کارمن میں چونکہ ایکریمی افراد کثیر تعداد میں آتے جاتے رہتے تھے اس لئے ظاہر ہے کسی ایکریمی پر وہ پوری طرح شک نہ کر سکتا تھا۔ اُسے صفدر کا کمرہ نمبر معلوم تھا اس لئے وہ اطمینان سے ہال میں داخل ہوا اور پھر لفٹ کے ذریعے وہ اس منزل پر پہنچ گیا جس پر صفدر کا کمرہ تھا۔ اس کی تیز نظروں نے ایک اور ایکریمی نوجوان کو تیزی سے ایک کمرے

”خبردار! — اگر ذرا بھی غلط حرکت کی تو گردن توڑ دوں گا“ — عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”لگ — لگ — کون ہو تم — اوہ — اوہ! — چھوڑ دو میرا سانس بند ہو رہا ہے“ — نوجوان نے خمر خراہٹ بھری آواز میں رگڑ کر کہا۔

”تم اس کمرے کی نگرانی کیوں کر رہے تھے — فوراً جواب دو۔ ورنہ“ — عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ٹانگ کو ذرا سا مروڑا تو نوجوان کی حالت تیزی سے بگڑنے لگی۔

”مم — مم — میں مر جاؤں گا — مر جاؤں گا“ — نوجوان کی حالت واقعی بڑی طرح بگڑ گئی تھی اور اس کا چہرہ تبارہ تھا کہ وہ کسی بھی لمحے مر جائے گا۔

عمران نے ٹانگ کو ذرا سا سیدھا کیا تو نوجوان کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونے لگ گیا۔

”تباؤ — ورنہ اس بار“ — عمران کی غراہٹ اُبھری۔
 ”وہ — وہ — باب — باس کا حکم ہے — یہاں وہ جبکی اور بوسنس لڑکی جولیانا نے آنا ہے — ہم نے انہیں گولی مارنی ہے“ — نوجوان نے رگڑ کر اور لڑنے ہوئے الفاظ میں فقرہ مکمل کرتے ہوئے کہا اور عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

”جبکی نے کیوں آنا ہے یہاں — وہ تو لارڈ بومن گروپ کی چیف بن چکی ہے“ — عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے پوچھا۔
 ”وہ — وہ وہاں سے فرار ہو گئی ہے — اس نے ایک مہم کے خلاف

اور ہو سکتا ہے کسی اور کمرے میں اس کے ساتھی بھی ہوں۔ دروازہ فوراً ہی کھل گیا اور عمران اس نوجوان سمیت اندر داخل ہو گیا۔

”اوہ! — یہ تو باہر راہداری میں ٹہکتا رہا ہے — آپ نے اسے کیسے چیک کر لیا“ — صفدر نے عمران کے کاندھے پر لدے ہوئے نوجوان کو دیکھتے ہی چونک کر کہا۔

”تم دروازے پر ہی رکو — شاید اس کا کوئی ساتھی اچانک آجائے میں ذرا اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں کہ آخر یہ لوگ کیوں تمہاری نگرانی کر رہے ہیں“ — عمران نے بیہوش نوجوان کو قالین پر پٹختے ہوئے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا وہیں دروازے پر ہی رگڑ گیا، اس نے دروازے میں معمولی سی جھری رکھ کر باہر کی نگرانی شروع کر دی۔

عمران بیہوش نوجوان کو نیچے بیٹھ کر آگے بڑھا اور پھر اس نے جھک کر اس نوجوان کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بیک وقت بند کر پٹا چند لمحوں بعد ہی بیہوش نوجوان کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے تو عمران اُسے چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

پھر جیسے ہی نوجوان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں، عمران نے اپنا ایک پیر اس کی گردن پر مخصوص انداز میں رکھا اور ساتھ ہی ٹانگ کو ذرا سا گھمایا تو نوجوان کے حلق سے ہلکی ہلکی چیخیں نکلنے لگیں۔ اس نے اچھل کر کھڑا ہونے کی کوشش کی لیکن عمران نے ٹانگ کو اور زیادہ بڑا دیا اور نوجوان کا اچھلتا ہوا جسم بیکخت ساکت پڑ گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا جا رہا تھا اور آنکھیں پھٹتی جا رہی تھیں۔ عمران نے اس کی شررگ کو اپنے بوٹے سے مخصوص انداز میں دبایا ہوا تھا۔

بغافوت کر دی ہے۔ وہ دوسری لڑکی بھی اس کے ساتھ ہے۔
نوجوان نے جواب دیا اور عمران کے ذہن میں جیسے چھنا کا سا ہوا۔

تمہارا تعلق کس گروپ سے ہے۔ جلدی بتاؤ۔ اور یہ
لڑکیاں کہاں فار ہوئی ہیں۔؟ عمران کے ہلچے میں غراہٹ کا
عنصر اور تیز ہو گیا۔

”مم۔ مم۔ میں بلیو ایگلز کا رکن ہوں۔ ہمیں ویٹرن کادرین
میں ان لڑکیوں کے پہنچنے پر گولی سے آڑنے کا حکم ملا ہے۔ جبکہ
بلیو یا میں سیکشن تھری یہ کام کر رہا ہے۔ ٹی تھری اس وقت
دونوں کا انچارج ہے۔“ نوجوان نے جواب دیا۔

”کیا وہ لڑکیاں وہاں سے چل پڑی ہیں۔ بولو، جواب دو۔؟“
عمران نے ٹانگ کو مروڑتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔۔۔ باس کو معلوم ہوگا۔ یا ٹی تھری
کو۔“ نوجوان نے غراہٹ آمیز ہلچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
اس کی حالت ایک بار پھر بگڑنے لگی تھی۔

”کس طرح رابطہ ہوتا ہے۔ جلدی بولو۔؟“ عمران نے پیچ
کر پوچھا۔

”ٹٹ۔ ٹٹ۔ ٹرانسمیٹر سے۔“ نوجوان نے ڈوبتے ہوئے
ہلچے میں جواب دیا اور عمران نے جلدی سے ٹانگ کو سیدھا کر لیا۔ کیونکہ
نوجوان واقعی مرنے کے قریب پہنچ چکا تھا۔

”مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ پلیز مجھے مت مارو۔ میں
سب کچھ بتا دوں گا۔“ مجھے مت مارو۔“ نوجوان نے گڑگڑاتے

ہوئے کہا۔
ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بتاؤ۔ جلدی بتاؤ۔“ عمران نے تیز ہلچے
میں کہا اور جواب میں نوجوان نے ایک فریکوئنسی بتادی۔ لیکن اس کے
ساتھ ہی یکھٹ اس کی دونوں ٹانگیں ہوا میں بلند ہوئیں۔ وہ عمران
کی پشت پر ضرب لگاتا چاہتا تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے
ٹانگ کو مروڑ دیا اور نہ صرف اس نوجوان کی ہوا میں بلند ٹانگیں ایک
دھماکے سے نیچے گریں بلکہ اس کے جسم نے ایک جھٹکا لیا اور اس کی
آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

”جولیا شدید خطرے میں ہے صفدر! میں واپس ٹرانسمیٹر پر کوشش
کرتا ہوں۔“ عمران نے پریشان سے ہلچے میں کہا۔

”لیکن جولیا کے پاس تو واپس ٹرانسمیٹر بھی نہیں ہے۔“ صفدر
نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”میں جولیا کی بات نہیں کر رہا۔ اس ٹی تھری کی بات کر رہا ہوں
واپس ٹرانسمیٹر پر کوئی نئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا بے حد مشکل ہے۔ لیکن
فوری طور پر اور کوئی صورت بھی نہیں۔“ عمران نے کلائی پر بندھی
ہوئی ٹرانسمیٹر واپس اتارتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور پوری
توجہ سے اس نوجوان کی بتائی ہوئی فریکوئنسی کو ایڈجسٹ کرنے میں
مصروف ہو گیا۔ اس نے کئی بار اسے ایڈجسٹ کر کے ڈنڈ بٹن دبایا لیکن
ٹوں ٹوں کی آواز نہ ابھرے پر وہ ایک بار پھر کوشش شروع کر دیتا اور
پھر ایک بار اس نے جیسے ہی ڈنڈ بٹن دبایا تو گھڑی میں سے ٹوں ٹوں
کی آوازیں نکلنے لگیں اور عمران کے چہرے پر چمک لہرا اٹھی۔ وہ ایک

انتہائی مشکل کام کو پورا کر لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔
 "ہیلو - ہیلو - ہیلو ایگل کالنگ - اور" - عمران نے اسی
 نوجوان کے ہلبے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
 "یس - سیکشن تھری اینڈنگ - اور" - چند لمحوں بعد ہی
 دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔
 "کیا پوزیشن ہے اس لڑکی جیکی اور جولیا کی - اور" - عمران نے
 ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ! - ان کا پتہ چل گیا ہے - وہ ہیڈ کوارٹر سے نکل کر ٹیکسی
 میں بیٹھ کر ریڈ ایروپلائٹ پر جا رہی تھیں - ابھی وہ ٹالبوٹ روڈ
 پر ہیں - باس سیکشن کے ساتھ واپس گیا ہے تاکہ فوری طور پر ان
 دونوں کا خاتمہ کیا جاسکے - اور" - دوسری طرف سے بڑے
 فخریہ ہلبے میں کہا گیا۔

"ادکے - اور اینڈ آل" - عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے
 کہا اور ونڈیشن دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور گھڑی کو کلائی پر باندھنے
 کی بجائے اس نے جیب میں ڈالا اور بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر
 اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے میورک کے نمبر ڈائل
 کرنے لگا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے کیونکہ اسے
 جولیا کی زندگی سخت خطرے میں نظر آرہی تھی۔
 "یس - چند لمحوں بعد ہی میورک کی آواز سنائی دی۔

"میورک! - میں عمران بول رہا ہوں - تم فوراً کارے کر ہوٹل
 پہنچ جاؤ - فوراً - جیکی اور جولیا دونوں لارڈ بوئن کے ہیڈ کوارٹر سے

نکل کر ٹالبوٹ روڈ پر سے ہوتی ہوئی ریڈ ایروپلائٹ پر جا رہی ہیں
 اور ایکریسیا کے قاتل ان کا خاتمہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔
 جلدی کرو - فوراً کاریں لے کر آ جاؤ - فوراً - جلدی" - عمران
 نے انتہائی تیز ہلبے میں کہا اور پھر رسیور کرڈیل پر پھینک کر وہ تیزی سے
 دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ کر صفدر
 کے چہرے پر بھی پریشانی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ کیونکہ اسے بھی صورتحال
 کی سنگینی کا اندازہ ہو گیا تھا۔

"آؤ صفدر! - اب ایک ایک لمحہ قیمتی ہے - اگر مجھے اس
 صورت حال کا ذرا سا بھی اندازہ ہوتا تو میں ٹیکسی پر آنے کی بجائے کار
 ہی لے آتا - حالانکہ میورک نے کہا بھی تھا کہ کار لے جاؤ" - عمران
 نے تیز ہلبے میں کہا اور کمرے سے باہر نکل آیا۔ صفدر بھی سرھلاتا ہوا اس
 کے پیچھے باہر آ گیا۔

کمرے سے باہر آ کر صفدر نے دروازہ باہر سے لاک کر دیا تاکہ فوری طور
 پر اندر موجود اس ایکریسیا نوجوان کی لاش کا پتہ نہ چل سکے۔ اور پھر وہ
 دونوں تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔

چند لمحوں بعد ہی وہ لفٹ کے ذریعے نیچے ال میں پہنچ گئے۔ نعمانی
 ال میں موجود تھا۔ وہ انہیں دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران نے نعمانی کو سامنے آنے کا اشارہ کیا اور آندھی اور طوفان کی
 طرح بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔ ظاہر ہے صفدر نے بھی اس کی
 پیروی کرنی تھی۔

"تیار ہو جاؤ - جولیا کی زندگی خطرے میں ہے" - عمران نے

پھنکار تے ہوئے کہا اور تیزی سے سڑک طرف بڑھ گیا۔ وہ بار بار مٹھیاں
بچھڑ رہا تھا۔ کیونکہ ٹالہوٹ روڈ واپس سے کافی فاصلے پر تھا اور ابھی
تو کاریں بھی نہ پہنچی تھیں۔

لیکن جیسے ہی وہ سڑک پر پہنچے، دُور سے سیاہ رنگ کی دو کاریں
آندھی اور طوفان کی طرح آتی دکھائی دیں اور دوسرے لمحے وہ عمران اور
اس کے ساتھیوں کے قریب آکر رُک گئیں۔ آگے والی کار کی ڈرائیونگ
سیٹ پر میورک موجود تھا۔ عمران نے صفدر اور نعمانی کو کاریں بیٹھنے کا
اشارہ کیا اور خود وہ فرنٹ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جب کہ صفدر اور
نعمانی پچھلی سیٹ پر پہنچ گئے۔

"پوری رفتار سے چلو میورک" — عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے
ہی کہا اور میورک نے سر ہلاتے ہوئے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

جولیا اور جیکی دونوں پہاڑی چٹانوں کے درمیان چلتی ہوئی دُور نظر
آنے والی سڑک کی طرف بڑھی جا رہی تھیں۔
"ہمیں جوشان اسٹیشن پہنچنا چاہیے جولیا! — واپس سے ٹیوب میں
سفر کر کے ہم آسانی سے ریڈ ایر وپوائنٹ پر پہنچ جائیں گی۔ — اور
ریڈ ایر وپوائنٹ سے ہمیں ویسٹرن کارمن جانے کے لئے فوراً گاڑی مل جائے
گی۔" — جیکی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں ایک انتہائی خفیہ
سڑنگ نما راستے سے گذر کر ان پہاڑی چٹانوں میں پہنچی تھیں لارڈ بومن
کا ہیڈ کوارٹر انہی پہاڑیوں کے اندر تھا۔ یہ راستہ کمپیوٹر کے کنٹرول میں
نہ تھا۔ لارڈ بومن نے انتہائی ایئر جنسی کی صورت میں اس راستے کو محفوظ
کی ہوا تھا اور اس کے متعلق صرف لارڈ بومن اور جیکی کو ہی علم تھا اور کوئی
شخص اس خفیہ راستے سے واقف نہ تھا۔
جوشان اسٹیشن یہاں سے کتنی دُور ہے؟ — جولیا نے ہونٹ

مٹی کو ولیٹرن کارمن پہنچ کر وہ سب سے پہلے اس میک اپ کو صاف کر گئی۔
یہ فرنیٹک ہے۔ ٹیکسی ڈرائیور ایڈیٹور بولیویا کا صدر۔ مشہور
آدی ہے۔ جیکو نے جولیہ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور
جولیہ نے سر ہلادیا۔

فرنیٹک! تم ادھر خالی ٹیکسی نے کر کہاں سے آرہے ہو۔ جولیہ
نے جیکو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا، کیونکہ اس نے محسوس کیا تھا کہ
اس کی مسلسل خاموشی کی وجہ سے فرنیٹک خاصا حیران اور الجھا ہوا تھا۔

اوه مادام! میں پروفیسر آرٹلی کو ان کے بنگلے پر چھوڑنے گیا تھا۔
فرنیٹک نے خوش ہو کر جواب دیا، اور جولیہ نے اثبات میں سر ہلادیا۔ ویلے
وہ اب مطمئن ہو گئی تھی کیونکہ اس کے بات کرنے پر فرنیٹک کا ستا ہوا چہرہ
نارمل ہو گیا تھا۔

ابھی انہوں نے تھوڑا سا فاصلہ طے کیا تھا کہ ٹیکسٹ ڈیش بورڈ سے
ٹیلیفون کی ہلکی سی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور فرنیٹک نے ریسیور ڈیش بورڈ
کے نیچے سے نکال کر کان سے لگا لیا۔ اب وہ ایک ہاتھ سے سنیرنگ
تھاٹے ہوئے تھا۔

ہیلو۔ فرنیٹک بول رہا ہوں۔ فرنیٹک نے کہا۔
اوه فرنیٹک! میں جوڈی بول رہا ہوں۔ یاد! کہاں پھر رہے
ہو۔ کافی دیر سے نظر نہیں آئے۔ آج میری سالگرہ ہے، میں نے
بہتیں بتایا بھی تھا کہ تم نے شریک ہونا ہے لیکن تم نظر ہی نہیں آرہے۔
دوسری طرف سے ایک تہ تکلف سی آواز سنائی دی، آواز اتنی ادبجی تھی
کہ ریسیور سے نکل کر پچھلی سیٹ تک بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

جہاں سے ہوئے پوچھا۔
"وہ یہاں سے پانچ کلومیٹر ہے۔" شرک کر اس کر کے سامنے والی پہاڑیوں
سے گزر کر جانا ہوگا۔ جیکو نے جواب دیا، اور جولیہ نے سر ہلادیا۔ لیکن
پھر وہ جیسے ہی پہاڑی چٹانوں میں سے گزر کر شرک پر پہنچیں انہیں دُور
سے ایک ٹیکسی آتی ہوئی دکھائی دی ٹیکسی کے اوپر شرخ رنگ کی مخصوص
لائٹ جل رہی تھی جس کا مقصد تھا کہ ٹیکسی خالی ہے اور اسے ہائر کیا
جاسکتا ہے۔

اوه! خالی ٹیکسی آرہی ہے۔ ہم اس سے براہ راست بھی
ریڈ ایر و پوائنٹ جاسکتی ہیں۔ جیکو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے آگے بڑھ کر ٹیکسی کو روکنے کے لئے ہاتھ بلانا شروع کر دیا۔ ٹیکسی کی رفتار
کم ہونے لگی اور پھر وہ ان کے قریب آکر رُک گئی۔

اوه! مادام! جیکو آپ۔ ڈرائیور نے حیرت سے شرک کے کنارے
کھڑی جولیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جولیہ اس وقت مادام جیکو کے
میک اپ میں تھی۔

میں مادام جیکو کی سیکرٹری جولیہ ہوں۔ مادام جیکو بے حد پریشان
ہیں۔ تم ہمیں ریڈ ایر و پوائنٹ پہنچا دو۔ جیکو نے جولیہ کے لہجے میں
بات کرتے ہوئے کہا اور ڈرائیور کے سر ہلانے پر اس نے عقبی دروازہ کھولا
اور جولیہ کو اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جولیہ کے سوار ہونے پر وہ بھی اس کے
ساتھ ہی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اور ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔
جولیہ خاموش بیٹھی تھی کیونکہ وہ اس ڈرائیور کے بارے میں نہ جانتی تھی
کہ یہ کون ہے اور کس انداز میں جیکو کو جانتا ہے۔ ویلے وہ اب سوچ رہی

سیدھی تھی کہ ابھی تک اس میں ہلکا سا موڑ بھی نہ آیا تھا۔ سڑک پر دوسری ٹریفک بھی جاری تھی لیکن ان کی تعداد خاصی کم تھی۔ اس سے جولیا نے اندازہ لگایا کہ یہ سڑک کوئی اہم شاہراہ نہیں ہے ورنہ اس پر ٹریفک کی بھرمار ہوتی۔ البتہ جولیا نے یہ مفروضہ چیک کیا تھا کہ ٹریفک پولیس کی گاڑیاں خاصی تعداد میں آ جا رہی تھیں۔ اسے اس بات پر حیرت تو ضرور ہوتی تھی کہ اس غیر اہم شاہراہ پر ٹریفک پولیس کی اس قدر گشت کا بظاہر کوئی جواز نظر نہ آتا تھا۔ لیکن وہ اس لئے غاموش رہی کہ وہ تو مادام جیکی بنی ہوئی تھی اور جیکی تو ظاہر ہے یہیں کی رہنے والی تھی اس لئے اس کی طرف سے حیرت کا اظہار یا اس سلسلے میں پوچھ گچھ سے ڈر یا تو فرینک مشکوک ہو سکتا تھا۔ اور جولیا کا اندازہ تھا کہ بظاہر بڑا معصوم اور دوست نظر آنے والا یہ ڈرائیور فرینک دراصل بے حد شاطر اور عیار آدمی دکھائی دیتا تھا۔ شاید انہی خصوصیات کی وجہ سے وہ اپنی پیشہ ورانہ سیو ایشن کا صدر بن جانے میں بھی کامیاب ہو گیا تھا۔ ویسے وہ اپنے آپ کو اس وقت خاصی مشکل میں محسوس کر رہی تھی۔ کیونکہ وہ جیکی سے یہ بھی نہیں پوچھ سکتی تھی کہ وہ ریڈ ایر و پوائنٹ ابھی کتنی دور ہے۔ کیونکہ اسے خطہ تھا کہ — ہیڈ کوارٹر میں ان کی گمشدگی کا احساس ہوتے ہی ان کی تلاش شروع ہو جاتے گی اور اس تلاش سے پہلے ویسٹرن کار میں پہنچ کر وہ صفر سے مل لینا چاہتی تھی۔ اس کے بعد اس کا پروگرام تھا کہ وہ صفر سے مشورہ کر کے اس مادام جیکی کے مستقبل کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کرے گی۔ ویسے اس کا اپنا خیال یہی تھا کہ وہ مادام جیکی کو اپنے ساتھ پاکستان لے جائے تاکہ فوری طور پر اس کی جان کو پیدا ہو جانے

اور جوڑی! — دیری سو ری! — دراصل میرے ذہن سے ہی بات نکل گئی — پھر میں نے ایئر پورٹ سے ڈاکٹر آرٹھی کو لے کر پہنچا نا تھا اور اب میں ٹال بوٹ روڈ پر ہوں — میری ٹیکسی میں اس وقت انتہائی معزز سواریاں موجود ہیں۔ مادام جیکی اور ان کی سیکرٹری مرس جولیا۔ میں انہیں ریڈ ایر و پوائنٹ پر پہنچا کر سیدھا تمہارے پاس پہنچوں گا۔ میرے آنے تک شکش شروع نہ کرنا پلیز — ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا۔ فرینک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں! — تم اطمینان سے آ جاؤ — میں تمہارا انتظار کروں گا اوسکے — گڈ بائی“ — دوسری طرف سے جوڑی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ فرینک نے مسکراتے ہوئے ریسیور واپس ڈیش بورڈ کے نیچے بک کر دیا۔

”مادام! — یہ میرا بڑا بے تکلف دوست ہے — آج اس کی سالگرہ ہے۔“ فرینک نے مڑے بغیر یک سرے میں جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”میری طرف سے بھی اُسے سالگرہ کی مبارکباد دے دینا۔“ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ شکریہ مادام! — ضرور ضرور“ — فرینک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ٹیکسی سڑک پر خاصی رفتار سے چلتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی اور جولیا غاموشی سے بیٹھی اور دگر دسے ماحول کا جائزہ لے رہی تھی۔ سڑک شیطان کی آنت کی طرح طویل سے طویل تر ہوتی جا رہی تھی اور اس قدر

”یس مادم! — آپ طویل عرصے بعد یہاں تشریف لائی ہیں۔“
نوجوان نے مسکراتے ہوئے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔
”میں مادم کی نئی سیکرٹری جویا ہوں۔ بلیک کافی لے آؤ۔“
جویا کی بجائے جیکی نے کہا۔

”اوہ! — یس مادم۔“ نوجوان نے حیرت بھرے انداز میں خاموش
بیٹھی ہوئی جویا کو دیکھا اور پھر واپس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔
جویا جس جگہ بیٹھی ہوئی تھی وہاں سے باہر کا منظر صاف نظر آ رہا تھا۔
اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک کافی ان کی ٹیبل پر پہنچتی، اس نے تین کاروں
کو ٹیکسی کے قریب آکر رکتے ہوئے دیکھا۔ ان کاروں میں سے کئی افراد باہر
نکل آئے اور جویا ان کے ٹیلیے اور چہروں کے علاوہ ان کی جیبوں کے اُبھار
دیکھ کر چونک پڑی۔ وہ ٹیکسی سے باہر نکل کر کھڑے ہوئے ڈرائیور فرنیک سے
باتیں کر رہے تھے۔ اور فرنیک نے اندر کی طرف اشارہ کیا۔

”جیکی بھاگو۔ خطرہ۔ یہ لوگ یقیناً تمہیں پکڑنے آئے ہیں۔ پچھلی
طرف سے نکل جاؤ۔ جلدی۔ میں انہیں بھگت لوں گی۔ جلدی
کردو۔“ جویا نے تیز لہجے میں کہا اور جیکی ایک جھٹکے سے کھڑی ہو گئی۔
کیونکہ جویا کو غور سے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے بھی گردن موڑ کر
باہر دیکھنا شروع کر دیا تھا۔ دوسرے لمحے وہ بکلی کی سی تیزی سے بھاگتی ہوئی
کاؤنٹر کے قریب راہداری میں غائب ہو گئی۔

اسی لمحے ریسٹوران کا دروازہ کھلا اور پولیس شیرف دو پولیس آفیسروں
کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ اس نے جویا کو دیکھ کر آشنائی کے انداز میں سر ہلایا
اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت ایک قریبی میز کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے چار

والا خطرہ توٹل جلتے گا۔ پھر وقت گزر جانے کے بعد مادم جیکی اپنے مستقبل
کے بارے میں خود فیصلہ آسانی کر سکتی تھی۔ لیکن اس ڈرائیور فرنیک کی وجہ
سے اسے خاموش بیٹھنا پڑ رہا تھا۔

پھر خجاندے کس وقت خدا خدا کر کے ایک موٹر آیا اور اس کے ساتھ ہی
دور باقی دے ریسٹوران کی بلڈنگ بھی نظر آئی۔

”فرنیک! — گاڑی ریسٹوران کے سامنے روکنا۔“ مادم کا چہرہ بتا
رہا ہے کہ انہیں پتہ نہیں لگی ہوئی ہے۔“ — اچانک جیکی نے ڈرائیور سے
مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت واقعی بڑی نبض شناس سیکرٹری معلوم ہو
رہی تھی اور جویا اس کے اس فقرے پر بے اختیار مسکرا دی۔

”اوہ! — یس مادم۔“ فرنیک نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر
ریسٹوران کی عمارت قریب آتے ہی اس نے گاڑی اس کی طرف موڑ دی۔
چند لمحوں بعد کار ریسٹوران کے گیٹ سے ذرا ہٹ کر ٹک گئی۔

”آئیے مادم۔“ جیکی نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور
جویا سر ہلاتی ہوئی نیچے اتر آئی اور پھر وہ دونوں تیز قدم اٹھاتی ریسٹوران
کی طرف بڑھ گئیں۔

”مجھے خود بے حد پتہ نہیں ہو رہی تھی جویا۔“ جیکی نے دروازے
پر پہنچ کر کہا اور جویا نے سر ہلادیا۔

ریسٹوران میں اس وقت اِکادکا افراد ہی موجود تھے۔ وہ دونوں تیز تیز
قدم اٹھاتی ایک خالی میز کی طرف بڑھ گئیں۔ اور ان کے بیٹھتے ہی کاؤنٹر
کے پیچھے کھڑا ہوا نوجوان تیزی سے کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر ان کی
طرف بڑھا۔

آدمی اندر داخل ہوئے اور وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔
 "یہ لیجئے مادام کافی — وہ آپ کی سیکرٹری صاحبہ کہاں گئی ہیں —"
 اسی لمحے کاؤنٹر بوائے ہاتھ میں ٹرے اٹھائے میز کے قریب پہنچ گیا۔
 "وہ ہاتھ روم میں گئی ہیں" — جولی نے جیکی کے ہلبے میں کہا اور کاؤنٹر
 بوائے نے سر ہلاتے ہوئے کافی کی پالیاں میز پر رکھ دیں۔
 اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو پولیس آفیسر اندر داخل ہوئے۔ انہوں
 نے بھی جولی کی طرف دیکھ کر مودبانہ انداز میں سر ہلا دیا۔ اور جولی کے جواب
 دینے پر وہ بھی اپنے پولیس ساتھیوں کی طرف بڑھ گئے جو دروازے کے
 قریب ہی ایک میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔
 جولی ابظاہر اطمینان سے بیٹھی کافی سپ کر رہی تھی لیکن کاؤنٹر پر کھڑے
 افراد کے چہرے اور ان کی بے چینی دیکھ کر ہی اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ
 وہ لوگ کوئی واردات کرنے کے لئے انتہائی بے چین ہیں۔ شاید پولیس
 آفیسران کی وجہ سے وہ خاموش کھڑے تھے۔ جولی چاہتی تھی کہ جیکی کو
 زیادہ سے زیادہ دُور نکل جانے کا موقع مل جائے۔ اس لئے وہ بھی خاموش
 بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کا ذہن اپنے بچاؤ کی تدبیریں
 بھی سوچ رہا تھا۔ اور پھر ایک تجویز اس کے ذہن میں آگئی۔ وہ جلدی
 سے اٹھی اور تیزی سے اس میز کی طرف بڑھ گئی جس پر پولیس آفیسران
 بیٹھے ہوئے تھے۔ جولی کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ سب ایک لمحے
 کے لئے تو حیران ہو گئے مگر دوسرے لمحے وہ اس کے لئے احتراماً
 کھڑے ہو گئے۔
 "آئیے مادام! — حکم" — پولیس شیف نے حیرت بھرے ہلبے

میں کہا۔
 "آپ میری تھوڑی سی مدد کر سکیں گے" — جولی نے مسکراتے
 ہوئے کہا۔
 "اوہ لیس مادام — حکم فرمائیں" — پولیس شیف نے مسکراتے
 ہوئے کہا۔
 "باہر میری ٹیکسی کھڑی ہے۔ ڈرائیور فرینک ہے — میری سیکرٹری
 میرے ساتھ تھی لیکن وہ ایک ضروری کام سے چلی گئی ہے اور میں انکی
 سفر کرنا نہیں چاہتی — اس لئے کیا آپ اپنی ایک پولیس کار میرے
 ساتھ بھیجیں گے ریڈ ایر وپوائنٹ تک" — جولی نے کہا۔
 "اوہ لیس مادام! — یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے — آپ حکم
 کریں تو ہم اپنی کار میں آپ کو ریڈ ایر وپوائنٹ پہنچا دیتے ہیں" —
 پولیس شیف نے کہا۔
 "اوہ! — اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے" — جولی نے مسکراتے
 ہوئے جواب دیا۔ اس نے دراصل جان بوجھ کر یہ فرمائش نہ کی تھی۔ کیونکہ
 اسے معلوم نہ تھا کہ مادام جیکی کے ان پولیس آفیسران سے کتنے گہرے مراسم
 ہیں۔ یہ بات بھی اس نے اس لئے کی تھی کہ ان پولیس آفیسران نے ریڈ ایر
 میں داخل ہوتے وقت آشنائی کے طور پر اسے دیکھ کر سر ہلایا تھا۔
 "ہاورڈ! — تم مادام کو ریڈ ایر وپوائنٹ پر چھوڑ آؤ — اور آتے
 وقت انسپکٹر انکیل سے رپورٹ بھی لیتے آنا" — پولیس شیف
 نے ایک نوجوان پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "لیس سر — آئیے مادام" — اس نوجوان پولیس آفیسر نے اٹھتے

کاشانہ بن گئے تھے۔

جولیانے فائرنگ کا پہلا برسٹ ختم ہوتے ہی چھلانگ لگائی اور ریسٹوران کے ٹوٹے ہوئے دروازے میں سے گذر کر وہ فرش پر گر کر رول کرتی ہوئی تیزی سے دیوار کی اوٹ میں ہوئی اور پھر اٹھ کر بے تحاشا بھاگتی ہوئی وہ کاؤنٹر کے پیچھے جا کر چھپ گئی۔ کاؤنٹر بوائے بھی کاؤنٹر کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ اس نے جولیا کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں نمودار ہو گئیں۔ لیکن وہ کچھ بولا نہیں۔

”اندر گئی ہے اندر“ — باہر سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بہت سے لوگوں کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ سب دوڑتے ہوئے اندر آ رہے تھے۔

جولیانے اسی لمحے ایک اوجھلہ کیا اور آہستہ سے کاؤنٹر کے خالی ٹانے کے اندر اس طرح گھس گئی کہ اگر کوئی اوپر سے جھانکے تو وہ نظر نہ آئے البتہ اس کے لئے یہ انتہائی رسک تھا کہ اگر کاؤنٹر پر باہر سے گولیاں برساتی جاتیں تو وہ لازماً ہلاک ہو جاتی۔ دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں ادھر ادھر سنائی دے رہی تھیں۔ اور پھر جولیانے ایک بھاری سانس بٹھائی اور آہستہ سے کاؤنٹر بوائے کو پیچ کر اوپر کو اٹھتے ہوئے دیکھا کاؤنٹر بوائے کو باہر گھسیٹ لیا گیا تھا۔

”کہاں ہے مادام! — وہ اندر آئی تھی“ — ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”مم — مم — مجھے نہیں معلوم“ — کاؤنٹر بوائے کی دہشت زدہ آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ کی آوازیں اور اس نوجوان کی

ہوئے کہا اور پھر وہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی اس کے پیچھے گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔

کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے چاروں آدمی جولیا کے پولیس آفیسران کے پاس جاتے ہی تیزی سے ریسٹوران سے باہر نکل گئے تھے۔ جولیا کی چونکہ ان کی طرف سائیڈ تھی اس لئے وہ انہیں جاتے ہوئے نہ دیکھ سکی تھی اس لئے وہ انہیں کاؤنٹر پر موجود نہ پا کر چونک پڑی لیکن بہر حال اُسے جانا تو تھا۔ اس لئے وہ بھی ہاورڈ کے پیچھے ریسٹوران کا دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔ وہ تینوں کاریں اس وقت سٹارٹ ہو کر مڑ رہی تھیں اور باہر نکلتے ہی اچانک جولیا کو تینوں کاروں میں سے مشین گنوں کی نالیں باہر جھانکتی دکھائی دیں تو اس نے بکثرت بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور ایک ستون کی آڑ میں ہو گئی اور عین اسی لمحے فضا مشین گنوں کے خوفناک دھماکوں اور ریسٹوران کے دروازے اور کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹنے کی آوازیں سے گونج اٹھی۔ ریسٹوران کے اندر سے بھی انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ ہاورڈ بھی چیخا ہوا زمین پر گرا۔ گولیوں نے واقعی اسے مہجون ڈالا تھا۔

تینوں کاریں فائرنگ کرتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھ گئیں اور جب چند لمحوں بعد دھماکوں کی گونج ختم ہوئی تو پولیس شیرف اور دوسرے پولیس آفیسران دیوار لہراتے باہر کی طرف پکے اور جولیا بھی ستون کی اوٹ سے نکلتا ہی چاہتی تھی کہ ایک بار پھر خوفناک فائرنگ کی آوازیں سے ماحول گونج اٹھا۔ اس بار پولیس کاروں کی اوٹ سے فائرنگ کی گئی تھی اور پولیس شیرف اور دوسرے پولیس آفیسران گولیوں

لئے لازماً وہ پریشانیوں میں پھنس جاتی۔ اور شاید حملہ آور اب پولیس کا بھی لحاظ نہ کرتے۔ کیونکہ پہلے بھی انہوں نے پولیس والوں کو بھی نشانہ بنادیا تھا۔

ایک لمحے کے لئے جولیا کو یہ سوچ کر حیرت ہوئی کہ انہوں نے پہلے رستوران کے اندر فائر کیوں نہیں کھولا۔ حالانکہ وہ وہاں آسانی سے گولیوں کا شکار بن سکتی تھی۔ لیکن پھر جیسے ہی وہ باہر نکلی، حملہ آوروں نے پولیس کا بھی لحاظ نہ کیا تھا۔ اس کی توجہ یہ اس کے ذہن نے یہی کی تھی کہ شاید حملہ آوروں کا سرغنہ باہر موجود تھا اور اس نے پولیس پر بھی فائر کھولنے کا حکم دے دیا تھا۔ بہر حال وہ اب جلد از جلد اس میک آپ سے جان چھڑانا چاہتی تھی کیونکہ اس میک آپ کی وجہ سے اس کی جان اس وقت شدید خطرے میں تھی۔ لیکن یہ میک آپ ظاہر ہے پانی یا مٹی سے تو صاف نہ ہو سکتا تھا اس کے لئے مخصوص کیمیکلز چاہیے تھے جو یہاں کسی صورت بھی دستیاب نہ ہو سکتے تھے۔ وہ سڑک سے ہٹ کر پہاڑیوں کے اندر دوڑتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھی جا رہی تھی جب اس کے خیال کے مطابق وہ محفوظ مقام پر پہنچ گئی تو وہ آہستہ آہستہ چلنے لگی۔ اس کا سانس بھولا ہوا تھا۔ اب یہاں سے ولیٹن کا رس حفاظت سے پہنچ جانا اس کے لئے بڑا مسئلہ بن گیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ یہاں رُک تو نہ سکتی تھی۔ اس لئے وہ مسلسل چلتی رہی اور پھر مقوڑی دیر بعد وہ درختوں کے ایک ذخیرے کے قریب پہنچ گئی۔ اس کا سانس چونکہ مسلسل دوڑنے اور چلنے کی وجہ سے مچھل گیا تھا اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ درختوں کے اس جھنڈ میں بیٹھ کر وہ کچھ دیر آرام کرے گی اور اس

پہنچ اور گرنے کا دھماکہ سنائی دیا تو جولیا نے ہونٹ بیمنج لئے۔

”دوڑو۔۔۔ وہ کچھ دیر وارے سے نکل گئی ہوگی۔ آؤہر۔۔۔ ایک اور چینی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں ایک بار پھر سنائی دیں اور پھر باہر سے کاریں سٹارٹ ہونے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر آہستہ آہستہ خاموشی چھا گئی۔

جولیا کا ڈنٹر کے اندر ونی خانے میں دھکی پڑی رہی۔ وہ ہر لحاظ سے پوری طرح قفل کر لینا چاہتی تھی۔ جب کافی دیر تک بھانک خاموشی رہی تو وہ اس خانے سے باہر نکلی اور اس نے سراٹھا کر کاؤنٹر سے باہر دیکھا تو اس کے ہونٹ بیمنج گئے۔ رستوران میں موجود افراد کی لاشیں فرش پر پڑی ہوئی تھیں۔ پورا ہال تباہ ہو چکا تھا۔ وہاں کوئی ذی نفس زندہ نہ بچا تھا۔ جولیا آہستہ آہستہ کاؤنٹر سے باہر آئی اور پھر تیزی سے بیرونی دروازہ کی طرف بڑھنے لگی۔

باہر برآمدہ پولیس آفیسران کی لاشوں سے اٹا پڑا تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھی۔۔۔ اور ایک طرف کھڑی ٹیکسی کی طرف بڑھتی گئی دوسرے لمحے اس نے ایک طویل سانس لیا۔ ڈرائیور فرینک بھی مرا پڑا تھا اور ٹیکسی کے ٹائر بھی گولیوں سے چھلنی ہو کر فلیٹ ہو چکے تھے۔ وہ تیزی سے پولیس کاروں کی طرف بڑھی لیکن ان کے ٹائر بھی فلیٹ ہو چکے تھے چنانچہ وہ تیزی سے پیدل ہی آگے دوڑنے لگی۔ لیکن سڑک پر آگے بڑھنے کی بجائے وہ سائیڈ میں موجود پہاڑیوں کی طرف بھاگ رہی تھی۔ کیونکہ اس وقت اسے دو خطرے لاحق تھے۔ ایک تو یہ کہ حملہ آور دوبارہ آسکتے تھے اور دوسرا یہ کہ پولیس بھی یہاں پہنچ سکتی تھی۔ اور چونکہ وہ میک آپ میں تھی اس

طور پر طبی امداد کی ضرورت تھی۔ لیکن اس کی اپنی جان خطرے میں تھی۔ وہ مادام جیکی کے لئے طبی امداد کہاں سے لاتی۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ وہ اب یہاں خود بھی زیادہ دیر تک نہ رُکنا چاہتی تھی۔ کیونکہ وہ خطرناک سانپ کسی بھی وقت اس پر بھی حملہ کر سکتا تھا۔

جولیانے جھک کر مادام جیکی کو اٹھایا اور اُسے کاندھے پر لا دکر وہ تیزی سے مڑی اور پھر جھنڈ سے باہر آکر وہ سڑک کی طرف دوڑنے لگی۔ اس کی سمجھ میں اب صرف یہی صورت آتی تھی کہ وہ اُسے سڑک کے کنارے ڈال دے۔ کیونکہ مادام جیکی اس وقت اس کے اپنے یعنی جولیا کے میک آپ میں تھی اس لئے بظاہر اُسے ان حملہ آوروں سے کوئی خطرہ نہ تھا۔

مادام جیکی کے سڑک کے کنارے پڑے ہونے کی وجہ سے وہاں سے گزرنے والے لازماً اُسے چیک کریں گے اور پھر اگر اس کی زندگی باقی ہوئی تو اُسے بروقت طبی امداد بھی مل سکتی ہے۔ ورنہ اس کی قسمت۔۔۔ اس سے زیادہ جولیا اس وقت اس کے لئے کچھ کر بھی نہ سکتی تھی۔

پہاڑی چٹانوں سے نکل کر جولیا ایک لمحے کے لئے رُکی۔ سڑک اس وقت خالی تھی۔ جولیا بھاگ پڑی۔ اور پھر اس نے مادام جیکی کو سڑک کے کنارے جھاڑیوں میں لٹا دیا اور پھر واپس دوڑتی ہوئی پہاڑیوں کے اندر آگئی۔ اس نے ایک بار پھر پہاڑیوں کے اندر دوڑنا شروع کر دیا وہ سڑک کے قریب دوڑنے کا خطرہ مول نہ لے سکتی تھی۔

کافی دُور آگے بڑھنے کے بعد جولیا بُری طرح تھک گئی تو ایک چٹان

کے بعد کوئی لائحہ عمل سوچ کر آگے بڑھے گی۔ لیکن درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوتے ہی وہ بُری طرح چونک پڑی۔ کیونکہ وہاں اس نے مادام جیکی کو گھاس پر اوندھے منہ پڑے دیکھا۔ وہ دڑ کر اس کی طرف بڑھی تو اسی لمحے ایک زردی مائل مٹیالے رنگ کا سانپ تیزی سے رینگتا ہوا گھاس میں آگے بڑھ گیا اور جولیا تھٹک کر رُک گئی۔

جب سانپ کافی دُور جا کر غائب ہو گیا اور گھاس کا سر سرانا بند ہو گیا تو جولیا آگے بڑھی۔ مادام جیکی اوندھے منہ پڑی ہوئی تھی اور جولیا یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ مادام جیکی کی پنڈلی کے پچھلے حصے پر جراب سے ذرا اوپر سانپ کے کاٹنے کا واضح نشان موجود تھا۔

جولیانے جلدی سے مادام جیکی کو سیدھا لیا تو وہ زندہ تھی لیکن اس کے جسم کا رنگ خاصا زرد پڑ چکا تھا۔ اس کے ہونٹوں کے کناروں سے زردی مائل رنگ کے چھوٹے چھوٹے بلبے نکل رہے تھے۔ وہ بیہوش تھی۔

جولیا یہ تو سمجھ گئی تھی کہ مادام جیکی کی یہ حالت سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ یقیناً مادام جیکی ریسٹوران سے نکل کر جان بچانے کے لئے دوڑتی ہوئی پہاڑیوں میں سے ہو کر اس جھنڈ میں آئی۔ چونکہ تیز دوڑنے کی وجہ سے اس کا سانس پھول گیا ہو گا اس لئے وہ یہاں گھاس پر گر گئی۔ اوندھے منہ گرنے کی یہی وجہ تھی کہ انتہائی تیز سانس میں اگر آدمی اوندھے منہ لیٹ جائے تو وہ جلدی نارمل ہو جاتا ہے۔ اور جسم کو بھی سکون ملتا ہے۔ لیکن یہاں موجود سانپ نے اُسے کاٹ لیا۔ اب جولیا واقعی پریشان ہو گئی۔ مادام جیکی کو فوری

بیٹھی۔ ٹرک ڈرائیور نے ٹرک آگے بڑھا دیا۔ اور پھر جو لیا ایک جھوٹی سچی کہانی سنا کر ٹرک ڈرائیور کو مطمئن کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ اور اب وہ خود بھی انتہائی اطمینان سے ریڈ ایر وپوائنٹ کی طرف سفر کر رہی تھی۔ اسے بس مادام جیکی کی فکر تھی۔ ایک بار اسے خیال بھی آیا کہ وہ ٹرک ڈرائیور سے اس بارے میں پوچھے۔ کیونکہ وہ ادھر سے ہی آ رہا تھا۔ لیکن وہ خاموش ہو گئی۔ کیونکہ اس طرح ٹرک ڈرائیور دوبارہ مشکوک ہو سکتا تھا اور اس کے مشکوک ہونے کی صورت میں وہ ایک بار پھر مشکل میں پھنس سکتی تھی۔ اس لئے مادام جیکی کو اس کی قسمت پر چھوڑ کر وہ خاموش بیٹھی رہی۔

کے سہارے بیٹھ کر ہانپنے لگی۔ اب وہ اس رستوران سے کافی دور آچکی تھی اس لئے اب اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ دوبارہ سڑک پر ہی جائے ورنہ بچانے وہ منحوس ریڈ ایر وپوائنٹ ابھی کتنی دور تھا۔ اور وہ کب تک ان پہاڑیوں میں جھپکتی پھرتی۔

چنانچہ جب اس کا سانس قدرے نارمل ہوا تو وہ اٹھی اور پھر آہستہ آہستہ سڑک کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ اب فیصلہ کر چکی تھی کہ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔

ابھی وہ سڑک کے قریب پہنچی تھی کہ اس نے رستوران کی طرف سے ایک بیوی لوڈر ٹرک کو آتے دیکھا۔ جو لیا نے جلدی سے آگے بڑھ کر زور زور سے ہاتھ ہلانے شروع کر دیئے۔ اگر اسے ٹرک میں لفٹ بل جائے تو اس کے نقطہ نظر سے وہ کار کی نسبت زیادہ محفوظ طریقے سے سفر کر سکتی تھی۔ ٹرک کی رفتار کم ہونی شروع ہو گئی اور چند لمحوں بعد وہ جو لیا کے قریب پہنچ کر رُک گیا۔ ادھیڑ عمر ٹرک ڈرائیور نے کھڑکی سے سر باہر نکالا۔

”کیا آپ مجھے ریڈ ایر وپوائنٹ تک پہنچا سکتے ہیں۔“ آپ کی مہربانی ہوگی۔“ — — — جو لیا نے کہا۔

”ریڈ ایر وپوائنٹ — — — ٹھیک ہے۔ آجائے۔ دوسری طرف سے۔“ ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جو لیا ٹرک کے سامنے سے گھوم کر جلدی سے اوپر چڑھ گئی۔ اس نے ڈرائیور کی آنکھوں میں حیرت اور شبہ کے تاثرات دیکھ لئے تھے۔ ایسا شاید اس کے مسئلے ہوئے لباس اور پریشان بالوں کی وجہ سے تھا۔ لیکن جو لیا نے پرواہ نہ کی۔ جیسے ہی وہ سائیڈ سینٹ

کا فاصلہ طے ہونے کے بعد جیسے ہی سڑک ایک موڑ سے گھومی، عمران کی نظریں سڑک کے کنارے پڑے ہوئے ایک انسانی جسم پر جم گئیں۔
 ”اوہ ردکو — میورک ردکو! — میرے خیال میں یہ جو لیا ہے —“
 عمران نے پچھت چرخ کر کہا اور میورک نے بغیر پیچھے دیکھے استہائی تیزی سے کار سڑک کے دوسرے کنارے کی طرف موڑ دی، اسے بھی سڑک کے کنارے پڑا ہوا انسانی جسم نظر آ گیا تھا۔ گو یہ جسم جھاڑیوں میں پڑا تھا اور سر سرئی لگا ہوں سے نظر نہ آتا تھا۔ لیکن چونکہ عمران بڑے غور سے سارے ماحول کو دیکھ رہا تھا اس لئے اس کی نظروں نے اسے چپک کر لیا تھا۔
 اچانک کار موڑنے کی وجہ سے اس کے پیچھے آنے والے ڈرائیور نے بڑی مہارت سے ٹیئرنگ کاٹ کر اپنی کار ٹکرانے سے بچانی درنہ خوفناک ایکسیڈنٹ ہو جانا یقینی تھا۔ لیکن میورک اور عمران کو تو اس وقت سولے جھاڑیوں میں پڑے ہوئے اس انسانی جسم کے اور کسی چیز کا ہی ہوش نہ تھا کیونکہ قریب آنے پر عمران نے اسے پہچان لیا تھا۔ وہ واقعی جو لیا تھی۔ کار رکنے سے پہلے ہی عمران نے دروازہ کھول کر نیچے پھلانگ لگا دی اور دوڑتا ہوا ان جھاڑیوں کے قریب پہنچ گیا۔ وہ واقعی جو لیا تھی۔ عمران نے جیسے ہی اس کا چہرہ دیکھا اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ چہرے پر موجود بے پناہ زردی بتا رہی تھی کہ جو لیا مر چکی ہے لیکن دوسرے لمحے عمران کی نظریں اس کے ہونٹوں کے کناروں سے نکلتے ہوئے زردی مائل بلبلوں پر پڑی تھی تو وہ بری طرح اچھل پڑا۔ بلبلے غبنے کا مطلب تھا کہ ابھی سانس چل رہی ہے۔
 عمران نے جھک کر جو لیا کی نبض تھام لی اور اسے معلوم ہو گیا کہ جو لیا

میورک واقعی آمدھی اور طوفان کی طرح کار دوڑاتے چلا جا رہا تھا۔ چونکہ اس کی کار پریسیکٹ سروس کا مخصوص نشان موجود تھا اس لئے شاید ٹریفک پولیس نے اس کی بے پناہ رفتار کے باوجود بھی اسے چپک نہ کیا تھا پچھلی کار بھی اسی رفتار سے آرہی تھی اور عمران ہونٹ بھنپے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ انہیں ولیٹن کارمین اور بولیویا کی سرحد پر صرف ایک لمحہ کے لئے رگنا پڑا لیکن میورک نے جیسے ہی اپنا مخصوص کارڈ گاڑا کہ وہ دکھایا تو اس نے فوراً انہیں جانے کا اشارہ کیا اور کار تیزی سے سرحدی شہر ریڈ ایر میں داخل ہو گئی۔ شہر کچھ زیادہ وسیع نہ تھا اس لئے جلد ہی وہ شہر سے نکل کر ٹالبوٹ روڈ پر پہنچ گئے۔

عمران کی تیز نظریں سڑک کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ اس ٹیکسی کو تلاش کر رہا تھا جس میں وہ دونوں سفر کر رہی تھیں۔ لیکن ابھی تک سولے ہیوی لوڈز ٹرکوں اور کاروں کے اسے کوئی ٹیکسی نظر نہ آئی تھی۔ تقریباً پندرہ کلومیٹر

بے چین لہجے میں کہا۔

”اب اسے ہوش آنے پر ہی معلوم ہو سکتا ہے“ — عمران نے ہونٹ چھینٹتے ہوئے جواب دیا۔

کار اب ریڈ ایرو میں داخل ہو چکی تھی اور چند لمحوں بعد میورک نے کار ایک شاندار ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ کے سامنے روک دی اور اس کے بعد میورک کے چھینٹے چلائے پر ہسپتال والے انتہائی برق رفتاری سے حرکت میں آگئے اور چند لمحوں بعد ہی اس لڑکی پر ہسپتال کے ماہر ترین ڈاکٹر جھکے ہوئے تھے۔ وہ اسے آپریشن تھیٹر میں لے گئے تھے۔

عمران بڑے اضطراب کے عالم میں باہر ٹہل رہا تھا کہ یکھفت وہ چونک کر رکا۔

”اوہ صفدر! — جولیہ کو تو صرف تمہارے ہٹل کا علم ہے — وہ جب بھی پہنچے گی وہیں پہنچے گی — اوہ! — وہ وہاں فون بھی کر سکتی ہے اور تمہارے دہان موجود نہ ہونے پر وہ ظاہر ہے ہٹل نہ جائے گی“ — عمران نے بڑے پرجوش انداز میں فقرے کا آغاز کیا تھا لیکن پھر ڈھیلے انداز میں اس نے اس کا اختتام کیا۔

”اگر آپ کہیں تو میں یہاں ریلوے اسٹیشن پر جا کر چیک کروں — جولیہ لازماً یہاں آتی ہوگی تو ریلوے اسٹیشن کے ذریعے ہی ولیٹرن کارنر جائے گی“ — نعمانی نے کہا۔

”لیکن صفدر! — اگر وہ اس لڑکی جیکی کے میک آپ میں ہوتی تو پھر اسے پہچانا نہ جاسکے گا۔ کیونکہ جیکی کا اصل چہرہ تو ہم میں سے کسی نے بھی اب تک نہیں دیکھا“ — عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

زندہ تھی۔ میورک، صفدر اور نعمانی بھی اس کے پاس پہنچ چکے تھے۔

”ابھی یہ زندہ ہے۔ لیکن اسے فوری طور پر طبی امداد چاہیے“ — عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جھک کر اس نے جولیہ کو اٹھا کر کانڈھے پر لا دیا اور پھر واپس کار کی طرف دوڑ پڑا۔ میورک اور عمران کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑے۔ اسی لمحے دوسری کار جو تیز رفتاری کی دگر سے آگے نکل گئی تھی۔ ٹرک واپس پہنچی۔ عمران نے اپنی کار کا عقبی دروازہ کھول کر جولیہ کو عقبی سیٹ پر لٹایا اور خود اچھل کر وہ سیٹوں کے درمیانی حصے میں اکڑوں بیٹھ گیا۔ میورک، صفدر اور نعمانی تینوں اگلی سیٹوں پر بیٹھ چکے تھے اور دوسرے لمحے میورک نے کار موڑی اور پھر پوری رفتار سے اسے واپس ریڈ ایرو پوائنٹ کی طرف دوڑائے لگا۔ وہ عمران کا فقرہ سن چکا تھا کہ اس لڑکی کو فوری طبی امداد چاہیے اور فوری طور پر طبی امداد ریڈ ایرو ہسپتال سے ہی مل سکتی تھی۔

”اوہ! — اسے تو سانپ نے کاٹا ہے“ — عقبی سیٹوں کے درمیان اکڑوں جھکے ہوئے عمران نے کہا تو صفدر — نعمانی اور میورک تینوں چونک پڑے۔

”سانپ نے“ — صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

”ہاں! — سانپ نے — اور یہ جولیہ بھی نہیں ہے البتہ یہ جولیہ کے لباس اور اس کے میک آپ میں ہے — اوہ! میں سمجھ گیا۔ یہ لازماً مادام جیکی ہوگی“ — عمران نے کہا اور اس بار صفدر بڑی طرح اچھل پڑا۔

”اوہ! — اگر ایسا ہے تو پھر جولیہ کہاں ہے“ — صفدر نے

"اگر ہم جولیا کو نہ پہچان سکیں گے تو جولیا تو ہمیں پہچان سکتی ہے۔"
صفر نے کہا تو عمران ایک بار پھر چوک پڑا۔
"اوه ہاں! — اس کا تو مجھے خیال نہ آیا تھا۔" عمران نے الجھے
ہوتے لہجے میں کہا۔ واقعی عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کا ذہن
ماؤف ہو کر رہ گیا ہو۔

"عمران صاحب! — آخر آپ اس قدر الجھ کیوں گئے ہیں۔ اس
سے بھی زیادہ خطرناک حالات پہلے بھی پیش آتے رہے ہیں۔ اور پھر جولیا کوئی
عام لڑکی نہیں ہے۔ وہ ہر قسم کے حالات سے نمٹنا خوب جانتی ہے۔
صفر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔ صفر کے اس فقرے
نے واقعی اس کے ذہن کو جھنجھوڑ دیا تھا۔ اور اسے اچانک محسوس ہونے لگا
جیسے اس کے ذہن کی رُکی ہوئی گراںیاں خود بخود چل پڑی ہوں۔

"اد۔ کے صفر! — واقعی مجھے اس قدر نہیں الجھنا چاہیے تھا۔
دیکھو! — تم باہر مت جاؤ۔ کیونکہ بلیو انگیل والے تمہیں جانتے ہیں البتہ نعمانی
کو بھیجا جاسکتا ہے۔ نعمانی! — تم ریلوے اسٹیشن پر چلے جاؤ۔
جولیا لازماً وہیں پہنچے گی۔ جولیا نے تمہیں دیکھ لیا تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔
عمران نے کہا اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔

"میں گیٹ تک تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔" صفر نے نعمانی سے
کہا اور پھر وہ دونوں باہر کی طرف مڑ گئے۔
چند لمحوں بعد آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آ گیا۔
"کیا ہوا ڈاکٹر؟" میڈرک نے جو دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا
بڑے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"انہیں زہریلے سانپ نے کاٹ لیا تھا۔ لیکن یہ بچ گئی ہیں۔
یہ ٹالو سانپ تھا جس کے زہر کا مکمل اثر آٹھ گھنٹوں بعد ہوتا ہے۔
بہر حال مریضہ ہوش میں آگئی ہیں۔ آپ چند منٹ بعد اس سے
مل سکتے ہیں۔" ڈاکٹر نے کہا اور میڈرک کا چہرہ کھل اٹھا۔
تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہی ڈاکٹر کی رہنمائی میں ایک کمرے میں
پہنچ گئے۔ جہاں بیڈ پر بظاہر جولیا لیٹی ہوئی تھی اس کے چہرے پر چھائی
ہوئی زردی اب کافی حد تک کم ہو چکی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ ابھی
میک آپ کے باوجود چہرے پر اس قدر زردی نظر آ رہی ہے تو اصل چہرے
پر یہ زردی اس سے کئی گنا زیادہ ہی ہوگی۔ میک آپ اتہائی ماہرانہ
انداز میں کیا گیا تھا لیکن چونکہ کار میں ٹٹانے کے بعد عمران نے کافی قریب
سے اسے دیکھا تھا اس لئے اس کی تیز نظروں سے میک آپ چھپا نہ
رہ سکتا تھا۔

"ہیلو مادام جیکی! — میں میڈرک ہوں۔ سیکرٹ سروس کا چیف۔"
میڈرک نے جلدی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
"آپ کو غلط فہمی ہوتی ہے۔ میرا نام جولیا ہے۔ جیکی نہیں؟
لڑکی نے منہ بند کرتے ہوئے کہا۔ لہجہ بالکل جولیا جیسا تھا اور عمران بے اختیار
مسکرا دیا۔

"آپ کا میک آپ صاف ہو چکا ہے مادام جیکی! — اور دوسری
بات یہ کہ جولیا ہماری سامتی ہے۔ میرا نام علی عمران ہے۔"
عمران نے کہا۔
"میک آپ صاف ہو چکا ہے۔ کیا مطلب! — میں نے

ڈاکٹر ابراہیم باہر جا کر میرے ساتھیوں کو بلا لائیں۔ میڈرک نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور ڈاکٹر سر ہلاتا ہوا باہر کی طرف لپک گیا۔

میورک! — تمہیں راز چاہئیں — مل جائیں گے — اب
 مارا جی کہیں جا تو نہیں سکتی — آؤ میرے ساتھ — میں تمہیں راز

"میورک! — آخر اتنی جلدی بھی کیا ہے — تم تو اس طرح بے چین ہو رہے ہو جیسے مادام جیکی عالم نزع میں ہو" — عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو — یہ سرکاری معاملات ہیں اور میں سرکاری معاملات میں کوئی مداخلت پسند نہیں کرتا" — میورک نے اس بار عمران کو بھی جھڑک دیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چینٹا ہوا اچھل کر کمرے کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ عمران کا زوردار قبضہ واقعی پوری قوت سے اس کے چہرے پر پڑا تھا۔ ریلوادر اس کے ہاتھ سے نکل کر دوڑ جا کر اٹھا۔

"جب خود شکار کیلئے لگ جاؤ — تب کسی پر رعب جھاڑا کرنا۔ سمجھے؟" عمران نے غزالتے ہوئے کہا۔

"تم — تم — میں تمہیں گولی مار دوں گا — میں تمہیں دوست سمجھ کر تمہارا لحاظ کر رہا تھا اور تم میرے راستے میں آ رہے ہو" — میورک نے گال پر ہاتھ رکھ کر اٹھتے ہوئے انتہائی غور و خوار لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔

"جناب! — باہر تو صرف آپ کی کار موجود ہے اور کوئی آدمی نہیں ہے" — ڈاکٹر نے حیرت سے ماحول کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ باہر جائیں" — عمران نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ حکمانہ تھا۔

"مشہور ڈاکٹر! — تم یہاں رکو — اس لڑکی کو باہر نہ نکلنے دینا — میں فون کر کے ابھی آدمی منگواتا ہوں — اور عمران! — تم بھی اپنے آپ کو گرفتار سمجھو" — میورک نے حلق کے بل چینٹتے ہوئے کہا اور پھر تیزی

سے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چلو اٹھو جیکی! — اس کا تو دماغ خراب ہو گیا ہے" — عمران نے میورک کے باہر نکلتے ہی مادام جیکی سے مخاطب ہو کر کہا جو بوکھلاہٹ میں بستر پر ہی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ اس کی آنکھوں سے خوف کے شدید آثار نمایاں تھے۔

"آپ انہیں نہیں لے جاسکتے جناب! — جب تک —"

"آپ ڈاکٹر ہیں — اس لئے آپ کے پیشے کے تقدس کا خیال کرتے ہوئے میں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ آپ خاموش رہیں ورنہ —" عمران نے ایسے غزالتے ہوئے لہجے میں کہا کہ ڈاکٹر بری طرح سہم کر رہ گیا۔ اور منہ سے کچھ نہ بول سکا۔

"چلو جیکی" — عمران نے جیکی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور جیکی اچھل کر بستر سے نیچے اتر آئی۔

عمران نے آگے بڑھ کر جیکی کا بازو پکڑا اور پھر اسے دوڑاتا ہوا دروازے سے باہر نکل آیا۔ آگے ایک راہداری تھی۔

ابھی عمران اور مادام جیکی دونوں ایک راہداری میں ہی تھے کہ موٹر سے میورک دوڑتا ہوا آیا۔

"رک جاؤ — تم نہیں جاسکتے" — میورک نے ان دونوں کو دوڑتے ہوئے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"اگر تم میں ہمت ہے رکنے کی تو روک کر دیکھو" — عمران نے غزالتے ہوئے کہا۔

”ان کا ساؤنڈ خراب ہو گیا ہے؟ عمران نے کہا اور کار ہسپتال سے باہر نکال کر تیزی سے دائیں طرف کو مڑ گیا۔
”لنعمانی چلا گیا ہے؟“ عمران نے پوچھا۔
”ہاں! میں نے میورک کی دوسری کار میں اسے بھیج دیا ہے لیکن اگر اسے جولیلا مل گئی تو وہ اسے ہسپتال لے آئے گا۔ مگر آپ تو یہاں سے جا رہے ہیں؟“ صفدر نے جلدی سے جواب دیا۔

”اوہ! جلدی سے اسے کال کرو اور کہو کہ اگر جولیلا مل جائے تو پہلے واپس ٹرانسمیٹر پر جگہ پوچھ لے۔ فی الحال کوئی جگہ بھی میرے ذہن میں نہیں ہے۔“ عمران نے کہا اور صفدر نے واقع ٹرانسمیٹر پر لنعمانی کو کال کرنا شروع کر دیا۔
”اوہ! لنعمانی تو کال ریسیو بھی نہیں کر رہا۔“ چند لمحوں بعد صفدر نے تسلیش بھرے لہجے میں کہا اور عمران اس کی بات سن کر بُری طرح چونک پڑا۔
”کال ریسیو نہیں کر رہا۔ کیوں! کہیں جولیلا کے ساتھ ہی اس کا ٹکراؤ اس حملہ آور گروپ سے تو نہیں ہو گیا؟“ عمران نے چونک کر پوچھا۔
”معلوم نہیں؟“ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران نے ہونٹ بھیجنے ہوئے کار کا رخ ایک چوک سے دائیں طرف جانے والی سڑک کی طرف موڑ دیا۔

یہ سڑک ریلوے اسٹیشن کی طرف جاتی تھی اور چوک پر ہی ایک بہت بڑا اشارتی بورڈ نصب تھا جس پر ریلوے اسٹیشن کو جانے والی سڑک کی سمت درج تھی۔

”مادام جیکی اب تمہیں یقین آگیا ہو گا کہ ہم جولیلا کے ساتھی ہیں اور جولیلا تمہارے میک اپ میں ہے۔ اس کی جان شدید خطرے میں ہے۔“

”مم۔ مم۔ میں نہیں گولی مار دوں گا۔“ میورک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر عمران پر حملہ کر دیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا فضا میں اچھلا اور پھر ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر گرا اور بُری طرح ترپنے لگا۔ وہ اٹھنے کی کوشش کرتا لیکن پھر نیچے گر پڑا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھے ہوئے تھے اور اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔

”ڈاکٹر! اس کا علاج کرو۔“ ریڑھ کی ہڈی کا چھٹا مہرہ ایڈجسٹ کر دینا۔“ عمران نے سڑک کرے کے دروازے کے باہر کھڑے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر جیکی کو ساتھ لیتے وہ دوڑتا ہوا مین گیٹ سے باہر آگیا جہاں میورک کی کار کھڑی تھی۔
اسی لمحے صفدر مین گیٹ سے اندر داخل ہوا اور عمران اور جیکی کو کار کی طرف بڑھتے دیکھ کر ادھر ہی آگیا۔
”کیا ہوا عمران صاحب؟“ صفدر نے قریب آکر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سب ٹھیک ہے۔ آؤ بیٹو۔ جلدی کرو۔“ عمران نے کار کا عقبی دروازہ کھول کر جیکی کو اندر دھکیلتے ہوئے جواب دیا اور پھر خود تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ صفدر کبلی کی سی تیزی سے سائیڈ سیٹ پر آ بیٹھا اور عمران نے کار گیٹ کی طرف بڑھا دی۔

”وہ میورک صاحب۔“ صفدر نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اب تک تمہاری اصل شکل نہیں دیکھی اس لئے ہم جو لیا کو تمہارے میک اپ میں پہچان نہیں سکتے۔ کیا تم خود ہی اپنا اصل حلیہ بتاؤ گی؟ عمران نے بیک مر میں پیچھے بیٹھی مادام جیکی سے جو جو لیا کے میک اپ میں تھی دیکھتے ہوئے کہا۔

”حلیہ کیا! میں اپنا فوٹو تمہیں دکھا دیتی ہوں“ مادام جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے گلے کے اندر ہاتھ ڈالا اور ایک جھٹکے سے واپس کھینچا تو اس کے ہاتھ میں باریک زنجیر کے ساتھ منسلک ایک لاکٹ موجود تھا۔ زنجیر شاید کافی لمبی تھی اس لئے لاکٹ گلے میں نہ ہونے کی وجہ سے نظر نہ آ سکتا تھا۔ مادام جیکی نے لاکٹ کو درمیان سے کھولا اور اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ لاکٹ کے اندر ایک تصویر موجود تھی جو ظاہر ہے مادام جیکی کی ہوگی۔ عمران نے ایک نظر لاکٹ کو دیکھا اور پھر اسے صفحہ کی طرف بڑھا دیا۔ صفحہ نے بھی ایک نظر دیکھ کر لاکٹ واپس مادام جیکی کی طرف بڑھا دیا۔

”شکریہ اب ہم تمہیں آسانی سے پہچان لیں گے“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفحہ بھی اس فقرے پر مسکرا دیا۔ ابھی عمران ہتھوڑا ہی اُگے کیا تھا کہ اس نے مڑک پو لوگوں کا ہجوم اکٹھا دیکھا۔ لوگ ایک ٹیکسی کو گھیرے ہوئے تھے۔ عمران نے دوسرے ہی چیک کر لیا کہ ٹیکسی کا ایکسیڈنٹ ہو چکا ہے۔ وہ مڑک کی سائیڈ پر موجود ایک فیکٹری کی بجتہ دیوار سے ٹکرا کر زکی کھڑی تھی۔ عمران نے کار اس کے قریب جاکر روکی اور پھر نیچے اُتر کر دوڑتا ہوا ہجوم کی طرف بڑھ گیا لیکن ہجوم کو چیر کر جب وہ ٹیکسی کے قریب پہنچا تو اس



سیکشن تھری کی پرانی سی عمارت کے ایک کمرے میں چارلس اور انتھونی بڑے مطمئن انداز میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان دونوں کے چہروں پر کامیابی کی مسکراہٹ جگمگا رہی تھی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کورو ہاتھ میں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر لئے اندر داخل ہوا۔

”میں نے اس پر چیف باس کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی ہے۔ آپ بات کر لیں“ کورو نے ٹرانسمیٹر سامنے موجود میز پر رکھتے ہوئے کہا اور چارلس سر ہلاتے ہوئے اس پر جھک گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا تو ٹرانسمیٹر سے ٹول ٹول کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس پر موجود بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ٹی تھری کا لانگ باس۔ اوور“ چارلس نے بار بار یہ فقرہ کہنا شروع کر دیا۔

”یس۔ ٹی دن اُنڈنگ یو۔ اوور“ چند لمحوں بعد ہی چیف

انتقونی کے ساتھ ریلوے اسٹیشن پر ہی رہا کہ اچانک مجھے مادام جیکی ایک ٹیکسی میں بیٹھی ہوتی نظر آتی — میں نے فوراً اس کا تعاقب کیا اور پھر اسٹیشن سے کچھ دور آگے جا کر میں نے ٹیکسی کو روک لیا اور چلتی ہوئی ٹیکسی پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ اس طرح مادام جیکی ٹیکسی ڈرائیور سمیت ہلاک ہو گئی اور ٹیکسی دیوار سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی — چونکہ اس سڑک پر ٹریفک بے پناہ تھا اس لئے ہم وہاں رکنے کی بجائے آگے بڑھ آئے۔ بہر حال مادام جیکی کے متعلق یقین ہے کہ وہ واقعی ختم ہو گئی ہے۔ اور۔۔۔ چارلس نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”کیسے یقین آیا نہیں — ہو سکتا ہے وہ ہلاک نہ ہوئی ہو۔ صرف زخمی ہو۔ اور۔۔۔ چیف نے انتہائی کثرتِ لہجے میں کہا۔

”باس! — جس انداز میں ہم نے ٹیکسی پر گولیاں برسائی ہیں اس کے بعد کسی کے زخم جانے کا پوائنٹ ایک فیصد بھی چانس باقی نہیں رہتا۔۔۔ دلیہ آپ کہیں تو میں سیکشن تھری کے ذریعے اس کی تصدیق کرا لیتا ہوں۔ اور۔۔۔ چارلس نے جواب دیا۔

”ہاں! — تصدیق بے حد ضروری ہے۔ فوراً تصدیق کر کے مجھے رپورٹ دو۔۔۔ اور اینڈ آف! — چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ چارلس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”کورو! — تم کسی آدمی کو بھیج کر تصدیق کرو۔ تاکہ چیف باس کو پوری طرح یقین آجائے۔۔۔ چارلس نے مسکراتے ہوئے کورو سے کہا۔

”ٹھیک ہے — میں ابھی معلوم کرا لیتا ہوں۔“ کورو نے

باس کی آواز سنا دی اور اس کے ساتھ ہی جلتا بجھتا ہوا بلب مسلسل جلنے لگا۔

”باس! — مشن مکمل ہو گیا ہے۔۔۔ مادام جیکی کو گولی مار دی گئی ہے۔ اور۔۔۔ چارلس نے کہا۔

”تفصیلی رپورٹ دو۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے سخت ہلچے میں کہا گیا۔

”باس! — مادام جیکی اور دوسری لڑکی جولیا ہیڈ کو آرڈر سے نکل کر ایک ٹیکسی کے ذریعے ریڈ ایرو جاب ہی تھیں کہ ہمیں اطلاع مل گئی — ہم فوراً ان کی طرف روانہ ہو گئے۔ لیکن اس وقت تک وہ ایک ہائی وے سائیڈ ریسٹوران میں پہنچ چکی تھیں — ٹیکسی ہمیں ریسٹوران کے باہر کھڑی نظر آگئی تھی۔ لیکن ریسٹوران میں صرف مادام جیکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی ساتھی لڑکی موجود نہ تھی — لیکن چونکہ ہمارے لئے اہم مادام جیکی ہی تھی اس لئے ہم نے اس پر فائر کھول دیا۔ لیکن وہاں موجود پولیس شیفر اور دوسرے پولیس افسران آڑے آ گئے۔ یہ لوگ تو ہلاک ہو گئے لیکن ان کی وجہ سے مادام جیکی کو فائر ہونے کا موقع مل گیا وہ اچانک ریسٹوران سے غائب ہو گئی — ہم اُسے تلاش کرتے رہے لیکن اس کا کہیں پتہ نہ چلا۔ اس پر مجھے خیال آیا کہ وہ جب بھی ریڈ ایرو پوائنٹ پہنچے گی۔ لازماً ویٹرن کارمن جلنے کے لئے ریلوے اسٹیشن کا ہی رخ کرے گی۔ چنانچہ ہم اس کی تلاش میں ناکام ہو کر ریڈ ایرو کے ریلوے اسٹیشن کی طرف گئے اور وہاں اُسے تلاش کیا گیا لیکن اس کا کہیں پتہ نہ چلا۔ میں نے سیکشن تھری کو باقی شہر میں پھیلا دیا تھا اور خود

”کیا کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔ اس قدر گولیاں کھانے کے بعد وہ کیسے زندہ رہ سکتی ہے۔۔۔؟“ چارلس نے ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں! جسے آپ نے مارا ہے وہ زندہ نہیں ہے وہ تو مر گئی ہے۔۔۔ لیکن وہ اصل مادام جیکی نہیں تھی۔۔۔ اصل مادام جیکی اس لڑکی جو لیا کے میک آپ میں تھی اور اسے سیکرٹ سروس کا چیف میورک لے کر ہسپتال پہنچا۔۔۔ اسے سانپ نے کاٹا ہوا تھا۔ وہاں ڈاکٹروں نے اس کا علاج کیا۔۔۔ میورک کے ساتھ پاکیشیائی نوجوان بھی تھے جو شاید اس لڑکی جو لیا کے ساتھی تھے۔۔۔ انہوں نے پہچانا کہ وہ جو لیا نہیں ہے بلکہ جو لیا کے میک آپ میں مادام جیکی ہے۔۔۔ وہاں میورک نے اس سے زیرو لیبارٹری کے راز معلوم کرنے چاہے تو ان پاکیشیائی آدمیوں اور میورک کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور انہوں نے میورک کو زخمی کر دیا اور مادام جیکی کو لے اڑے۔۔۔ میں نے تصدیق کے لئے ہسپتال بھی فون کیا تھا۔ اس کا انچارج ڈاکٹر میرا واقف ہے۔ اسی سے یہ ساری تفصیل معلوم ہوئی ہے وہ لڑکی اور ٹیکسی ڈرائیور جسے آپ نے گولیوں سے چھلنی کیا تھا ان کی لاشیں بھی اسی ہسپتال میں پہنچی ہیں اور ان کا پوسٹ مارٹم ہو رہا ہے۔۔۔ کورڈ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”اوہ!۔۔۔ اوہ! دیری بیڈ۔۔۔ اوہ!۔۔۔ اب میں سمجھ گیا کہ ہمارے ساتھ کیا چکر ہوا ہے۔ دونوں میں مشابہت تو پہلے ہی تھی اس لئے ان دونوں نے ایک دوسرے کا میک آپ کر لیا۔۔۔ اس طرح جسے ہم مادام جیکی سمجھتے رہے وہ دراصل مادام جیکی نہ تھی۔۔۔ اوہ دیری بیڈ۔۔۔ یہ تو بہت بُرا ہوا۔۔۔“

سر ہلاتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
”ویسے ہم تصدیق کے لئے ٹک تو سکتے تھے وہاں۔۔۔“ انھونی نے کہا۔

”نہیں!۔۔۔ اس طرح ہماری مکمل نشاندہی ہو جاتی۔۔۔ ویسے تصدیق کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔۔ چارلس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
”اب کیا پروگرام ہے۔۔۔ یہ مشن تو ختم ہوا۔۔۔“ انھونی نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

”پروگرام کیا ہوا ہے۔۔۔ اب نئے مشن تک چھٹیاں۔۔۔ میرا تو پروگرام اس بار سینڈویچ جانے کا ہے۔۔۔ وہاں آجکل بڑا شاندار میلہ لگا ہوا ہے۔۔۔ اگر تم ساتھ دو تو میری طرف سے دعوت سمجھو۔۔۔“ چارلس نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اوہ شکریہ!۔۔۔ ضرور چلوں گا۔۔۔ میں تو خود ایسے خوبصورت میلوں کا شوقین ہوں۔۔۔“ انھونی نے بھی ہنستے ہوئے کہا اور چارلس نے سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ دونوں اس میلے کے بارے میں گفتگو میں مصروف ہو گئے۔

مقہوڑی دیر بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کورڈ تقریباً بھاگنے کے سے انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

”کیا ہوا کورڈ۔۔۔؟“ چارلس نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔
”اوہ ہاں!۔۔۔ انتہائی تشویشناک خبر ہے۔۔۔ مادام جیکی تو زندہ ہے۔۔۔ کورڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”آؤ انتھونی! ہم خود بھی ان پاکیشیائیوں کو تلاش کریں۔ شاید کوئی ہمیں ہی نظر آجائے۔ ہم نے واقعی بہت بڑا دھوکہ کھایا ہے۔“ چارلس نے انتھونی سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بھاگنے کے سے انداز میں بڑھنے لگا۔ انتھونی بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے تھا۔

چارلس نے مری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

”اوہ! — اسی لئے رستوران میں وہ لڑکی جو مادام جیکی کے میک اپ میں تھی، اکیلی بیٹھی ہوئی تھی — ویسے باس! جو پھر فی اس لڑکی نے دکھائی ہے اس سے مجھے پہلے بھی شک پڑا تھا کہ مادام جیکی اس قدر پھرتیلی نہیں ہو سکتی۔“ انتھونی نے کہا۔

”کورو! — اب مادام جیکی کو تلاش کرنا ہماری مجبوری بن گیا ہے ورنہ تو چیف باس ہم سب کو گولیوں سے اڑا دے گا — اب ایسا ہے کہ ان پاکیشیائیوں کو تلاش کیا جائے۔ وہ بلیو اینگل کی طرف سے بھی کوئی رپورٹ نہیں ملی۔“ چارلس نے کہا۔

”ہمارے مشن پر جانے کے بعد کال آئی تھی تو میرے آدمیوں نے اُسے بتایا کہ مادام جیکی ٹرلین ہو گئی ہے اور ہم اُسے شکار کرنے گئے ہوئے ہیں۔“ میرے خیال میں اس کال کے بعد انہوں نے وہ نگرانی بھی ختم کر دی ہوگی۔“ کورو نے جواب دیا۔

”تم فوراً اپنے سب آدمیوں کو یہاں شہر میں پھیلا دو۔ اور بلیو اینگل کو ہدایت دے دو کہ وہ ولیٹرن کارمن میں انہیں تلاش کریں۔“ جیسے ہی کوئی پاکیشیائی نظر آئے — اُسے اغوا کر لیا جائے تاکہ اس سے پوچھ گچھ کر کے مادام جیکی کا پتہ لگایا جاسکے۔“ چارلس نے تیز ہلچے میں کہا۔

”یس بس۔“ کورو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپک گیا۔

لے جائیں۔ باس تھامیں وہاں موجود ہیں۔" کاؤنٹر میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور جویا سر ہلاتی ہوئی اس راہداری کی طرف بڑھ گئی جس کی طرف کاؤنٹر میں نے اشارہ کیا تھا۔

راہداری کے آخر میں ایک کمرے کے دروازے پر تھامسن کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی اور دروازہ بھی بند نہ تھا۔ جویا اندر داخل ہوئی تو سامنے میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک نوجوان چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔
"اوہ مادام جیکی۔ آپ اور یہاں؟" نوجوان کے ہلبے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں!۔ یہاں سے گذر رہی تھی کہ فون کی ضرورت پڑ گئی۔" جویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ!۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہے مادام!۔ آپ تو جانتی ہی ہیں کہ یہ ریسٹوران آپ کے ڈیڑی کی ملکیت ہے اور میں تو آپ کے ڈیڑی کا غلام ہوں۔" تھامسن نے انتہائی مودبانہ ہلبے میں کہا اور جویا نے سر ہلا دیا۔ وہ اب سمجھی تھی کہ آخر یہ لوگ کس سے اس قدر ادب سے کیوں پیش آ رہے ہیں۔

"شکریہ۔" جویا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز کی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے میز پر رکھے ٹیلیفون کا ریسیور اٹھالیا لیکن نمبر ڈائل کرنے سے پہلے وہ یکدم رک گئی۔ کیونکہ اُسے تو بولیو یا اور ولیٹرن کا رمن کے درمیان کوڈ نمبر کا علم نہ تھا اور وہ تھامسن پر یہ ظاہر نہ کرنا چاہتی تھی کہ اُسے کوڈ نمبر کا علم نہیں ہے۔

"تھامسن!۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ تم ایک نمبر ملا دو۔"

ٹرک ڈرائیور نے جویا کو ریڈ ایر و شہر کے پہلے چوک پر اتار دیا۔ کیونکہ اس نے شہر کے اندر جانے کی بجائے بیرونی سڑک سے آگے چلا جانا تھا۔
"بہت بہت شکریہ جناب۔" جویا نے مسکراتے ہوئے ٹرک ڈرائیور کا شکریہ ادا کیا اور ٹرک ڈرائیور مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔
جویا نے ادھر ادھر دیکھا اور اُسے ایک طرف سڑک کے کنارے بنا ہوا ایک چھوٹا سا ریسٹوران نظر آ گیا۔ وہ تیز قدم اٹھاتی اس ریسٹوران کی طرف بڑھ گئی۔

"اوہ مادام آپ۔" ریسٹوران کے کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے جویا کو دیکھتے ہی چونک کر کہا اور جویا مادام جیکی کے اس وسیع تعارف سے دل ہی دل میں جھنجھلا کر رہ گئی۔ ہر جگہ کے لوگ مادام جیکی سے واقف تھے۔
"میں نے ایک فون کرنا ہے۔" جویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ لیس مادام!۔ یہاں کیوں۔ آپ ادھر اندر دفتر میں تشریف

جولیانے رسیور واپس کر پڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

”اوہ ضرور مادام! — ویسے ڈاکٹر کو کال کروں —“ تھامسن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں! — اب اس قدر بھی طبیعت خراب نہیں ہے۔“ جولیا نے کہا اور اس نے صفدر کے ہوش کا نام بتا دیا۔

”لیں مادام!“ تھامسن نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے جلدی جلدی نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔ جب رابطہ قائم ہو گیا تو اس نے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔ لیکن جولیا کو یہ معلوم کر کے بے حد مایوسی ہوئی کہ صفدر کمرے میں موجود نہیں ہے۔ اس کا کمرہ کافی دیر سے لاک تھا اور کوئی پیغام موجود نہ تھا۔ جولیا نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ”آپ واقعی پریشان لگتی ہیں مادام! — مجھے بتائیے کیا پریشانی ہے آپ شاید نہ جانتی ہوں لیکن لارڈ بوسن مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔“ تھامسن نے غور سے جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ میک آپ کا سامان اور میرے لئے کوئی دوسرا لباس مہیا کر سکتے ہیں فوری طور پر۔“ آخر کار جولیا نے کہہ ہی دیا کیونکہ اس میک آپ کی وجہ سے وہ واقعی سخت الجھن محسوس کر رہی تھی۔

”میک آپ کا سامان اور لباس! — اوہ کیوں مادام! — ویسے یہ سب کچھ تو یہاں موجود ہے۔ لیکن مادام! — آپ کھل کر بتائیں کہ سلسلہ کیا ہے۔“ آپ یقین کریں تھامسن آپ کی خاطر جان بھی قربان کر دے گا۔ لارڈ بوسن کے مجھ پر بے پناہ احسانات ہیں۔“ تھامسن نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا اور جولیا نے اس کے چہرے پر ابھرنے والے

تاثرات سے ہی اندازہ لگایا کہ یہ آدمی مخصوص ڈھب کا ہے۔

”اوہ کے تھامسن! — اب میں تمہیں تفصیل بتاتی ہوں۔ لارڈ بوسن کو قتل کر دیا گیا ہے اور اس کو قتل کرنے والا گروپ مجھے بھی قتل کرنا چاہتا ہے۔ یہاں تھوڑی دیر پہلے رسیوران میں بھی انہوں نے مجھ پر حملہ کیا لیکن میں بال بال بچ گئی۔ اب انہوں نے پورے ریڈ ایر و اور ڈیٹن کارمن کو گھیرا ہوا ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ میں میک آپ کے لباس تبدیل کر لوں تاکہ وہ مجھے پہچان نہ سکیں۔ اس کے بعد میں اطمینان سے ڈیٹن کارمن پہنچ جاؤں گی۔“ جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لارڈ بوسن کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اوہ! ویری سیڈ۔ اوہ مادام! یہ جو رسیوران پر حملے کے دوران پولیس آفیسران مارے گئے ہیں وہ حملہ آپ پر تھا۔“ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے لیکن یہ حملہ آور کون ہیں۔“ مجھے بتائیے! میں ان کے خلاف کام کروں گا۔“ تھامسن نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

”فی الحال تم اتنا ہی کرو جتنا تمہیں کہا جا رہا ہے۔ یہ لمبا کھیل ہے تمہاری سمجھ میں ابھی نہیں آئے گا۔“ جولیا نے اسے ضرورت سے زیادہ چھیلتے دیکھ کر قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”اوہ لیں مادام! — ٹھیک ہے۔ آئیے میرے ساتھ۔“ تھامسن نے کہا اور اٹھ کر ایک عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اٹھ کر اس کے پیچھے گئی اور تھامسن اسے ایک بڑے سے کمرے میں لے آیا جو انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔

”اوه نہیں! — گاڑی میں زیادہ محفوظ رہوں گی“ — جولیہ نے کہا۔
 ”اوه! — آپ اب اپنی حفاظت کے بارے میں قطعی بے فکر رہیں۔
 میں نے اس کا بندوبست کر دیا ہے“ — تھامسن نے بڑے پراسرار سے
 انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”بندوبست کر دیا ہے — کیا مطلب! میں سمجھی نہیں“ — جولیہ
 اس کا فقرہ سن کر بڑی طرح چونک پڑی۔

”مادام! — آپ واقعی مجھے نہیں جانتیں — درنہ تھامسن ریڈیو میں
 لارڈ بوٹمن کے مفادات کا نگہبان ہے اور میرے لئے کوئی بھی کام مشکل نہیں
 ہے — میں نے اس گروپ کی تلاش کے لئے فوری طور پر منصوبہ بندی
 کی ہے اور اس پر عملدرآمد بھی شروع ہو گیا — میرے پاس بہترین
 آدمی ہیں۔ ایک پورا گروپ ہے — میں نے فوری طور پر گروپ کی
 ایک لڑکی کو آپ کا میک آپ کر کے اسٹیشن پہنچنے کا حکم دیا ہے اس لڑکی
 کی نگرانی میرا گروپ کرے گا۔ اسٹیشن پہنچ کر یہ لڑکی کچھ دیر گھومے پھرے
 گی اور پھر وہاں سے واپس شہر میں گھومے گی — ظاہر ہے حملہ آور گروپ
 آپ کے میک آپ میں اُسے دیکھ کر جیسے ہی دیکھے آئیں گے میرا گروپ
 انہیں چیک کرے گا اور ایک بھی آدمی ہاتھ آگیا تو پھر میں اس پورے گروپ
 کو پاتال سے بھی پھینچ لاؤں گا“ — تھامسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 ”اوه! — منصوبہ تو تمہارا اچھا ہے لیکن وہ لڑکی کہیں ماری نہ جائے۔
 کیونکہ انہوں نے دیکھتے ہی فائر کھول دینا ہے“ — جولیہ نے ہونٹ
 کٹتے ہوئے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں — میرے آدمی ایسے معاملات میں بے حد ہوشیار

”یہاں وارڈ روم میں ہر قسم کے لباس موجود ہیں مادام! — اور سچلے
 خلعے میں انتہائی جدید میک آپ باکس بھی موجود ہیں — میں اوپر دفتر
 میں موجود ہوں۔ آپ اس دوران تیار ہو جائیں“ — تھامسن نے
 ایک کپڑوں والی دیوار گیر الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جولیہ
 کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اوپر دفتر میں واپس چلا گیا۔

جولیہ نے الماری کھولی تو واقعی اس میں ہر قسم کے زنانہ اور مردانہ
 لباس موجود تھے۔ سچلے خلعے میں میک آپ باکس بھی موجود تھا جولیہ نے
 میک آپ باکس اٹھایا اور ایک لباس منتخب کر کے وہ ہاتھ روم میں چلی
 گئی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ ہاتھ روم سے برآمد ہوئی تو نہ صرف
 اس کا حلیہ یکسر بدل چکا تھا بلکہ اس کا لباس بھی۔ اور اب اسے دیکھ کر
 کوئی نہ پہچان سکتا تھا کہ وہ مادام جیکی ہے۔ ویسے احتیاطاً اس نے
 میک آپ کر لیا تھا تاکہ جب تک وہ خود نہ چلے آئے جولیہ کی حیثیت سے
 بھی کوئی نہ پہچان سکے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو زیادہ محفوظ تصور کر رہی
 تھی۔ میک آپ باکس اس نے واپس الماری میں رکھا اور پھر بیڑھیاں چڑھتی
 ہوتی وہ اوپر دفتر میں پہنچ گئی۔

”آپ کے لئے کیا مشکوٰاؤں مادام! — آپ تو بالکل ہی بدل گئی ہیں؟
 تھامسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”شکریہ! — اب میں چلتی ہوں“ — جولیہ نے سر ہلاتے ہوئے
 جواب دیا۔

”کچھ دیر تشریف رکھیں مادام! — پھر میں خود آپ کو اسٹیشن چھوڑ آؤں
 گا۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میری کار حاضر ہے“ — تھامسن نے کہا۔

لوگوں کا ہجوم دیکھ کر چونک پڑے۔
وہ سیاہ کار بھی اس ہجوم کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ جب جولیا
کی کار وہاں پہنچی تو عمران اس سیاہ کار سے نکل کر دوڑا ہوا اس ہجوم
کے اندر جا رہا تھا۔
تھامسن بھی چونکہ اس سیاہ کار کو دیکھ چکا تھا اس لئے اس نے بھی
سیاہ کار کے پیچھے جا کر کار روک دی اور جولیا کار رکھتے ہی اتر کر عمران
کے پیچھے دوڑ پڑی۔

پس — تھامسن نے کہا۔
”ٹھیک ہے۔ اگر تم اس گروپ کو تلاش کر کے اس کا خاتمہ کر سکو تو
مجھے خوشی ہوگی۔ لیکن میں نے فوراً ویٹرن کارمن پہنچانا ہے۔ یہ میرے
لئے انتہائی اہم مسئلہ ہے۔“ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
”اور کے! آئیے ابھر میں آپ کو خود ہی اسٹیشن چھوڑ آتا ہوں“
تھامسن نے کہا اور جولیا نے بھی سوچا کہ اب وہ کہاں ٹیکسی تلاش کرتی پھرے گی
اس لئے اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد وہ تھامسن کی کار میں بیٹھی اسٹیشن کی طرف جانے والی
سڑک پر سفر کر رہی تھی۔ ایک چوک سے تھامسن نے جیسے ہی کار موڑی، ایک
اور کار اس کے قریب سے گزر کر آگے بڑھ گئی اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی
جولیا بڑی طرح چونک پڑی۔ اس نے اس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے
ہوئے عمران اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کو چیک کر لیا تھا۔

”اوہ تھامسن! — اس سیاہ کار کے پیچھے چلو۔ جلدی کرو۔ اس کار
میں میرے اہم ساتھی موجود ہیں۔“ جولیا نے چونک کر کہا اور تھامسن
نے سر ہلاتے ہوئے ایکسیلیٹر پر مزید دباؤ ڈالا اور کار تیزی سے آگے
بڑھنے لگی۔ لیکن عمران کی کار انتہائی تیز رفتاری سے جا رہی تھی اس لئے
وہ کافی دُور آگے جا چکی تھی۔

”مگر مادام! — اس کار پر تو ویٹرن کارمن کی سیکرٹ سرویس کا مخصوص
نشان موجود ہے۔“ تھامسن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”ہوگا — تم فکر نہ کرو۔“ جولیا نے کہا۔
اور پھر اچانک تھامسن اور جولیا دونوں دُور سڑک کے کنارے موجود

لاکھوں دو لٹنچ بجلی کا شاک لگا ہو۔

میری شناخت مت کرنا — آدمیرے ساتھ — سامنے کھڑی
ایک مقامی لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کا زلزلے کی زد میں آیا
ہوا ذہن سیکھت کھل اٹھا۔ اس کے ذہن میں مسرت کی چلمچڑیاں سی
چھوٹنے لگی۔ وہ لڑکی کے چہرے پر موجود میک اپ پہچان گیا تھا۔
"عمران صاحب" — صفدر کے لہجے میں بھی بے پناہ حیرت تھی۔

"اے! — یہ جویا ہے — اودہ خدایا! — تو کتنا رحیم ہے" —
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ جویا اس دوران دوڑتی ہوئی
ان کی سیاہ کار کے پیچھے کھڑی کار تک پہنچ گئی تھی۔

"صفدر! — مادام جیکی کو لے آؤ — جلدی کرو" — عمران نے
صفدر سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو میرے گروپ کی لڑکی ہے مادام! — اودہ! واقعی آپ درست
کہہ رہی ہیں — لیکن میرا گروپ کہاں گیا۔ شاید وہ ان حملہ آوروں کے
پیچھے گیا ہو گا" — اسی لمحے دور سے دوڑ کر آتے ہوئے تھانسن نے
تیز تیز لہجے میں کار کے قریب کھڑی جویا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں — اور اب ہم تمہارے اڈے پر جا رہے ہیں۔
جلدی کرو" — جویا نے عمران اور صفدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
کہا۔ صفدر اس وقت کار میں موجود جویا کے میک اپ میں سہمی اور دہکی
بیٹھی مادام جیکی کو باہر نکال رہا تھا۔

"اچھا چلو جلدی کرو — پلینز میرا اڈے پر پہنچنا بے حد ضروری ہے۔
تھانسن نے مہربانے ہوئے شیرنگ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور جویا نے عمران

عمران کی حالت قابل دید تھی۔ اُسے زندگی میں پہلی بار اپنی آنکھوں
پر یقین نہ آ رہا تھا۔ لیکن سامنے ٹیکسی کی کھلی سائیڈ سے آدھی سے زیادہ
باہر کو نکلی ہوئی عورت کا چہرہ صاف مادام جیکی کا نظر آ رہا تھا اس کی گردن
اور اوپر کا جسم گولیوں سے چھلنی تھا لیکن چہرہ بچا ہوا تھا۔ اور ظاہر ہے جویا
کے میک اپ میں مادام جیکی کے سامنے آنے کے بعد یہ بات طے ممتی کہ
مادام جیکی کے میک اپ میں جویا ہے۔

اودہ عمران صاحب! — یہ تو جویا کی لاش ہے" — دوسرے
لمحے صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کاش! — میں یہ ہولناک منظر دیکھنے کے لئے زندہ نہ رہتا" —
عمران نے لاشعوری انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"عمران! — میں جویا ہوں" — اچانک عمران کے کانوں میں عقب
سے جویا کی ہلکی سی آواز پڑی اور عمران اس طرح اچھل کر مڑا جیسے اُسے

کی رہنمائی میں وہ پھاٹک کر اس کر کے کوٹھی کے اندر پہنچ گئے۔ یہاں راجہ کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ویسے کوٹھی ہر قسم کے سازد سامان اور فرنیچر سے مکمل طور پر آراستہ تھی۔

”جیکسی تم بچ گئی — مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے۔“ — کمرے میں پہنچتے ہی جولیا بے اختیار مادام جیکسی سے لپٹ گئی۔

”اودہ! — اودہ! جولیا تم — لیکن“ — مادام جیکسی نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بُری طرح چونک کر کہا۔ وہ شاید ابھی تک جولیا کو نہ پہچان سکی تھی۔

”میں نے تمہیں دزخوں کے اس جھنڈ سے نکال کر سڑک کے کنارے لٹایا تھا — تمہیں زردی مالل سانپ نے کاٹ لیا تھا اور میرے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔ بہر حال مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے کہ تم نہ صرف زندہ بچ گئی ہو — بلکہ میرے ساتھیوں کی تحویل میں آ گئی ہو۔“ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہارے ساتھی“ — مادام جیکسی نے چونک کر کہا۔

”ہاں! — یہ میرے ساتھی ہیں علی عمران اور صفدر — اودہ! عمران کہاں گیا ہے۔“ جولیا نے مُڑکڑہیے دیکھتے ہوئے چونک کر کہا جہاں صرف صفدر موجود تھا۔ عمران غائب تھا۔

”وہ نعمانی کو کال کر کے یہاں بلانے کے لئے گیا ہے۔ کیونکہ نعمانی کو تمہاری تلاش میں ریوے اسٹیشن بھیجا گیا تھا۔“ — صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”مگر یہ تمہاں تو ڈیڈی کا خاص آدمی ہے۔“ — یہ تمہیں کہاں سے مل

اور صفدر کو مادام جیکسی سمیت پچھلی سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود فرنٹ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اپنے میک آپ میں مادام جیکسی کو ٹھیک ٹھاک دیکھ کر اُسے دل ہی دل میں بے حد خوش ہو رہی تھی اور خوشی بھی ڈبل کر ایک تو وہ سانپ کاٹنے سے صحت یاب ہو گئی اور دوسری اس لئے کہ وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گئی ہے۔

تمہاں نے ان کے بیٹھتے ہی بجلی کی سی تیزی سے کار موڑی اور پھر وہ اُسے انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑانے لگا۔

”میں آپ کو ایک خفیہ اوے پر پہنچا دیتا ہوں۔“ — وہاں آپ بالکل محفوظ رہیں گی۔ اس طرح میں آپ کی طرف سے بے فکر ہو کر ان حملہ آوروں کے خلاف کام کر سکوں گا۔“ — تمہاں نے پاس بیٹھی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور ایک کوٹھی کے پھاٹک پر رُک گئی۔ تمہاں نے تین بار مخصوص انداز میں ہمارن دیا تو سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک مسلح نوجوان باہر آ گیا۔

”راجہ! — یہ مادام جیکسی اور ان کے مہمان ہیں۔ ان کا خیال رکھنا۔ انہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔“ — تمہاں نے نوجوان سے مخاطب ہو کر انتہائی شکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس ہاں۔“ — نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”جائیے ماوام! — اور بے فکر رہیں۔“ — یہاں آپ پوری طرح محفوظ رہیں گی۔ تمہاں نے پاس بیٹھی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا کا سر سے نیچے اُتر آئی۔ عمران، صفدر اور مادام جیکسی بھی کار سے نیچے اُترے اور پھر جولیا

چیف میورک سے زیر ولیبارٹری کا راز کیوں چھپا رہی تھیں؟ — عمران نے نیکیخت سنجیدہ ہو کر مادام جیکی سے پوچھا۔

”میرے پاس کوئی راز نہیں ہے۔“ — مادام جیکی نے ہنٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ مادام جیکی! — گھبراؤ مت — عمران کو سب کچھ کھل کر بتا دو۔“ جولیاء نے کہا۔

لیکن — — — مادام جیکی نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔
”دیکھو مادام جیکی! — ہمیں تمہارے معاملات سے براہ راست کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہماری ساتھی جولیاء اتفاقاً اس چکر میں ملوث ہو گئی جس کی وجہ سے ہم بھاگ دوڑ کر رہے تھے۔ اب جولیاء ہمیں مل گئی ہے اس لئے جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمارا کام ختم ہو گیا ہے۔ ہمیں نہ مقامی سیکرٹ سروس سے کوئی دلچسپی ہے نہ ایکرمیا سے — نہ وائٹ سٹار سے اور نہ ہی تمہارے ڈیڈی لارڈ بوسن گر دپ سے — وہاں ہسپتال میں تم نے میورک کی وجہ سے تذبذب کا اظہار کیا اور میورک جس طرح زیر ولیبارٹری کے راز کے حصول میں پاگل ہو رہا تھا اس لئے میں تمہیں وہاں سے نکال لایا تھا اور میورک سے ٹکراؤ پیدا کیا۔ اب اگر تم کچھ بتانا نہیں چاہتی تو بے شک نہ تاؤ۔ یہ تمہاں تمہارا آدمی ہے۔ اگر تمہیں اس پر بھروسہ ہو تو ہم تمہیں چھوڑ کر یہیں سے واپس چلے جائیں گے۔ اور اگر تمہیں اس پر اعتماد نہ ہو تو مجھے بتاؤ کہ تم کہاں جانا چاہتی ہو۔ میں تمہیں سب حفاظت وہاں پہنچا دوں گا۔“ — عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

گی۔ — مادام جیکی نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا اور جولیاء نے اسے رستوران سے لے کر تھامسن تک پہنچنے کی ساری تفصیل بتا دی۔

”اوہ! — تو وہ لڑکی جو تمہارے میک آپ میں تھی، تمہاں کی ساتھی تھی۔ اوہ! بیچاری تمہارے دھوکے میں ماری گئی۔“ — صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے ابھی تک یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی کہ کار میں موجود لڑکی مادام جیکی کے میک آپ میں کیسے آ گئی۔

”میرے نہیں۔ وہ مادام جیکی کے مغالطے میں ماری گئی ہے۔“ — جولیاء نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مادام جیکی نے سر جھکا دیا۔

اسی لمحے عمران مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔
”جولیاء تو موجود ہے۔ لیکن مادام جیکی کہاں گئیں؟ — عمران نے جولیاء اور مادام جیکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”عمران! — یہ مادام جیکی ہیں۔“ — جولیاء نے جلدی سے مادام جیکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”اگر یہ مادام جیکی ہیں۔ تو پھر جولیاء کہاں گئی؟ — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جولیاء ہنس پڑی۔

”عمران صاحب! — مس جولیاء انتہائی کمشن مراحل سے گذر کر آئی ہیں۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کمشن! میں پڑنے کے بعد ہی تو اصل شکل سامنے آتی ہے۔ — ورنہ ہم تو ملاوٹی کو ہی اصل سونا۔ میرا مطلب ہے جولیاء سمجھتے رہے۔“ —

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیاء کھل کھلا کر ہنس پڑی۔
ہاں تو مادام جیکی! — پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ سیکرٹ سروس کے

”تم نے کیسے سمجھ لیا کہ میں میورک کو کچھ نہ بتانا چاہتی تھی“ — مادام جیکی نے ہونٹ پیچھتے ہوئے کہا۔

تم جولیا کے میک آپ میں ہو۔ اور جولیا کے اشارے میں اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ کیوں جولیا — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”بلکواس مت کرو“۔ جولیا عمران کا مقصد سمجھ گئی تھی اور اس بار مادام جیکی کا چہرہ کھل اٹھا۔ جولیا نے جس طرح عمران کو ڈانٹا تھا اس سے وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ واقعی جولیا کے قریبی ساتھی ہیں۔

”کیا تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے“ — مادام جیکی نے کہا۔
”مرد بے چاروں کا تعلق صرف سروس سے ہوتا ہے۔ اب چاہے یہ گورنمنٹ سروس ہو۔ سیلف سروس ہو۔ سیکرٹ سروس ہو یا بیگم سروس ہو“ — عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور مادام جیکی بے اختیار کھل کھلا کر منہس پڑی۔

”میں اس لئے پوچھ رہی تھی کہ تم میورک کے ساتھ تھے۔ اور میورک کے ساتھ موجود کسی بھی آدمی پر میں اعتماد نہیں کر سکتی“ — مادام جیکی نے کھلے الفاظ میں کہا۔

”اوہ! — تو تم اسی لئے کچھ بتانے سے کتر رہی ہو۔ ارے اس کے ساتھ میرا تعلق تو صرف میورک سننے کی حد تک ہے“ — عمران نے سنبتے ہوئے کہا۔

”اوہ! — تو کیا ولیٹرن کارمن سیکرٹ سروس بھی تمہارے لئے قابل اعتماد نہیں ہے“ — جولیا نے چونک کر پوچھا۔

”تھیک ہے۔ میں نہیں بتا دیتی ہوں۔ بس جولیا نے جس طرح

میری مدد کی ہے۔ اس کے بعد اس کے ساتھیوں پر اعتماد نہ کرنا میری کم ظرفی ہی ہو سکتی ہے۔ — تمہا میں بہت پچھلے درجے کا آدمی ہے اس لئے اس معاملے میں اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ اصل چکر یہ ہے کہ زیرو لیبارٹری انتہائی خفیہ طور پر ایکریمیا نے بولیویا میں قائم کی ہے لیکن اس کے وجود سے نہ ولیٹرن کارمن کی حکومت باخبر ہے اور نہ ہی بولیویا کی حکومت۔ لیکن روسیہ کو اس کی جھنک پڑ گئی اور روسیہ نے اس زیرو لیبارٹری پر قبضہ کرنے کی جدوجہد شروع کر دی۔ — میرا باپ ایکریمیا کا ایجنٹ تھا۔ اس نے اس لیبارٹری کو اس قدر خفیہ رکھا کہ روسیہ کے ایجنٹ مسکرا کر مر گئے لیکن اس لیبارٹری کا راز نہیں ملا۔ — تمہاری سیکرٹ سروس کا چیف میورک دراصل روسیہ ہی ایجنٹ ہے لیکن ولیٹرن کارمن کی حکومت کو اس کا علم نہیں ہے۔ روسیہ والوں نے اپنے طور پر ناکام ہونے کے بعد میورک کو آگے کیا کہ وہ اس زیرو لیبارٹری کا پتہ چلائے لارڈوین نے مجھے میورک کے بارے میں بتا دیا تھا۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کہ میورک ذاتی طور پر روسیہ کا ایجنٹ ہے۔ اور میورک نے ہی واسٹ سٹار کو آگے کیا۔ اور راز حاصل کرنے کے لئے بس جولیا اور میری تبدیلی والی سازش سامنے آئی۔ اب جہاں تک میرا تعلق ہے میں دراصل محبت وطن ہوں۔ میں اپنے ڈیڑی سے بھی یہی مطالبہ کرتی رہتی تھی کہ اس قیمتی دھات کو ہمارے وطن ولیٹرن کارمن اور بولیویا کے کام آنا چاہیے۔ لیکن میرا باپ ایکریمیا کا آدمی تھا۔ اس کو ولیٹرن کارمن اور بولیویا سے زیادہ ایکریمیا سے دلچسپی تھی۔ لیکن چونکہ وہ میرا باپ تھا اس لئے میں خاموش رہی اور ایکریمیا بھی اسی لئے خاموش رہے کہ

تم چاہتی ہو کہ زیر ولیبارٹری کا راز دلپٹرن کارمن کی حکومت تک پہنچ جائے۔
ان نے سر ملاتے ہوئے کہا۔

ہاں! — میں چاہتی ہوں کہ اس دھات سے میرا اپنا ملک فائدہ
لٹائے — خیر اسے کیوں لے جائیں؟ — مادام جیکی نے کہا۔

اس سلسلے میں تم کس پر اعتماد کرو گی؟ — عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
صرف دلپٹرن کارمن کے صدر پر — کیونکہ وزیر عظیم میورک کے رشتہ دار

ہیں۔ ہو سکتا ہے میورک کے خلاف وہ حرکت میں نہ آئیں یا یہ بھی ہو سکتا ہے
وزیر عظیم کی وجہ سے یہ راز میورک تک اور وہاں سے روسیاء تک پہنچ

جائے تو پھر دلپٹرن کارمن کی شکلات بید بڑھ جائیں گی۔ — مادام جیکی نے کہا۔
ٹھیک ہے — تم راز مجھے بتا دو۔ میں اسے صدر تک پہنچا دوں گا۔

ان نے کہا۔
"سوری! — میں ایسا نہیں کر سکتی۔ میں خود صدر صاحب سے

بات کرنا چاہتی ہوں" — مادام جیکی نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوکے! — پھر تم یہیں رہو۔ میں دلپٹرن کارمن کے صدر سے

بالے کی کوشش کرتا ہوں" — عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
تم چیف باس سے بات کر لو۔ وہ خود ہی تمہارا رابطہ کر اوسے گا۔

بولیا نے کہا۔
"اے نہیں جولیاء! — ایسی کوئی بات نہیں — دلپٹرن کارمن کے صدر

اور میں دونوں برائری میں اکٹھے پڑھتے رہے ہیں۔ اب یہ ان کی قسمت کہ وہ
ملک کے صدر بن گئے اور میں کنواروں کی انجمن کا صدر" — عمران نے

نکراتے ہوئے کہا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

لارڈ بوسن کو وہ ہاتھ سے نہ گنوا چاہتے تھے اور لارڈ بوسن نے انہیں تسلی
دی ہوئی تھی کہ یہ راز کبھی باہر نہ جائے گا۔ — لیکن جیفرے بھی دراصل

روسیاء ہی ایجنٹ تھا۔ چنانچہ موقع ملتے ہی اس نے لارڈ بوسن کو ہلاک کر
دیا اور خود ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا۔ — لیکن ہیڈ کوارٹر پر قبضے کے

باوجود وہ کسی طرح بھی زیر ولیبارٹری کا پتہ نہ چلا سکتا تھا۔ — بس جولیاء
کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گیا اور عارضی طور پر میں نے چارج سنبھال لیا۔

لیکن مجھے معلوم تھا کہ ایکریمی کبھی بھی مجھے برداشت نہ کر سکیں گے۔ لیکن
اس دوران میں جولیاء نے میرے میک آپ میں ایکریمیا کے ایجنٹ سے

تلمخ باتیں کیں تو انہیں یقین آ گیا کہ میں ان سے بغاوت کروں گی۔
چنانچہ انہوں نے فوری طور پر میرے قتل کا حکم دے دیا۔ — ادھر

میورک بھی جانتا ہے کہ ایکریمیا کے علاوہ صرف میری ذات ہی اس
لیبارٹری کے راز سے واقف ہے۔ — چنانچہ میرے سامنے آتے

ہی وہ پاگل ہو گیا کہ وہ مجھ سے راز حاصل کر کے روسیاء تک پہنچا
دے۔ — مادام جیکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے تو تم نے کوئی اور کہانی سنائی تھی۔ وہ بولیویا اور
دلپٹرن کارمن کی باہمی چیٹلشس والی" — جولیاء نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔
"وہ کہانی صرف کسی کو مطمئن کرنے کے لئے گھڑی گئی تھی۔ اصل

بات یہ ہے جو میں نے آپ لوگوں کو بتا دی ہے۔" — مادام جیکی
نے کہا۔

"ایسی ہی ایک کہانی میورک نے بھی مجھے سنائی ہے۔ بہر حال

گئیں۔ وہ سمجھ گیا کہ اس کی طرف سے جواب نہ ملنے پر کال بند کر دی گئی ہے لیکن وہ مطمئن تھا کیونکہ وہ خود بھی تو کال کر سکتا تھا۔ لیکن ہاتھ روم میں داخل ہونے کے بعد اس نے جیسے ہی واپس ٹرانسمیٹر کا ونڈر مین کھینچنا چاہا بڑی طرح چڑک بڑا کیونکہ ونڈر مین کا موٹا سر غائب تھا۔ صرف باریک تار باہر نکلی نظر آرہی تھی۔

”اوہ! — یہ مین کہاں گر گیا“ — نعمانی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن اب اس کا جواب وہ گھڑی تو نہ دے سکتی تھی۔ اب اس کے سوا اور کیا چاہا جاسکتا تھا کہ وہ ڈھیلا ہوگا اور ریش میں سے گذرتے ہوئے کہیں گر گیا

نعمانی نے ایک طویل سانس لیا اور ہاتھ روم سے باہر آگیا۔ اب واپس ٹرانسمیٹر سے مل وصول تو کی جاسکتی تھی لیکن کال کی نہ جاسکتی تھی۔ وہ فون بوتھ تلاش کرنے لگا۔ کیونکہ اب یہی صورت رہ گئی تھی کہ وہ ہسپتال فون کر کے عمران صفدر سے بات کرے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد جب ہسپتال فون کرنے پر اسے بتایا گیا کہ وہ دونوں پاکیشی میسر میورک کو زخمی کر کے مرلیضہ کے ساتھ لارہر گئے ہیں تو اس نے طویل سانس یلتے ہوئے ریسور رکھ دیا۔ دوسری طرف سے بولنے والی انکواری آہر پڑھتی۔ اور اس نے اس کا نام وپتہ بھی لکھ دیا تھا۔

یہ صورت حال نعمانی کی سمجھ میں نہ آئی تھی کہ آخر عمران اور صفدر نے ارک کو کیوں زخمی کیا اور کیوں وہ اس مادام جیکی کو ساتھ لے کر اس طرح ہسپتال سے فرار ہو گئے۔ لیکن اب وہ سوائے یہاں گھومنے کے اور کچھ بھی کر سکتا تھا کیونکہ کوئی اور ٹھکانہ اس کے علم میں نہ تھا۔ اسے اُمید تھی کہ جلد

نعمانی سیکرٹ سروس کی کار میں ریڈ ایرو کے ریوے اسٹیشن پر پہنچ گیا۔ ریوے اسٹیشن خاصا وسیع و عریض بھی تھا اور وہاں لوگوں کا خاصا ہجوم بھی تھا۔ نعمانی ریوے اسٹیشن پر اس طرح گھومتا پھرتا تھا جیسے گاڑی پر سوار ہونے کی بجائے تفریح کرنے آیا ہو۔ جوڑ کی بھی اسے بولیا کہ قدامت اور جسمانی ساخت کی نظر آتی وہ جان بوجھ کر نہ صرف اس کے سامنے سے گذرتا، بلکہ کھنکار کر یا کسی اور بہانے سے اسے اپنی طرف متوجہ بھی کرتا۔ لیکن ہر بار اسے مایوسی ہی ہوتی۔

ابھی وہ ریوے اسٹیشن پر گھوم ہی رہا تھا کہ اچانک اس کی کلائی پر ضربیں لگنی شروع ہو گئیں اور اس کا مطلب تھا کہ واپس ٹرانسمیٹر پر اسے کال کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس قدر ہجوم میں ظاہر ہے وہ کال رسیور نہ کر سکتا تھا اس لئے اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ دور اسے ہاتھ روم کی قطار نظر آئی تو وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن ابھی اس نے آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ ضربیں لگنی بند

خاموش بیٹھا ہوا تھا اور سڑک پر سے گزرنے والی ٹریفک اور وہاں موجود بلند و بالا عمارتوں کو دیکھتے میں مصروف تھا۔ ٹیکسی ایک چوک پر ٹریفک لائٹ کی وجہ سے رُک گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک اور کار بھی رُکی اس کار میں تین افراد تھے اور وہ تینوں ہی نعمانی کو غور سے دیکھ رہے تھے لیکن ظاہر ہے نعمانی تو یہاں اجنبی تھا اس لئے اس نے سوچا کہ شاید اُسے غیر ملکی سمجھ کر یہ لوگ غور سے دیکھ رہے ہیں۔

ٹریفک لائٹ کھلتے ہی ٹیکسی آگے بڑھی تو وہ کار اس کے پیچھے تھی لیکن جیسے ہی اس کی ٹیکسی ایک قدرے سُنان سڑک پر پہنچی اچانک پیچھے آنے والی کار کی رفتار یکلخت تیز ہو گئی اور پھر ہلک جھکنے میں اس کار نے ٹیکسی کو سائیڈ سے اس طرح دبایا کہ ٹیکسی ڈرائیور کو مجبوراً ٹیکسی روکنی پڑی۔

”خبردار“ اچانک کار میں سے دو آدمیوں نے نکل کر ریوالور کا رخ ڈرائیور اور نعمانی کی طرف کیا اور پھر دروازہ کھول کر انہوں نے نعمانی کو نیچے اترنے کے لئے کہا۔

نعمانی اس وقت خالی جیب تھا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے ان سے منکر جانے کا فیصلہ کیا لیکن دوسرے لمحے اس نے فیصلہ بدل دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ چنانچہ ان کے کہنے پر نعمانی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

”تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے سٹر۔ میں تو یہاں اجنبی ہوں۔“ نعمانی نے سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ریوالور بردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

”خاموش بیٹھے رہو۔ ورنہ۔“ اس آدمی نے انتہائی کڑخت لہجے

ہی عمران یا صفدر لازماً اس سے رابطہ قائم کریں گے اس لئے وہ دوبارہ ریولے اسٹیشن پر گھومنے لگا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک بار پھر اس کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں تو اس بار اس نے کوئی اکیلی جگہ تلاش کرنے کا تکلف نہ کیا اور بازو کو اوپر کر کے اس نے گھڑی کو کان سے لگا لیا اور ساتھ ہی ڈنڈیشن کی جگہ موجود باربیک سی تار کو اس نے انگوٹھے سے دبا دیا۔

”ہیلو نعمانی! — میں عمران بول رہا ہوں۔ اور“ — عمران کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

”نعمانی۔ اور“ — نعمانی نے گھڑی کو منہ کے قریب لے جاتے ہوئے کہہ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی نظر بے حد کمزور ہو اور وہ وقت دیکھنے کی غرض سے گھڑی کو اونچا اٹھا رہا ہو۔ لیکن اس نے صرف اپنا نام ہی لیا تاکہ کوئی یہ نہ پہچان سکے کہ وہ باتیں کر رہا ہے۔

”نعمانی! — جو لیا مل گئی ہے — تم فوراً کاڈیل کالونی کی کو بھی مندرہ میں پہنچ جاؤ — ہم وہیں ہیں — اور اینڈ آل“

دوسری طرف سے کہا گیا اور نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھ نیچے کیا اور انگوٹھے کی مدد سے ڈنڈیشن والی تار کو دبا کر اپنی گھڑی سے بھی کال کا رابطہ ختم کر دیا۔ جو لیا کے بل جانے سے اسے خاصا اطمینان ہو گیا تھا چنانچہ وہ تیز تیز چلتا ہوا ریولے اسٹیشن کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھا کاڈیل کالونی کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ وہ چونکہ راڈیل کالونی کے متعلق کچھ نہ جانتا تھا اس لئے عقبی نشست پر

کی بات ہوگی۔ کیونکہ کارڈیل کالونی میں ہی تھامسن کا ایک خفیہ اڈہ موجود ہے۔ اور تھامسن لارڈ بومن کا خاص آدمی ہے۔“ کورونے جواب دیا۔

”کیوں مٹر! کیا تم تھامسن کے اڈے پر جا رہے تھے؟“ باس نے نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں تو کسی تھامسن یا اس کے اڈے کو نہیں جانتا۔ میں تو اپنے ایک دوست رافیل سے ملنے جا رہا تھا۔ لیکن تم مجھے یہاں کیوں پکڑ لائے ہو۔ اور کون ہو تم؟“ نعمانی نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

”کوروا! تم اپنے آدمی بھیج کر فوراً اس تھامسن کے اڈے پر چھاپہ مارو اور جو بھی وہاں موجود ہو اسے اٹھا کر یہاں لے آؤ۔“ باس نے کورو سے کہا اور کورو سر ہلاتا ہوا تیزی سے مٹر اور باہر کی طرف چلا گیا۔

”سنو مٹر! کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ ورنہ اپنی موت کے تم خود ذمہ دار ہو گے۔ اگر تم واقعی غیر متعلق ثابت ہوئے تو ہم بہتیں چھوڑ دیں گے۔“ باس نے ایک بار پھر نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کس قسم کا تعلق۔ میں سمجھا نہیں۔“ نعمانی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”ابھی تمہارے سوال کرنے کا وقت نہیں آیا۔ سنو! ایک کرسی لے آؤ اور اسے اس کرسی سے باندھ دو۔ تاکہ یہ خواہ مخواہ کوئی غلط حرکت کر کے اپنی جان نہ ضائع کر لے۔“ باس نے ایک ریلوے بردار سے کہا اور ریلوے بردار سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

اسی لمحے دو مشین گن بردار اندر داخل ہوئے۔ نعمانی حیران تھا کہ آخر یہ لوگ اسے کیوں پکڑ لائے ہیں اور کس تھامسن

میں کہا اور نعمانی ہونٹ چبا کر خاموش ہو گیا۔ اس دوران دوسرا آدمی بھی دوسری سائیڈ پر آکر بیٹھ گیا۔ اور کار انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھ گئی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کار ایک خستہ اور پرانی سی عمارت کے گیٹ میں داخل ہو گئی اور پھر نعمانی کو کار میں سے اتار کر ایک کمرے میں لے جایا گیا۔

کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ نعمانی کی باقاعدہ تلاشی لی گئی لیکن ظاہر ہے اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا۔

”دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو جاؤ۔“ ایک ریلوے بردار نے کہا اور نعمانی خاموشی سے دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ تینوں ریلوے بردار اس کے سامنے بکھر کر بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور تین ایکری اندر داخل ہوئے۔

”باس! یہ پاکستانی کارڈیل کالونی جا رہا تھا۔ ہمیں ایک چوک پر ٹریفک لائٹ کی وجہ سے رکنے پر نظر آ گیا۔“ ایک ریلوے بردار نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کارڈیل کالونی۔ اوہ! میں سمجھ گیا۔ یہ لازماً تھامسن کے اڈے پر جا رہا ہو گا۔“ آنے والوں میں سے ایک نے چوکنے کر کہا۔

”کیوں! تم نے یہ اندازہ کیسے لگایا کورو۔“ سب سے آگے آنے والے نے چوکنے کر تیسرے سے پوچھا۔

”باس! مجھے رپورٹ ملی ہے کہ تھامسن گروپ کے آدمی اس کار کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں جس سے اس ٹیکسی پر گولیاں چلائی گئی تھیں۔ اور کارڈیل کالونی کا نام سامنے آئے ہی میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ تھامسن کے اڈے

اندر پہنچتے ہی نعمانی بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ کمرے میں موجود دس بارہ لوہے کی کرسیوں میں سے چار پر مچھیں اور ان میں سے ایک پر صفدر، دوسری پر مادام جولیا، تیسری پر ایک مقامی لڑکی اور چوتھی کرسی پر ایک مقامی آدمی بیہوشی کے عالم میں لوہے کے راڈز سے جکڑے ہوئے بیٹھے تھے۔ کمرے کے اندر چھ مشین گن بردار دیواروں کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔

نعمانی کو صفدر کے ساتھ والی کرسی پر بٹھا کر کرسی میں موجود میکینزم کے ذریعے اسے راڈز میں جکڑ دیا گیا۔ نعمانی بڑی طرح ہونٹ کاٹ رہا تھا کیونکہ صفدر اور جولیا کی موجودگی کا مطلب تھا کہ یہ لوگ اسی کوحٹی میں تھے جسے کور کسی تھا سمن کا خفیہ اڈہ بنا رہا تھا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور وہی باس اپنے ساتھی اور اس کو روکے کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"ان کا میک آپ صاف کر دتا کہ پوری طرح پہچان ہو سکے کہ ان میں مادام جیکی کون ہے" — باس نے کورو سے مخاطب ہو کر کہا اور کورو سر ہلاتا ہوا باس کی طرف چل پڑا۔

چند لمحوں بعد جب کورو واپس آیا تو اس نے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی مشین اٹھائی ہوئی تھی جس کے ساتھ منسلک موٹی لچھے دار تار کے ساتھ ایک بڑا سا بگل نما آلہ فٹ تھا۔ وہ تیزی سے اس مقامی لڑکی کی طرف بڑھا۔ اس نے بگل نما آلے کا کھلا حصہ اس مقامی لڑکی کے چہرے پر فٹ کر کے مشین کا بٹن آن کر دیا۔ مشین سے بگی بگی سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور اس کے ساتھ ہی بگل نما آلے کی سائڈوں سے گہرے براؤن

کی بات کر رہے ہیں۔ ویسے لارڈ لوسن کا نام سامنے آیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ ذاتی طور پر کسی تھا سمن کو نہ جانتا تھا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ جب تک صورت حال واضح نہ ہو جائے اسے ان سے ٹکرائے کی فوری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ وہ اطمینان سے لائی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اسے ایک رسی سے کرسی سے باندھ دیا گیا اور نعمانی نے کوئی جدوجہد نہ کی۔ اور جدوجہد کرتا بھی کیا۔ کمرے میں دو ریوالور بردار اور دو مشین گن بردار موجود تھے اور ظاہر ہے اس باس اور اس کے ساتھی کی جیبوں میں بھی ریوالور تو لازماً موجود ہی ہوں گے۔

نعمانی کو باندھنے کے بعد باس اپنے ساتھی کے ساتھ باہر چلا گیا جبکہ کمرے میں صرف ریوالور اور مشین گن بردار ہی رہ گئے۔ اور پھر تقریباً پون گھنٹے کے بعد اچانک اسے کمرے کے باہر سے قدموں اور تیز تیز لہجے میں باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں۔ لیکن کمرے میں کوئی داخل نہ ہوا اور آوازیں کہیں دُور چلی گئیں۔

چند لمحوں بعد دروازے سے وہی کورو اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ مسرت سے گھٹا ہو رہا تھا جیسے اس نے کوئی بڑا معرکہ مار لیا ہو۔ اسے بھی بڑے کمرے میں لے آؤ — کورو نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر تیزی سے واپس چلا گیا۔

نعمانی کو رسیوں سے کھول کر کھڑا کیا گیا اور پھر نعمانی ریوالور بردار اور مشین گن برداروں کے جلوس میں چلتا ہوا اس کمرے سے نکل کر ایک راہداری سے گذر کر ایک دروازے پر پہنچا۔ دروازہ بند تھا لیکن اس کے پہنچتے ہی دروازہ اندر سے کھل گیا اور نعمانی کو اندر لے جایا گیا۔

باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ایک مٹین گن بردار نے جلدی سے آگے بڑھ کر مٹین گن باس کے ہاتھ میں دے دی۔

”میں نے آج تک احمقوں کا نام نہ سنا تھا۔ لیکن آج پتہ چلا ہے کہ احمق کیسے ہوتے ہیں۔“ اچانک نعمانی نے ہنستے ہوئے بڑے طنز یہ لہجے میں کہا اور باس سمیت کمرے میں موجود ہر فرد چونک کر نعمانی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

”کیا بکواس کر رہے ہو تم۔ کیا پاگل ہو گئے ہو۔“ باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں پاگل نہیں ہو گیا۔ مجھے تم پاگل نظر آ رہے ہو جو صرف میک اپ پر انحصار کر کے اس لڑکی کا خاتمہ کرنا چاہتے ہو۔ تم اسے ختم کر کے مطمئن ہو جاؤ گے۔ لیکن اگر بعد میں ہتھیں پتہ چلا کہ یہ لڑکی مادام جیکی نہیں تو پھر۔“ نعمانی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ! تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا بھی اس گروپ سے تعلق ہے۔“ باس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”ہاں! میرا اس گروپ سے تعلق ہے۔ اور تم نے ابھی خود ہی تو پاکستانیوں کی تیزی کی تعریف کی ہے اور اب خود ہی احمقانہ اقدام کر کے اپنی بات کی توثیق کر رہے ہو۔“ نعمانی نے کہا۔

”کچھ بکواس بھی سہی۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو۔“ درندہ میں پہلے تمہاری ہی لاش گراؤں گا۔“ باس نے پھنکار تے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تم پہلے یقین تو کر لو کہ یہ لڑکی واقعی مادام جیکی ہے۔“ نعمانی نے کہا۔

”اوہ! بھٹیک ہے کروو! واقعی ہمیں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔“

رنگ کا تھوڑا تھوڑا دھواں باہر نکلنے لگا۔ چند لمحوں بعد کورونے مٹین آف کر کے بگل نما آلہ ہٹایا تو اس مقامی لڑکی کا چہرہ گہرا براؤن ہو رہا تھا۔ نعمانی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس مقامی لڑکی کے چہرے پر براؤن رنگ بھوپ دیا گیا ہو۔ لیکن پھر یہ رنگ تیزی سے غائب ہوتا گیا اور جب اس لڑکی کا چہرہ صاف دکھائی دینے لگا تو نعمانی بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ وہ جولیہ کا چہرہ تھا۔ اب ساتھ ساتھ کمریوں پر دو جولیہ موجود تھیں۔

”اوہ! یہ دونوں ایک ہی چہرے کی ہو گئیں۔ لازماً یہ دوسری مادام جیکی ہوگی۔ اس کا میک اپ صاف کر دو۔“ باس نے چیتے ہوئے کہا اور کورونے دوسری لڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہی پہلے والی کارروائی اس کے ساتھ دہرائی اور پھر جب بگل نما آلہ ہٹانے کے بعد رنگ صاف ہوا تو جولیہ کی بجائے وہاں ایک مقامی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔

”وہ مارا۔“ یہ ہے مادام جیکی۔ پہلے بھی اس نے ہمیں چکر دیا تھا۔“ باس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں مسرت سے جھمکا رہی تھیں۔

”لیکن بس! جس لڑکی کے میک اپ میں مادام جیکی تھی۔ وہ لڑکی تو اس کے ساتھ بیٹھی ہوتی ہے۔ پھر وہ ٹیکسی میں مرنے والی لڑکی کون تھی۔“ کورونے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں واقعی! یہ لازماً ان پاکستانیوں کی شرارت ہوگی۔ یہ لوگ بے حد تیز ہیں۔ لیکن اب ہمارا مشن پوری طرح مکمل ہو گیا ہے۔ دکھاؤ مٹین گن! میں اپنے ہاتھوں سے اس مادام جیکی کا تو خاتمہ کر دوں۔“

”تم شاید یہ سمجھ رہی ہو کہ ابھی تمہارے چہرے پر اس لڑکی جویا کا میک اپ ہے۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہم نے تمہارا میک اپ صاف کر دیا ہے۔۔۔ اور اب تم اپنی اصلی شکل میں ہو۔۔۔ اگر یقین نہ آتے تو اپنی اس سادھی لڑکی کو دیکھ لو۔۔۔ اس نے بھی مقامی لڑکی کا میک اپ کیا ہوا تھا۔۔۔ اس کا میک اپ بھی صاف کر دیا گیا ہے اور اب یہ بھی اپنی اصلی شکل میں ہے۔۔۔“ باس نے تیز لہجے میں جویا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”تمہیں بڑی غلط فہمی ہو گئی ہے مسٹر!۔۔۔ میں مادام جیکی نہیں ہوں۔۔۔ میرا نام اسمارا ہے اور میں جنرل ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں نرس ہوں۔۔۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔“ مادام جیکی نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

”باس!۔۔۔ یہ ہمیں چکر دے رہی ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ یہ جو کچھ بھی ہے۔ اس کا خاتمہ کر دو۔۔۔ بعد میں چیک کرتے رہیں گے کہ یہ کون ہے۔۔۔ مادام جیکی ہے یا نرس ہے۔“ باس کے ساتھ کھڑے ہوئے نوجوان نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

”مجھ سے بات کرو۔۔۔ تم کون ہو۔۔۔ اور کیا چاہتے ہو۔۔۔“ اچانک جویا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”تمہاری موت بھی یقینی ہے لڑکی!۔۔۔ تم نے اس مادام جیکی کے ساتھ مل کر ہمیں بہت چکر دیتے ہیں۔“ باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”تم ہو کون۔۔۔ کم از کم ہمیں پتہ تو چلے۔“ جویا نے بڑے طنزیہ

یہ شخص ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔ تم ان سب کو ہوش میں لے آؤ۔۔۔“ باس نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور کورونے سر ہلاتے ہوئے ایک طرف مشین رکھی اور ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں سے ایک ڈبہ نکالا اور اس میں موجود ایک سرخ نکال کر اس کے اوپر موجود کاغذ پھاڑ کر پھینک دیا۔ سرخ کے اندر ہلکے نیلے رنگ کا مائع بھرا ہوا تھا اور پھر اس سرخ سے اس نے تھوڑا تھوڑا مائع چاروں بیہوش افراد کے جموں میں انجکت کر دیا۔ سرخ واپس ڈبے میں رکھ کر اس نے ڈبہ الماری میں جا کر بند کر دیا۔

نعمانی ہونٹ پھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے فوری طور پر باس کا ذہن بدل کر کچھ وقت تو حاصل کر لیا تھا لیکن صورت حال ابھی تک سنگین تھی۔ کمرہ مشین گن برداروں سے بھرا ہوا تھا۔ ظاہر ہے ان حالات میں ٹکراؤ کا نتیجہ صرف یقینی موت ہی نکل سکتا تھا۔

چند لمحوں بعد ہی صفدر سمیت سارے بیہوش افراد کہتے ہوئے ہوش میں آ گئے۔ وہ سب حیرت سے آنکھیں پھاڑے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

”مادام جیکی!۔۔۔ تم نے ہمارے ہاتھ سے بچنے کی کتنی کوششیں کیں۔ لیکن اب دیکھو!۔۔۔ تم حقیر جو بیباکی طرح ہمارے بچنے میں مچھنی ہوئی ہو۔“ باس نے بڑے فائز انداز میں مادام جیکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مادام جیکی۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔ اور کیا کہہ رہے ہو۔“ مادام جیکی کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی اور باس بڑی طرح چونک پڑا۔

لہجے میں کہا۔

"تمہاری موت — ٹھیک ہے۔ بعد میں فیصلہ ہوتا رہے گا۔
یہ لوگ خواہ مخواہ ہمیں الجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔" — باس نے
یکلخت غصیلے لہجے میں کہا اور مشین گن کی نال بیکلخت مادام جیکی کی طرف اٹھا
دی۔ اس کے چہرے پر یکدم سفاکی اُبھر آئی تھی۔

"تم غلطی کر رہے ہو۔ ایک بار پھر سوچ لو۔" — پھر تمہیں پچھتائے
کا بھی وقت نہیں ملے گا۔" — اچانک نعمانی نے کہا۔

"سٹاپ" — باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کی انگلی
ٹریگر پر سخت ہوتی گئی۔ اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ اور
انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

عمرانے کو مٹی سے نکل کر پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ اس کے ذہن
میں دلیرانہ کامن کے صدر سے فوری ملاقات کا ایک پلان موجود تھا اور
وہ اس پلان پر عمل کر کے فوری طور پر مادام جیکی کی ملاقات صدر سے کر کے
اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان چھڑانا چاہتا تھا۔ وہ اب واقعی اس چکر سے
شدید بے ہوش ہو کر رہا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ مقامی سیکرٹ سروس کے
کارکن سارے شہر میں اُسے تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے لیکن کارڈیل
کا لونی شہر کے مضافات میں تھی اور اُسے یقین تھا کہ یہاں تک پہنچنے سے
پہلے وہ صدر سے مادام جیکی کی ملاقات کر دینے میں کامیاب ہو جائے گا۔
اور ظاہر ہے اس کے بعد میورک یا اس کے ساتھی کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ اب
یہ صدر اور مادام جیکی کا سر درد ہے کہ وہ لوگ کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں
کرتے۔ ایسی باتیں سوچتا ہوا وہ چوک تک پہنچ گیا۔ جہاں ایک پبلک فون
بوٹھ موجود تھا۔ وہ اگر چاہتا تو کو مٹی میں موجود فون سے بھی بات کر سکتا تھا۔

منہ تھا۔ اس نے جیب سے کتے نکال کر فون پیس میں ڈالے اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے منہ ڈال کر فون شروع کر دیتے۔

”یس“ — چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی لیکن عمران آواز پہچانتا تھا۔ یہ ڈاکٹر فینگل کی آواز نہ تھی۔

”ڈاکٹر فینگل صاحب سے بات کرا دیں — میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں“ — عمران نے لہجے کو باوقار بناتے ہوئے کہا۔

”ہولڈ آن کریں“ — دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی رسیور پر ڈاکٹر فینگل کی آواز ابھری۔

”ہیلو — ڈاکٹر فینگل انڈنگ“ — ڈاکٹر فینگل کے لہجے میں قدرے حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

”اب پرندے بھی ڈاکٹر بننے لگ گئے ہیں — کمال ہے — واقعی انقلاب ہیں زمانے کے“ — عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”پرندے — کیا مطلب! — کون ہو تم“ — دوسری طرف سے ڈاکٹر فینگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سی گل پرندے کا ہی نام ہوتا ہے — بڑا خوبصورت پرندہ ہوتا ہے سفید رنگ کا — ارے ہاں! — واقعی ڈاکٹروں کا کوٹ بھی تو سفید رنگ کا ہوتا ہے — واہ! واقعی سیکل تو بنایا ڈاکٹر ہوا“ — عمران کی زبان چل پڑی۔

”کیا کو اس ہے — میرا نام سیگل نہیں، فینگل ہے — ڈاکٹر فینگل“ — اس بار ڈاکٹر فینگل نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

لیکن اس نے اس فون کے لئے کسی بلیک فون بومب کا انتخاب کرنا ہی مناسب سمجھا تھا کیونکہ ظاہر ہے کوٹھی کا تعلق محتاسن سے تھا اور محتاسن بہر حال زیر زمین سرگرمیوں میں ملوث تھا اس لئے وہ اس کا فون منبر سامنے نہ لانا چاہتا تھا۔

اس نے فون بومب میں بڑی ہوتی فون ڈائریکٹری اٹھائی اور اسے کھول کر اس میں سے ولیٹرن کارمن کے معروف سائنسدان ڈاکٹر فینگل کا فون نمبر تلاش کرنے لگا۔ ڈاکٹر فینگل بین الاقوامی شہرت کے سائنسدان تھے اور پاکیشیا کے سائنسدان سردار سے ان کے تعلقات بے حد قریبی تھے اور کئی بار سردار کی وجہ سے ڈاکٹر فینگل سے عمران کی ملاقات ہو چکی تھی اور سردار کی وجہ سے ڈاکٹر فینگل اس سے اچھی طرح واقف تھے۔

عمران نے یہی پلان بنایا تھا کہ ڈاکٹر فینگل کے ذریعے وہ مادام جیکی اور صدر کی ملاقات کرا دے گا۔ کیونکہ ظاہر ہے پروٹوکول کی وجہ سے اس کی ویسے تو صدر مملکت سے براہ راست فوری ملاقات ناممکن تھی۔ یا پھر دوسرا راستہ خاصا طویل تھا کہ وہ پہلے بلیک زیر و کو کہتا کہ وہ بطور ایکٹو پاکیشیا کے صدر سے بات کرے اور پاکیشیا کا صدر ولیٹرن کارمن کے صدر سے بات کرے اور پھر عمران کی ملاقات ہو۔ اس طرح الجھنیں بھی بڑھ جاتیں۔ کیونکہ پاکیشیا کے صدر لازماً اصل حالات معلوم کرنے کی کوشش کرتے۔ جب کہ ڈاکٹر فینگل والا معاملہ شارٹ کٹ تھا بشرطیکہ ان کا منبر بھی بل جاتے اور وہ خود بھی فون پر مل جاتیں لیکن چند لمحوں بعد اس نے ڈاکٹر فینگل کا نمبر تلاش کر لیا۔ یہ ان کی رہائش گاہ کا

عمران نے کہا۔
"اوہ! تو کیا تم پاکیشیا سے نہیں بول رہے۔ کہاں سے بول رہے ہو۔" ڈاکٹر فینگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

فون کے ماوتھ پیس سے۔" عمران نے فوراً ہی جواب دیا اور ڈاکٹر فینگل ایک بار پھر ہنس پڑے۔

اد کے علی عمران! واقعی میرے پاس وقت بہت کم ہے۔ ورنہ میں تمہاری دلچسپ باتوں سے مزید محفوظ ہوتا۔ اس لئے۔" ڈاکٹر فینگل نے کہا شروع کیا۔

"ارے ارے ڈاکٹر فینگل۔ پلیز فون بند نہ کیجیے۔ میرے پاس تو مزید سکتے بھی نہیں ہیں۔ اور یہاں ولیسٹرن کارمن میں تو ایک فون کرنے کے لئے ایک بوری سکتے چاہئیں۔" عمران نے ان کا فقرہ کاٹتے ہوئے کہا۔

چلو ایک بات کا تو پتہ چلا کہ تم ولیسٹرن کارمن سے بات کر رہے ہو۔ تو پھر فون پر بات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہیں میری رائٹس گاہ پر آ جاؤ۔" ڈاکٹر فینگل نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"منہیں ڈاکٹر فینگل! اب میں آپ کی طرح فارغ تو نہیں ہوں۔ میرے پاس وقت کی بے حد کمی ہے۔ اور رائٹس گاہ پر آنے کے لئے پہلے مجھے ٹیکسی کے انتظار میں سوکھنا پڑے گا۔ پھر آپ کے دربان کو سلام کرنا ہوگا۔ سودی ڈاکٹر ا فون ہی ٹھیک ہے۔" عمران نے کہا اور ڈاکٹر فینگل اس انداز میں ہنسنے جیسے بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں ہنس رہے ہوں۔

میں علی عمران بول رہا ہوں۔" عمران نے جلدی سے اپنا نام لیتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ڈاکٹر فینگل نے جس جھنجھلائے ہوئے انداز میں جواب دیا تھا اس سے عمران کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ وہ رسیور رکھ دے گا۔

علی عمران!۔۔۔ اوہ اچھا اچھا۔۔۔ اوہ! یہ تم ہونا ٹی بولائے۔ میں بھی چکر اگیا تھا کہ یہ کون ایسی باتیں کر رہا ہے۔ اس بار ڈاکٹر فینگل نے ہنسنے ہوئے بے تکلفانہ انداز میں کہا۔

"شکر ہے کہ آپ نے پہچان لیا۔ ورنہ مجھے تو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ جب آپ میری آواز نہیں پہچان سکے۔ تو شاید نام پہچاننے سے بھی انکار کر دیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ مجھے شک تو پڑا تھا۔ لیکن تمہاری کال اس قدر غیر متوقع تھی کہ مجھے یقین نہ آ رہا تھا۔ خیریت ہے۔ کیسے کال کی ہے۔" ڈاکٹر فینگل نے ہنسنے ہوئے کہا۔

"آپ کا نمبر ڈائریکٹری میں دیکھا۔ فون پیس میں سکے ڈالے۔ رسیور اٹھایا۔ نمبر کھلے اور کال ہو گئی۔" عمران نے شرارت بھرے انداز میں جواب دیا اور ڈاکٹر فینگل ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

تم واقعی ناٹی بولائے ہو۔ لیکن میں انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں۔ صرف پاکیشیا کا سن کر میں نے کال انڈ کر لی ہے۔ ورنہ شاید میں کال انڈ ہی نہ کرتا۔" ڈاکٹر فینگل نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"میں نے بھی اسی لئے پاکیشیا کا نام لیا تھا۔ کیونکہ سائنسدان اور ٹیکسی ڈرائیور ایک ہی طرح ڈیل کرتے ہیں۔ سائنسدانوں کی سوچ لمبی ہوتی ہے۔ اور ٹیکسی ڈرائیور کو لمبی سواری کی ضرورت ہوتی ہے۔"

"جیسی تم سے باتوں میں جیتا نہیں جاسکتا۔ نہ تم کال کا مقصد بتاتے ہو۔ نہ فون بند کرنے دیتے ہو۔" ڈاکٹر فینگل نے کہا۔

"آپ نے پہلے مقصد پوچھا ہی کب ہے۔ اب پوچھا ہے تو بتا دیا ہوں کہ میں نے ایک محترمہ کو ولیٹرن کارمن کے صدر سے فوری طور پر ملوانا ہے۔ کیا آپ اس ملاقات کا بندوبست کر سکتے ہیں؟" — ۵۰ عمران نے کہا۔

"دیکھو علی عمران! مذاق کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ میں اس قسم کے مذاق کا ہرگز عادی نہیں ہوں۔" ڈاکٹر فینگل شاید کچھ اور سمجھے تھے اس لئے اس بار وہ غصے سے چیخ پڑے۔

"ارے ارے ڈاکٹر فینگل! آپ غلط نہ سمجھیں۔ میں مذاق نہیں کر رہا۔ سیرئس بات کر رہا ہوں۔ اور یہ ملاقات ولیٹرن کارمن کے فائدے میں ہی ہے۔ چلیے! میں آپ کو مختصر سا پس منظر بتا دیتا ہوں تاکہ آپ مزید ناراض نہ ہو جائیں۔ بولیویا میں ایک ایسی دھات ملی ہے جو باقی پوری دنیا میں نایاب ہے اور اس سے انتہائی خطرناک اسلحہ تیار ہو سکتا ہے۔ اس دھات کو شاید ایکریمیا نے تلاش کیا۔ چنانچہ انہوں نے اسے خفیہ رکھا اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعے بولیویا میں ہی ایک خفیہ لیبارٹری قائم کر لی جس میں ہتھیار تیار ہو کر ایکریمیا پہنچیں گے۔ شاید یہ اس دھات کی کوئی خصوصیت ہوگی کہ اسے یہاں سے باہر نہ لے جایا جاسکتا ہوگا۔ روسیہ والوں کو بھی اس کی خبر مل گئی۔ لیکن باوجود کوشش کے وہ اس لیبارٹری کو نہ تلاش کر سکے۔ چنانچہ انہوں نے یہاں کی مقامی سیکرٹ سروس کے چیف میورک کو آلہ کار بنالیا۔ یہ چیف صاحب وزیر عظم

کے رشتہ دار بھی ہیں۔ چیف صاحب نے ایک اور مجرم تنظیم کو ایکریمیا کے ایجنٹوں کے مقابلے پر لاکر ایک سازش کی۔ جس میں میری ایک ساتھی لڑکی خواجواہ چھنس گئی اور مجھے اس کی وجہ سے یہاں آنا پڑا۔ پھر حالات بدل گئے ایکریمیا کے ایجنٹ مارا گیا، اس کی لڑکی کا نام مادام جیکی ہے وہ محب وطن ہے وہ ایکریمیا اور روسیہ کی بجائے اس دھات کو ولیٹرن کارمن کے دفاع کے لئے استعمال کئے جانے کی خواہشمند ہے۔ اس پر ایکریمیا اور روسیہ دونوں کے ایجنٹ اس کے خلاف ہو گئے۔ وہ اس لیبارٹری کا راز جانتی ہے۔ ایکریمیا کے ایجنٹ اسے مارنا چاہتے ہیں تاکہ لیبارٹری کا راز کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ اور روسیہ ہی ایجنٹ اسے پکڑ کر اس سے راز اگلوں چاہتے ہیں تاکہ راز اس سے حاصل کر کے روسیہ اس لیبارٹری پر قبضہ حاصل کر لے۔ میں اسے ان دونوں سے بچا کر لے آیا ہوں۔ وہ اب یہ راز براہ راست صدر کے حوالے کرنا چاہتی ہے۔ اس نے مجھ پر بھی اعتماد نہیں کیا اور چونکہ روسیہ ہی ایجنٹ اور مقامی سیکرٹ سروس کا چیف میورک وزیر عظم صاحب کا رشتہ دار ہے اس لئے وہ لڑکی مادام جیکی اس سلسلے میں وزیر عظم پر بھی اعتماد نہیں کر رہی۔ اس پر مجھے آپ کا خیال آیا کہ شاید آپ اس لڑکی کی صدر سے فوری ملاقات کا بندوبست کر سکیں۔ بندوبست تو میں دوسرے ذرائع سے بھی کر سکتا ہوں۔ لیکن ایک لمحہ قیمتی ہے۔ اب آپ فرمائیں۔ آپ کا کیا جواب ہے؟" — عمران نے اس بار انتہائی تسخیرنگی سے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ ویری سٹریٹج۔ یہ تو انتہائی سیرئس مسئلہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم اس لڑکی کو لے کر میری رہائش گاہ پر آ جاؤ۔ میں اس دوران صدر

”مادام کہاں ہیں مسٹر“ — ہتھاس اس دوران کار سے اتر کر چھانک

کے اندر آچکا تھا۔ وہ کسی کریمانہ فروش کی دکان پر ملیں گے۔ — عمران نے

بڑے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

”میں مادام جیکی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ تم نے کیا پکچر چلا رکھا ہے۔“ — ہتھاس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”اس میں اتنا غصہ دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔ میں بھی تمہارے سامنے باہر سے آ رہا ہوں۔“ — عمران کو بھی شاید اس کی طرز گفتگو پر غصہ آ گیا تھا۔

”ہو نہہ!“ — ہتھاس نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے تھا۔ لیکن کوٹھی پر چھایا ہوا پراسرار سکوت اور وہاں پھیلی ہوئی نامانوس بو نے اس کی نہ صرف چھٹی جس کو خطرے کی گھنٹی بلکہ سائرین بھلنے پر مجبور کر دیا تھا۔

”اوہ! — اوہ! یہاں تو کوئی نہیں۔“ — تباہ کہاں ہے مادام جیکی؟

ہتھاس نے بکھنٹ جیب سے ریو الوز نکال کر عمران پر تانتے ہوئے کہا اس کے لہجے سے شعلے نکل رہے تھے۔

”یہ کہاں چلے گئے ہیں۔ اوہ! یہ کیا ہے؟“ — عمران نے اس کے غصے اور ریو الوز کی پرواہ کئے بغیر ادھر ادھر حیرت بھرے انداز میں دیکھتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اس کی نظریں برآمدے کے کونے میں پڑے ہوئے ایک سرنج رنگ کے بڑے سے کمپوسل پر پڑ گئیں جو ٹوٹ کر فرش پر بکھرا ہوا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کا ایک حصہ اٹھایا اور اسے ناک

ملکت سے بات کر کے فوری طور پر ان سے ملاقات کا وقت لیتا ہوں اور پھر میں خود ساتھ جا کر یہ ملاقات کراؤں گا۔“ — ڈاکٹر فینگل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ فوری ملاقات کی کوشش کریں۔“ — اس لڑکی کو لے کر آ رہا ہوں۔ خدا حافظ۔“ — عمران نے کہا اور سیور رکھ کر وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا فون بوتھ کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اُسے یقین تھا کہ ڈاکٹر فینگل یہ ملاقات کرا دیں گے اور اگر فوری طور پر ایسا ممکن نہ بھی ہو سکا۔ تب بھی مادام جیکی ڈاکٹر فینگل کے پاس زیادہ محفوظ طور پر رہ سکے گی اور وہ مطمئن ہو کر واپس چلا جائے گا۔

فون بوتھ سے نکل کر وہ اسی طرح پیدل چلتا ہوا واپس کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر اس نے کال بیل کے بٹن کو دوبار پریس کیا اور پھر بھاٹک کھٹنے کا انتظار کرنے لگا۔

اسی لمحے ایک کار تیزی سے دوڑتی ہوئی قریب آئی اور پھر بھاٹک کے سامنے رُک گئی۔ عمران نے چونک کر دیکھا تو ڈرائیونگ سیٹ پر وہی ہتھاس بیٹھا ہوا تھا جو انہیں یہاں چھوڑ گیا تھا۔ اس نے عمران کو دیکھ کر سر ہلایا اور پھر تین بار مخصوص انداز میں مارن بجایا لیکن بھاٹک ویلے ہی بند رہا تو عمران چونک بڑا۔ اس نے آگے بڑھ کر سائیڈ بھاٹک پر دباؤ ڈالا تو سائیڈ بھاٹک کھلتا چلا گیا۔

”ارے یہ کیا؟“ — عمران نے حیران ہو کر کہا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس نے ناک سکوڑا۔ کیونکہ اُسے عمارت میں نامانوس سی بو پھیلی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

کے قریب لے جا کر سونگھا۔
 ”ادہ! — تو انہیں بیہوش کر کے لے جایا گیا ہے۔“ — عمران نے ہونٹ پھینٹتے ہوئے کہا۔

”کن کی بات کر رہے ہو — دیکھو! شرافت سے بتا دو کہ تم نے مادام جیکی کو کہاں بھیج دیا ہے۔ درزن میں گولیوں سے بھون ڈالوں گا۔“
 تھامس ابھی تک عمران پر ہی شک کتے جا رہا تھا۔

”خاموش رہو — مادام کے ساتھ میرے ساتھی بھی غائب ہیں اور تمہارا آدمی بھی موجود نہیں ہے۔ میں ٹیلیفون کرنے چوک تک گیا تھا۔ جلتے وقت انہیں یہیں چھوڑ گیا تھا اور اب واپس آیا ہوں تو یہ غائب ہیں۔“ — عمران نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کو اس — تم ڈرامہ کر رہے ہو۔“ — ”بتاؤ“ — تھامس اور زیادہ بگڑ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بڑی طرح چیخا ہوا پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ عمران کا زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔ ریو اور اس کے ہاتھ سے نکل کر دوڑ جا کر اٹھا۔

”اب اگر کوئی ایسی بات کی تو ہڈیاں توڑ دوں گا۔ سمجھے۔“ — بتا تو رہا ہوں کہ مجھے خود معلوم نہیں ہے۔“ — عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے ایک طرف رکھے ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور تیزی سے ڈاکٹر فینگل کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

”یس۔“ — دوسری طرف کہا گیا۔
 ”میں علی عمران بول رہا ہوں — ڈاکٹر فینگل سے فوراً بات کرائیں۔“
 عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”ہولڈ آن کریں۔“ — دوسری طرف سے کہا گیا۔ اس دوران تھامس اٹھ کر اپنا ریو اور اٹھا چکا تھا۔ لیکن عمران کے منہ سے ڈاکٹر فینگل کا نام سن کر وہ بھی مضطرب کیا تھا کیونکہ ڈاکٹر فینگل کا نام ویسٹرن کارمن میں اتنا مشہور تھا کہ وہ بھی اس سے واقف تھا۔ اور ظاہر ہے ڈاکٹر فینگل ویسٹرن کارمن کا معزز ترین آدمی تھا۔

”رہید۔“ — ڈاکٹر فینگل سپکینگ — ”چند لمحوں بعد ڈاکٹر فینگل کی آواز سنائی دی۔“

”علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر۔“ — عمران نے ہونٹ پھینٹتے ہوئے کہا۔

”ادہ عمران! — تم ابھی تک آئے نہیں۔ میں نے صدمہ محنت سے بات کر لی ہے۔ وہ ہمارے منتظر ہیں۔“ — ڈاکٹر فینگل نے پرجوش لہجے میں کہا۔

”میں نے اسی لئے تو فون کیا ہے۔ میں آپ کو فون کر کے واپس اس کو صحنے میں پہنچا جہاں مادام جیکی اور میرے ساتھی موجود تھے لیکن یہاں سے یہ سب لوگ غائب ہو چکے ہیں۔ میرے خیال میں میرے آپ کے فون کرنے کے وقفے میں دشمن انہیں بیہوش کر کے اغوا کر لے گئے ہیں۔“ — آپ صدر محنت سے فی الحال معذرت کر لیں۔ میں انہیں تلاش کرتا ہوں اور بعد میں خود ہی فون کر لوں گا۔ خدا حافظ۔“ — عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سننے بغیر رسیور رکھ دیا۔
 ”ادہ! — کیا واقعی مادام جیکی کو اغوا کر لیا گیا ہے۔“ — اس بار

تھامسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "ہاں! — اور ساتھ ہی میرے ساتھی بھی اغوا ہوئے ہیں۔ لیکن تم تعاون کرنے کی بجائے آٹا میرے گلے پڑ رہے ہو۔" — عمران نے جھنجھلائے ہوئے کہا۔
 عمران کو جو لیا اور صغیر سمیت مادام جیکی کے اس طرح اغوا کئے جانے پر خاصا شاک پہنچا تھا اور اس طرح ڈاکٹر فینگ کے سامنے بھی اس کا وقار مجروح ہوا تھا۔
 "لیکن کس نے یہاں سے انہیں اغوا کیا ہے۔ اس اڈے کو تو سوائے میرے اور راجر کے اور کوئی نہیں جانتا تھا۔" — تھامسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میں چوک برہی تھا۔ اس دوران اغوا کرنے والوں نے پہلے یہ بیہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول اندر پھینکے ہیں اور پھر انہیں بیہوش کر کے اغوا کر گئے ہیں۔" — ورنہ دوسری صورت میں فائرنگ وغیرہ کی آواز ٹھیک لگنا پڑتی۔ بہر حال اب ہمیں انہیں فوری طور پر تلاش کرنا ہے۔ کیونکہ وہ مادام جیکی کو دیکھتے ہی گولی مار دینے پر تلبے ہوتے ہیں۔" — عمران نے کہا۔

"لیکن اب کہاں سے انہیں ڈھونڈیں۔" — میرے آدمیوں نے سارا شہر چھان مارا ہے۔ لیکن اب تک وہ ان لوگوں کا معمولی سا سراغ بھی حاصل نہیں کر سکے۔ میں اسی لئے یہاں آیا تھا تاکہ مادام جیکی سے مزید معلومات حاصل کر کے انہیں نئے سرے سے تلاش کر دوں۔" — تھامسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سرخ رنگ کی ایک کار تو میرے سامنے سے گزری ہے۔ بھڑکتے ہوئے سرخ رنگ کی۔" — عام طور پر کار کمر میں یہ رنگ استعمال نہیں کیا جاتا۔ اگر سرخ رنگ ہوتا بھی ہے تو ڈل ریڈ ہوتا ہے اس لئے میرے شعور میں یہ کار رہ گئی ہے۔" — ورنہ تو بے شمار کاریں دباں سے گزری ہوں گی۔" — عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اپنے ذہن پر پورا زور دے کر یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔
 "بھڑکتا ہوا سرخ رنگ۔" — ادہ! — ادہ! یہ تو کورو کی مخصوص کار کا رنگ ہے۔ بالکل۔" — ادہ! ویری سیڈ۔ اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ کورو بھی اس اڈے سے واقف ہے۔ ایک بار وہ میرے ساتھ یہاں آیا تھا۔ بالکل دہی ہو گا۔ وہ ایکرمی نژاد ہے۔" — تھامسن نے بُری طرح چمکتے ہوئے کہا۔

"کورو۔ کون ہے وہ۔" — عمران نے بھی چمکتے ہوئے پوچھا۔
 "وہ ایک انتہائی خطرناک مجرم گروپ کا چیف ہے۔ یہ پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے اور سیکشن تھری کہلاتا ہے۔" — م۔ میرا دوست ہے وہ کورو۔ بھڑکتے ہوئے سرخ رنگ کی کار اسی کی ہے۔" — تھامسن نے جلدی سے جواب دیا۔

"ادہ! — اس کا اڈہ کہاں ہے۔" — جلدی تباؤ۔" — عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کا اڈہ ایک پرانی سی خستہ عمارت میں ہے جس پر کلب کا پرانا سا بورڈ لگا ہوا ہے۔ میں نے دیکھی ہوئی ہے وہ عمارت۔" — آؤ میرے ساتھ۔" — تھامسن نے کہا۔

”تمہارے پاس اسلحہ ہے۔“ — عمران نے پوچھا کیونکہ اس کے اپنے پاس سولے ایک چھوٹے پستول کے اور کوئی اسلحہ نہ تھا۔
 ”اسلحہ — اوہ اس کو مٹی میں اسلحہ موجود ہے۔ آؤ۔“ — تھامسن نے کہا اور پھر وہ عمران کو لے کر ایک خفیہ تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ وہاں واقعی ہر قسم کا اسلحہ کثیر تعداد میں موجود تھا۔ عمران نے وہاں سے چند دستی بم — ایک ساٹنرنگا مشین پسٹل اور ایک مشین گن اٹھالی۔ تھامسن نے بھی ایک مشین گن اور اسلحہ لیا اور پھر عمران تھامسن کے ساتھ کار میں بیٹھ کر اس طرف بڑھ گیا جہاں اس کو رو یا سیکشن تھری کا اڈہ تھا۔ عمران کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔ اس وقت اسے دیکھ کر کوئی یقین ہی نہ کر سکتا تھا کہ یہ وہی عمران ہے جس کے چہرے اور منہ سے ہر وقت پھلجھڑیاں چھوٹتی رہتی ہیں۔

میورک پاگلوں کے سے انداز میں دفتر کے انداز میں سبے ہوئے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ عمران اس مادام جیکی کے ساتھ غائب ہو چکا تھا اس کی کار ریوے اسٹیشن کے قریب ہونے والے ایکسپڈنٹ کے قریب مٹرک کے کنارے خالی کھڑی مل گئی تھی۔ ایکسپڈنٹ میں جوڑ کی ہلاک ہوئی تھی وہ مادام جیکی کے ایک آپ میں تھی لیکن ہسپتال میں اس کی لاش آنے کے بعد پتہ چلا کہ وہ مادام جیکی نہ تھی بلکہ کوئی اور مقامی لڑکی تھی۔ مادام جیکی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں اس نے پوری سیکرٹ سروس کو فعال کیا ہوا تھا ریڈیو کے ساتھ ساتھ ویسٹرن کارمن کے دارحکومت میں بھی ان کی تلاش انتہائی زور شور سے جاری تھی لیکن کہیں سے بھی ان کے متعلق کوئی خبر نہ آ رہی تھی۔ اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا میورک کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ جلد از جلد مادام جیکی کو پکڑنا چاہتا تھا تاکہ اس سے زیر و لیبارٹری کا راز حاصل کر سکے لیکن اس کا کہیں اتہ پتہ ہی نہ چل رہا تھا۔

اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی زور سے بج اٹھی اور میورک اس طرح ٹیلیفون پر چپٹا جیسے مہو کا عقاب کسی کبوتر پر چھٹتا ہے۔
 "لیس میورک سپیکنگ" — میورک نے تقریباً چھتے ہوئے کہا۔

"باس! — میں نے عمران کے ساتھی نعمانی کا پتہ چلا لیا ہے۔ وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھا ریلوے اسٹیشن سے کارڈیل کالونی جا رہا تھا کہ راستے میں کورو کے ساتھیوں نے اُسے اغوا کر لیا۔ مجھے اس اغوا کا پتہ اس ٹیکسی ڈرائیور سے لگا تو میں نے فوراً اُسے تلاش کیا اور پھر مجھے معلوم ہو گیا کہ نعمانی کو ٹاڈر روڈ کی ایک پرانی اور خستہ عمارت میں لے جایا گیا ہے جس پر کسی کلب کا پرانا بورڈ لگا ہوا ہے جس پر لکھے ہوئے الفاظ تقریباً مٹ چکے ہیں۔ میں نے اس عمارت کی نگہانی شروع کی تو معلوم ہوا کہ یہ اڈہ پیشہ درقاتوں کے گروپ سیکشن مہتری کا ہے جس کا انچارج کورٹ ہے اور باس! — جب میں وہاں پہنچا تو دو کاریں وہاں سے نکل کر گئی ہیں جن میں سے ایک سُرخی رنگ کی بھڑکتی ہوئی کار میں اس گروپ کا چیف کورو بھی سوار تھا۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے کہا۔
 "وہاں اندر صرف نعمانی ہے۔ یا مادام جیکی بھی ہے۔" —
 میورک نے تیز لہجے میں کہا۔

"اندر خالصے لوگ ہیں اس لئے میں اندر نہیں گیا۔ ویسے یہ بات طے شدہ ہے کہ عمران کا ساتھی نعمانی اندر ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ گروپ نعمانی کے ذریعے عمران اور مادام جیکی کو ٹریس کرنا چاہتا ہے اور شاید کورو اور اس کے ساتھی نعمانی سے معلومات حاصل کر کے مادام جیکی کو اغوا کرنے گئے ہیں۔" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تھیک ہے۔ کچھ پتہ تو چلا — میں وہاں پہنچ رہا ہوں۔" —
 میورک نے تیز لہجے میں کہا اور پھر ایک جھٹکے سے سیور کرڈیل پر رکھ کر وہ دیوار میں نصب ایک بڑے اور وسیع جیپٹ عمل کے ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سیکرٹ سروس کی جرنل فریکلینسی ایڈجسٹ کی اور پھر ریڈیو میں موجود سیکرٹ سروس کے تمام ارکان کو اس نے بھڑکتے سُرخی رنگ کی کار کو تلاش کرنے کے احکامات دے کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل آیا۔ کمرے سے باہر راہداری میں ایک مشین گن بردار موجود تھا۔

"نار کی! — فوراً ایڈورڈ کو کہو کہ دس آدمی لے کر آئے۔ ہم نے ایک ریڈ کرنا ہے۔ جلدی کرو۔ فوراً" — میورک نے مشین گن بردار سے مخاطب ہو کر چیتے ہوئے کہا۔ اور نوجوان سر ہلاتا ہوا راہداری میں دوڑنے لگا اور پھر ایک موٹر مٹر کر غائب ہو گیا۔ میورک باہر کی طرف دوڑا جہاں اس کی مخصوص کار موجود تھی۔
 تھوڑی دیر بعد وہ تین کاروں میں بھرے ہوئے ٹاڈر روڈ کی طرف اڑے جا رہے تھے۔

میورک کی کار میں اس کے ساتھ ایک بھرے بھرے جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ایڈورڈ تھا۔ اس کا نمبر ٹو — میورک نے اُسے مختصر طور پر صورت بتائی۔

"سیکشن مہتری تو ہذا قاتلوں کا گروپ ہے باس۔" — ایڈورڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔
 "ہاں! — اسی لئے تو ہم نے فوری ایکشن لینا ہے۔" — میورک

تیزی سے نکلا اور دوڑتا ہوا میورک کی کار کی طرف آیا۔

”باس! — کورو اور اس کے ساتھی واپس آگئے ہیں — میں نے کورو کی کار میں ایک عورت کی جھلک دیکھی ہے“ — آنے والے نوجوان نے کہا۔

”ٹھیک ہے — چارنگ نے مجھے رپورٹ دے دی ہے — کتنی دیر ہوئی ہے انہیں آتے ہوئے“ — میورک نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

”آٹھ دس منٹ ہوئے ہوں گے“ — آنے والے نے کہا اور میورک نے کار میں سے نکلنے والے اپنے ساتھیوں کو اس عمارت پر ریڈ کر لے کے بارے میں ہدایات دیں اور پھر وہ عمارت کے گرد پھیل کر اس کی طرف بڑھنے لگے۔

نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ڈیش بورڈ کے نیچے سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں اور میورک نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

”ہیلو — ہیلو — چارنگ کانگ باس۔ اور“ — ایک آواز سنائی دی۔

”یس — میورک انڈنگ۔ اور“ — میورک نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

”باس! — بھڑکتے سرخ رنگ کی کار چیک کر لی گئی ہے — اس میں ایک عورت کو بیہوش کر کے لے جایا گیا ہے — یہ کار ٹاور روڈ کی طرف جاتی ہوئی دیکھی گئی ہے لیکن اس کا تعاقب نہیں ہو سکا کیونکہ چیک کرنے والے کا موٹر سائیکل غراب ہو گیا تھا۔ اور“ — دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ! — ٹھیک ہے — وہ اپنے اڈے پر جا رہے ہوں گے — اور کے — ہم نے ان کا اڈہ ٹریس کر لیا ہے — اب ان کی تلاش بند کر دو — اور اینڈ آل“ — میورک نے چنیتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی عورت کے حوالے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ عورت لازماً مادام جیکی ہوگی۔

مقوڑی دیر بعد ان کی کاریں ٹاور روڈ کی اس خستہ اور پرانی عمارت سے کچھ پہلے پہنچ کر رُک گئیں۔

عمارت کا پھاٹک بند تھا اور بظاہر یہ خستہ سی عمارت خالی نظر آرہی تھی۔ لیکن ان کی کاریں رُکتے ہی ایک درخت کی اوٹ سے ایک نوجوان

کے ساتھ ہی سائیڈ پر کھڑے ہوئے اس کے اپنے مشین گن بردار ساتھیوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس طرف اس کے چار ساتھی تھے جو اچانک گولیوں کی بوچھاڑ پر ٹرتے ہی چیتے ہوئے مکھیوں طرح ڈھیر ہوتے گئے۔

"لگ۔ لگ۔ کیا مطلب" — باس اپنے ہی ساتھیوں کے اس طرح گرنے اور ان کی چیخوں کی وجہ سے بوکھلاتے ہوئے انداز میں چیخ اٹھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ جولا اور اس کے ساتھیوں پر فائر کھولتا، اچانک کمرہ ایک بار پھر گولیاں چلنے کے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس بار گولیاں کمرے کی ایک سائیڈ کھڑکی سے برساتی گئی تھیں اور ان گولیوں کی زد میں باس، اس کا ساتھی، کورو اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے دو مشین گن بردار براہ راست آگئے تھے اور وہ بھی پہلے مشین گن برداروں کی طرح چیتے ہوئے نیچے گرے اور پھر چند لمحوں تک پھرنے لگے۔ انہیں نصیب نہ ہوا۔ کیونکہ گولیوں نے ان کے جسموں کو پھینکی کر کے رکھ دیا تھا۔

اسی لمحے باہر سے بھی بے تحاشا گولیاں چلنے اور انسانوں کے چیخنے کی آوازیں ابھرنے لگیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی فوج نے عمارت پر حملہ کر دیا ہو۔

جولا اور اس کے ساتھی اسی طرح کمریوں پر لوہے کے راڈز سے بکڑے بیٹھے تھے۔ ان سب کے چہروں پر بے پناہ حیرت تھی۔ جولانے کو جوتی مار کر فوری طور پر باس کی مشین گن کا ٹرنج بدل دیا تھا لیکن اس کی یہ حرکت سراسر اضطرابی تھی کیونکہ باس دوسرا برسٹ بھی مار سکتا تھا اور اس کے

باس سے کسی بھی لمحے گولی چلانے والا تھا اور صفدر اور نعمانی دونوں بے بس بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ لوہے کی کرسیوں میں موجود لوہے کے راڈز نے انہیں بری طرح جکڑ رکھا تھا اور ویسے بھی کمرے میں چھ مشین گن بردار کھڑے تھے۔ نعمانی نے ایک بار پھر اس کی توجہ ہٹانے کی کوشش کی۔ "تم غلطی کر رہے ہو۔ ایک بار پھر سوچ لو۔ پھر نہیں پھپھکتے گا بھی موقع نہیں ملے گا" — نعمانی نے باس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شٹ اپ" — باس نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی انگلی ٹریگر پر سخت ہوتی گئی۔ لیکن اسی لمحے جولیا کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اس کے پیر میں موجود جوتی اڑتی ہوئی باس کے اس ہاتھ سے ٹکرائی جس میں اس نے مشین گن بکڑی ہوئی تھی اور باس نے بھی عین اسی وقت ٹریگر دبا دیا تھا لیکن اچانک جوتی کی ضرب لگنے کی وجہ سے اس کا بازو گھوما اور پھر مشین گن کی ریٹ ریٹ

کہا اور ساتھ ہی اس نے جولیاء کی طرف اشارہ کیا۔ اور اس کا ایک ساتھی تیزی سے جولیاء کی کرسی کے عقب میں آگیا جب ایک اور ساتھی نے جلدی سے آگے بڑھ کر مشین گن کا دستہ جولیاء کے سر پر رسید کر دیا۔

”یہ مادام نہیں ہے۔ جولیاء ہے۔“ نعمانی اور صفدر بیک وقت چیخ پڑے۔

ایک ہی بحرِ پور ضرب سے جولیاء کی گردن بھی ڈھلک گئی۔

”بکو اس مت کرو۔ میں تے اسے ہسپتال میں دیکھا ہے۔“ یہ مادام جیکی ہے جولیاء کے میک آپ میں۔“ میورک نے چیخ کر جواب دیا۔

”یہ جولیاء ہے۔ مادام جیکی نہیں ہے۔ اب یہ میک آپ میں نہیں ہے۔“ صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

”باس! کیوں نہ اس دوسری لڑکی کو بھی ساتھ لے لیں۔ یہ پہلے ہی بیہوش پڑی ہوئی ہے۔“ میورک کے ایک ساتھی نے کہا۔

”نہیں!۔ یہ عمران کی ساتھی جولیاء ہوگی۔ اور میں عمران سے ٹکرائی نہیں چاہتا۔ اس لئے میں انہیں زندہ بھی چھوڑ رہا ہوں۔ جلدی کرو اٹھاؤ اسے۔ جلدی۔“ میورک نے چیختے ہوئے کہا۔ اس دوران

کرسی کا میکنزم ختم کر کے جولیاء کو کرسی کے راڈز سے نکال لیا گیا تھا اور پھر وہ جولیاء کو کاغذ سے پر لاد کر اس تیز رفتاری سے واپس دروازے سے باہر

نکل گئے جس تیز رفتاری سے وہ اندر آئے تھے۔

”اوہ احمق آدمی!۔ بچائے کس نے اسے سیکرٹ سروس کا چیف بنا دیا ہے۔“ نعمانی نے غراتے ہوئے کہا۔

”یہ واقعی احمق ہے۔ اس نے ہسپتال میں مادام جیکی کو جولیاء کے

ساتھی بھی ان پر گولیوں کی بارش کر سکتے تھے۔ لیکن کھڑکی سے ہونے والی اس فائرنگ کی انہیں خواب میں بھی توقع نہ تھی۔ کھڑکی میں لوہے کی گرل لگی ہوئی تھی۔ لیکن اس میں اتنے سوراخ بہر حال موجود تھے کہ ان میں سے مشین گن کی نال ڈال کر فائر کھولا جاسکتا تھا۔

میرے خیال میں یہ لازماً عمران ہوگا۔“ جولیاء نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران آتا تو اکیلا آتا۔ یہاں تو بہت سے افراد فائرنگ کر رہے ہیں۔“ صفدر نے کہا۔

”ارے۔ یہ مادام تو بیہوش پڑی ہے۔ اوہ! یہ لڑکی بھی انتہائی بزدل ہے۔“ جولیاء نے اچانک چونک کر ساتھ بیٹھی ہوئی مادام جیکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی گردن واقعی سائیڈ پر ڈھکی ہوئی تھی۔

”یہ بیماری عام سی لڑکی ہے۔ اس قدر خوفناک حالات میں اس نے بیہوش تو ہونا تھا۔“ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے باہر سے فائرنگ کی آواز بند ہو گئی اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں دروازے کی طرف آتی سنائی دیں۔ دوسرے لمحے دروازہ

ایک دھماکے سے کھلا اور چار افراد اندر داخل ہوئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور نعمانی اور صفدر انہیں دیکھ کر چونک پڑے

کیونکہ یہ سیکرٹ سروس کا چیف میورک اور اس کے ساتھی تھے میورک سب سے آگے تھا۔

”اوہ!۔ عمران تو یہاں موجود نہیں ہے۔“ ٹھیک ہے مادام جیکی کو اٹھاؤ اور چلو یہاں سے۔“ میورک نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے

میک آپ میں دیکھا تھا اور وہ یہی سمجھ رہا ہے کہ ابھی تک مادام جیکی جولیا کے میک آپ میں ہے۔" صدف نے جواب دیا۔
 "لیکن وہ لازماً مادام جیکی کو بھی تو پہچانتا ہوگا۔" لغانی نے کہا۔
 "لازماً پہچانتا ہوگا۔ لیکن وہ یہی سمجھا ہے کہ مادام جیکی کے میک آپ میں جولیا ہے۔" صدف نے جواب دیا اور لغانی نے سر ہلادیا۔
 "اب ہمیں بھی کچھ کرنا چاہیے۔ یا اسی طرح کرسیوں میں جکڑے بیٹھے رہیں گے۔ اگر مجھے ذرا سا بھی شک پڑ جاتا کہ یہ تم لوگوں تک پہنچ جائیں گے تو میں شروع سے ہی ان سے ٹکرا جاتا۔" وہیں ٹیکی میں ہی۔ میرے تو وہم و گمان بھی سبھی نہ تھا کہ یہ جکر چل رہا ہے۔" لغانی نے کہا۔

"تو یہ تمہاری وجہ سے ہم تک پہنچے ہیں۔ ہمیں تو احساس تک نہیں ہوا۔ ہم تو کمرے میں بیٹھے بائیں کر رہے تھے۔ عمران کہیں گیا ہوا تھا کہ اچانک ہمارے داغ چکراتے اور پھر ذہنوں پر یکجہت اندھیرا سا چھا گیا۔ اس کے بعد ہمیں یہاں ہوش آیا ہے۔" صدف نے کہا۔

"میں نے ٹیکسی ڈرائیور کو کارڈیل کالونی چلنے کا کہا تھا۔ انہوں نے مجھے اغوا کرتے وقت ٹیکسی ڈرائیور سے پوچھ لیا تھا۔ اس کے بعد اس باس کے ساتھی کو روکنے جب کارڈیل کالونی کا نام سنا تو اس نے کہا کہ وہاں تمہا سن کا خفیہ اڈہ ہے۔ اور تمہا سن لارڈ بوسن کا آدمی ہے لیکن چونکہ میں کسی تمہا سن سے واقف نہ تھا اس لئے خاموش رہا پھر تم لوگ یہاں پہنچ گئے۔" لغانی نے صدف کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہ۔ تو اس طرح پہنچے یہ وہاں۔ شاید ہمیں کسی گیس کی مدد سے بیہوش کیا گیا تھا۔" صدف نے کہا۔
 "ہاں!۔ اور یہ باس تو بیہوشی کے عالم میں ہی مادام جیکی اور جولیا کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا۔ مگر میں نے اسے شک میں ڈال دیا۔ اس کے بعد اس نے مشین کی مدد سے میک آپ صاف کئے اور پھر انجکشن لگا کر مہین ہوش میں لے آیا۔" لغانی نے کہا۔
 اسی میک آپ کی صفائی کی وجہ سے تو جولیا اس میوٹک کے ساتھ چڑھ گئی ہے۔ بہر حال اب یہاں سے نکلیں کیسے۔ ہم تو بڑی طرح جکڑے ہوئے ہیں۔ مجھے سوچنے دو۔" صدف نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر چونک پڑے۔ کیونکہ باہر سے عمران کی آواز سنائی دی تھی۔ الفاظ تو سمجھ نہ آئے تھے لیکن وہ دونوں عمران کی آواز اور لہجہ بخوبی پہچان گئے تھے۔
 "عمران۔۔۔ عمران۔" صدف نے گلے پر دباؤ ڈال کر پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا۔ چونکہ دروازہ کھلا ہوا تھا اس لئے صدف کو یقین تھا کہ عمران تک اس کی آواز پہنچ جائے گی۔
 اور پھر واقعی ایسا ہی ہوا کیونکہ چند لمحوں بعد ہی صدف کو دروازے کے باہر راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ یہ دو آدمیوں کے دوڑنے کی آواز تھی۔
 اور پھر عمران ہاتھ میں مشین گن کپڑے دروازے پر نمودار ہو گیا۔
 "اوہ!۔ تو تم لوگ یہاں ہو۔" جولیا کہاں ہے۔" عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
تھامن کے ساتھی راجر کو بھی عمران نے کرسی کے راڈز سے آزاد کرا
دیا تھا اور راجر تھامن کے ساتھ کھڑا تھا۔ عمران نے راجر کو وہیں چھوڑ
دیا تھا۔

میں مادام کو اپنے اڈے پر لے جاؤں گا۔ تم لوگ میورک سے
نشتہ رہو۔ عمران کے دروازے پر پہنچنے سے پہلے تھامن نے کہا۔
نہیں! مادام جیکلی نے فوراً صدر محکمہ سے ملاقات کرنی ہے اور
یہ ملاقات اب میورک کے ذریعے ہوگی۔ اس لئے یہ ہمارے ساتھ جائے
گی۔ جلدی کرو۔ ورنہ اس کی جان کو پھر خطرہ لاحق ہو جائے گا۔
عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر باہر کی طرف پک پڑا۔

اُسے میورک لے گیا ہے۔ صفدر نے جلدی سے جواب دیا۔
میورک! وہ یہاں کیسے آگیا۔ اوہ! تو یہ ساری قتل و غارت
اس نے کی ہے۔ لیکن وہ جولیا کو کیوں لے گیا ہے۔ اُسے تو
مادام جیکلی چاہیے تھی۔ عمران نے جلدی سے کرسیوں کے عقب میں
پہنچ کر ان کا راڈز میکینزم کھولتے ہوئے کہا۔ اور پھر صفدر اور نعمانی اٹھ
کھڑے ہوئے۔

اسی لمحے تھامن اندر داخل ہوا تو صفدر اُسے پہچان گیا۔
اوہ! مادام جیکلی محفوظ ہیں۔ میں تو یہاں ہونے والی قتل و
غارت سے ڈر گیا تھا۔ تھامن نے جلدی سے مادام جیکلی کی طرف
بڑھتے ہوئے کہا۔

تھامن! تم نے سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تو دیکھا ہوا ہوگا۔
عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

ہیڈ کوارٹر۔ ہاں! دیکھا ہوا ہے۔ کیوں؟ تھامن نے
مادام جیکلی کی طرف بڑھتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

یہ قتل و غارت میورک نے کی ہے۔ اور وہ ہماری ساتھی جولیا
کو مادام جیکلی سمجھ کر لے گیا ہے۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتاؤ۔
عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

ہیڈ کوارٹر ایلینگ روڈ پر ہے۔ سرخ پتھروں سے بنی ہوئی بہت
بڑی عمارت ہے۔ تھامن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اوکے! تم مادام جیکلی کو ہوش میں لے آؤ۔ ہم نے فوراً
وہاں پہنچنا ہے۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر صفدر اور نعمانی

جولیانے آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔
 "بھوکا اس مت کرو۔۔۔۔۔ وہاں ہسپتال میں بھی تم نے یہی ڈرامہ کھیلنے کی
 کوشش کی تھی۔ لیکن تمہارا یہ ڈرامہ یہاں نہیں چل سکتا۔۔۔۔۔ وہاں تو
 عمران نہیں بچا کر لے گیا تھا۔ لیکن یہاں تمہیں بچانے کوئی نہیں آ سکتا۔
 میورک نے اس بار انتہائی غضب ناک لہجے میں کہا۔
 "تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر۔۔۔۔۔ مادام جیک کی تو میرے ساتھ والی کرسی
 پر موجود تھی۔۔۔۔۔ ہسپتال میں وہ واقعی میرے میک آپ میں تھی۔ لیکن
 اس باس نے ہمارا میک آپ ختم کر دیا تھا۔۔۔۔۔ میرا نام جولیا ہے اور میں
 عمران کی ساتھی ہوں۔۔۔۔۔ جولیانے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 "میں تمہاری کھال اتار دوں گا سمجھیں!۔۔۔۔۔ مجھ سے اڑنے کی
 کوشش مت کرو۔۔۔۔۔ میورک اور زیادہ غضب ناک ہو گیا۔
 "تم میرا چہرہ چیک کر لو۔۔۔۔۔ اگر میک آپ ہو گا تو تمہیں خود ہی معلوم
 ہو جائے گا۔۔۔۔۔ جولیانے بڑا سامنے بٹکتے ہوئے کہا۔
 "تم اس انداز میں بات کر رہی ہو تو مجھے یقین ہے کہ اس عمران نے
 تمہارے چہرے پر کوئی خاص میک آپ کیا ہو گا۔۔۔۔۔ اگر تم جولیا ہوتی تو
 تم پر مادام جیک کا میک آپ ہوتا۔۔۔۔۔ میورک نے گرفت لہجے میں کہا۔
 "میرے خیال میں تم دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو۔۔۔۔۔ جب
 میں تمہیں بتا رہی ہوں کہ اس باس نے میک آپ صاف کر دیا تھا تو
 پھر مادام جیک میرے میک آپ میں اور میں مادام جیک کے میک آپ میں
 کیسے رہ سکتی تھی۔۔۔۔۔ جولیانے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔
 "تم مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔۔۔ میں تمہاری بوٹیاں

اسے ہوش میں لے آؤ ایڈورڈ!۔۔۔۔۔ اب اسے زیر و لیبارٹری
 کا راز بتانا ہی پڑے گا۔۔۔۔۔ میورک نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔
 "لیس باس۔۔۔۔۔ پاس کھڑے ایڈورڈ نے کہا اور کمرے کے کونے میں
 موجود ہاتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔
 چند لمحوں بعد جب ایڈورڈ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کا گلاس
 موجود تھا۔ اس نے کرسی پر بیٹھی ہوئی اوررسیوں سے بندھی ہوئی جولیا
 کے چہرے پر پانی کے پھینٹے مارنے شروع کر دیے اور چند لمحوں بعد ہی
 بندھی ہوئی جولیا ہوش میں آ گئی۔
 "دیکھو مادام جیک!۔۔۔۔۔ اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو فوراً زیر و لیبارٹری
 کا راز بتا دو۔۔۔۔۔ جولیا کے ہوش میں آتے ہی میورک نے آگے بڑھ
 کر غرائے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "مادام جیک!۔۔۔۔۔ کون مادام جیک!۔۔۔۔۔ میرا نام جولیا نا فطر و اثر ہے۔"

"مجھے مادام جیکی نے بتایا تھا — اور مادام جیکی نے اسی لئے ہسپتال میں تمہیں کچھ بتانے سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ اس کے باپ لارڈ بومن کے پاس اس بات کے ثبوت موجود تھے کہ تم روسیاء کے ایجنٹ ہو۔ اور تم زیر ولیبارڈی کے راز حاصل بھی اس لئے کرنا چاہتے ہو کہ تم یہ راز روسیاء تک پہنچا دو۔ جب کہ مادام جیکی محبت وطن ہے اور وہ یہ راز براہ راست صدر مملکت کے حوالے کرنا چاہتی تھی — اور عمران اس لئے کوٹھی سے باہر گیا تھا تاکہ مادام جیکی اور ولیٹن کارمن کے صدر مملکت کی ملاقات کرا سکے۔ اور تم یہ بھی سن لو کہ تم مجھے مادام جیکی سمجھ کر لے آئے ہو — یہ تم نے حماقت کی ہے۔ مادام جیکی وہیں رہ گئی ہے اور لازماً عمران وہاں پہنچ جاتے گا اور پھر وہ سب سے پہلے مادام جیکی کو لے کر صدر مملکت کے پاس پہنچے گا۔" جولیا نے ہونٹ چھینٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — اوہ! میں تمہیں گولی مار دوں گا — میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" میورک نے ہڈیانی انداز میں چیتھے ہوئے کہا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریڈالوز نکال لیا۔ لیکن دوسرے لمحے پاس کھڑا ایڈورڈ بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا اور اس نے انتہائی پھرتی سے ریڈالوز میورک کے ہاتھ سے چھین لیا۔

"خبردار باس! — اگر یہ لڑکی درست کہہ رہی ہے تو پھر تم غدار ہو۔ اور میں غدار کا وجود برداشت نہیں کر سکتا۔" ایڈورڈ نے ریڈالوز چھین کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اس نے ریڈالوز کا رخ اب میورک کی طرف کیا ہوا تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں خنجر تھا۔

اڑا دوں گا۔ سمجھیں — میورک نے بری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوم گیا اور کمرہ تھپڑ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا۔ میورک نے بڑے غضب ناک انداز میں جولیا کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا۔

"تم احمق ہی نہیں بلکہ کیٹنے اور بے غیرت بھی ہو کہ جو ایک بندھی ہوئی عورت پر ہاتھ اٹھا رہے ہو۔ تمہیں اس تھپڑ کا حساب دینا پڑے گا۔" جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ایڈورڈ! — خنجر لے آؤ۔" میں اسے بتاؤں کہ یہ کیسے مجھے چکر دے سکتی ہے۔ میں اس کی بوٹی بوٹی میلحدہ کر دوں گا۔" میورک نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس —" ایڈورڈ نے کہا اور تیزی سے کمرے کی دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"اب بھی وقت ہے مادام جیکی! — مجھے سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں — میں وعدہ کرتا ہوں کہ نہ صرف تمہاری جان کی حفاظت کروں گا۔ بلکہ میری سفارش پر تمہیں ملک کا سب سے بڑا اعزاز بھی دیا جاسکتا ہے۔" میورک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — تو تم ہو میورک — سیکرٹ سروس کے سربراہ — اور روسیاء کے ایجنٹ — یہ کیسا ملک ہے جس کی سیکرٹ سروس کا سربراہ دوسروں کا ایجنٹ ہے۔" جولیا نے انتہائی طنز یہ لہجے میں کہا۔

"تم — تم یہ کیا بکواس کر رہی ہو۔" میورک نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکجہت سراپیمگی کے آثار دوڑنے لگے تھے۔

اور اس بار میورک بڑی طرح تڑپنے لگا۔ ایڈورڈ کی گردن سے اس کے ہاتھ چھوٹ گئے تھے۔

ایڈورڈ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ گردن کے مسلسل دبنے کی وجہ سے سیاہ پڑ چکا تھا۔ اس کی حالت ایسی تھی کہ شاید اگر چند منٹ اور اس کی گردن پر دباؤ ختم نہ ہوتا تو یقیناً اس کا سانس ترک جاتا۔ وہ کھڑے ہو کر زور زور سے سانس لینے لگا۔

میورک چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا۔ جولیا کرسی سے بندھی خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ لڑائی چونکہ اس سے کافی فاصلے پر ہو رہی تھی اس لئے ایڈورڈ کے ہاتھوں سے ریوالور اور خنجر نکل کر بھی اس سے دور گرے تھے ورنہ اگر خنجر نزدیک گرتا تو شاید جولیا پیروں کی مدد سے اُسے اٹھا کر رسیاں کاٹنے کی کوشش کرتی۔

ایڈورڈ نے اپنا سانس درست کرنے کے بعد آگے بڑھ کر سب سے پہلے ریوالور اور خنجر اٹھایا۔ اور پھر ریوالور جیب میں ڈال کر وہ جولیا کی طرف بڑھا۔

”اب جلدی سے زبرد لیبارٹری کا راز مجھے بتا دو۔ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا۔ ورنہ میورک تو راز حاصل کرنے کے بعد تمہیں قتل کرنے کا منصوبہ بنا چکا تھا۔“ ایڈورڈ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

میں نے بتایا تو ہے کہ میں مادام جیکی نہیں ہوں۔“ جولیا نے حیرت بھرے انداز میں ایڈورڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”شٹ اپ! میورک کو تو تم چکڑے کہتی ہو۔ مجھے نہیں۔“

”کیا تم پاگل ہو گئے ہو ایڈورڈ! — احمق مت بنو۔“ میورک نے بڑی طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ وہ بڑی زہریلی نظروں سے ایڈورڈ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”سو رہی باس! — مجھے بھی ایسی اطلاعات ملی تھیں۔ لیکن میرے پاس کوئی واضح ثبوت نہ تھا۔ مگر اب اس لڑکی نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے تو اب باقاعدہ تصدیق کے بعد ہی فیصلہ ہو سکے گا۔“ اگر آپ پر یہ الزام غلط ثابت ہوا تو میں معافی مانگ لوں گا۔“ ایڈورڈ نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ! — تم اس کی باتوں میں آگئے ہو۔“ میں تمہیں بھی ڈس کر رہا ہوں۔ احمق۔“ نانسس — ڈیم فل۔“ میورک نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پھر پاگلوں کے سے انداز میں وہ ریوالور کا لحاظ کئے بغیر ایڈورڈ پر جا پڑا اور ایڈورڈ کو ساتھ لیتا ہوا وہ فرش سے ٹکرایا۔ ایڈورڈ نے دونوں گھٹنے جوڑ کر اُسے پیچھے اچھالنا چاہا لیکن میورک پر تو پاگل پن سوار تھا۔ اس نے ایڈورڈ کی گردن پکڑی اور اُسے پاگلوں کے سے انداز میں دبانے لگا ساتھ ساتھ وہ اُسے بڑی طرح گالیاں بھی دے رہا تھا۔ ایڈورڈ نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اس کی پشت پر پیر گھا کر مارے اور میورک چیخا ہوا سائیڈ میں گرا۔ لیکن اس نے ایڈورڈ کی گردن نہ چھوڑی اور وہ دونوں فرش پر ہی لوث پوٹ ہوئے لگے۔

اچانک ایڈورڈ کا داؤ چلا اور اس نے پوری قوت سے کہنی میورک کی پسلیوں میں اتنے زور سے ماری کہ میورک کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کھسک کر کرسی سے نیچے فرش پر آ بیٹھی۔ لیکن ابھی تک اس کے ہاتھ پٹشت پر بندھے ہوئے تھے اسی لمحے ایڈورڈ اندر داخل ہوا۔
 ”اوه! — تو تم فرار ہو رہی ہو“ — ایڈورڈ نے جولیا کو دیکھتے ہی کہا۔
 ”یہ رسیاں خود بخود ڈھیلی ہو گئی ہیں — میں نے کچھ نہیں کیا“ — جولیا نے بڑے منمنائے ہوئے بلجے میں کہا۔

”ہوں! — خود بخود ڈھیلی ہو گئی ہیں — ابھی پوچھتا ہوں تم سے“ —
 ایڈورڈ نے غراتے ہوئے کہا اور اس نے جھپٹ کر جولیا کو بازو سے پکڑ کر اوپر کو اٹھایا اور جولیا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ پھر ایڈورڈ تیزی سے کرسی کی طرف مڑا تاکہ اس کی رسیاں کھول کر جولیا کو اس پر بٹھا کر دوبارہ بازو سے بندھے۔
 شاید جولیا کی طرف سے اس لئے مطمئن تھا کہ جولیا کے ہاتھ پٹشت پر بندھے ہوئے ہیں اس لئے جولیا کیا کر سکتی ہے۔ لیکن جیسے ہی ایڈورڈ کرسی کی طرف مڑا، جولیا یکھنت اپنی جگہ سے اچھلی اور اس کے ہیر کی بھر پور پٹھو کر ایڈورڈ کی پسلیوں پر پوری قوت سے پڑی اور ایڈورڈ بری طرح چیخا ہوا نیچے گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے پھرتی سے سائیڈ جیب سے ریوا لور کھینچا لیکن اسی لمحے جولیا کی لات گھومی اور ریوا لور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔ ایڈورڈ نے تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا کا پیر اس کی ٹھوڑی کے نیچے پوری قوت سے پڑا اور ایڈورڈ کی چیخ سے گھر کو بجھ اٹھا۔
 وہ دھماکے سے نیچے گرا اور اس نے بری طرح تڑپ کر جولیا کی لات پکڑ لی چاہی لیکن جولیا تو واقعی بھلی بنی ہوئی تھی۔ وہ اس طرح اچھل اچھل کر مسلسل ایڈورڈ کو ضربیں لگا رہی تھی جیسے کوئی مشہور اور پھرتیلا باکسر بالنگنگ رنگ میں اپنے فٹ ورک سے کام لیتا ہے۔ ایڈورڈ مسلسل چیخ رہا تھا اور وہ بھی

اچھا ٹھہر! — میں پہلے میورک کا بندوبست کر لوں۔ پھر تم سے بھی راز حاصل کرتا ہوں“ — ایڈورڈ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر میورک کی طرف بڑھا اور پھر اسے اٹھا کر اس نے کاندھے پر لا دیا اور تیزی سے کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ وہ شاید اسے کہیں قید کرنے گیا تھا۔

جولیا ہونٹ بھینچے بیٹھی ہوئی تھی، اس کے ہاتھ پیچھے کر کے کرسی کی پٹشت کے اندر رسی سے بندھے ہوئے تھے اور پھر اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ رسیوں سے بانڈھا گیا تھا۔ جولیا نے اب رہائی کی باتا عہدہ کوشش کا آغاز کر دیا۔ کیونکہ اسے ایڈورڈ، میورک سے بھی زیادہ پاگل نظر آ رہا تھا۔
 اور جس انداز میں ایڈورڈ نے بات کی تھی اس سے جولیا کو خیال آیا تھا کہ یقیناً یہ ایڈورڈ بھی کسی اور ملک کا ایکجنٹ ہے۔

جولیا نے اپنے جسم کو پوری قوت سے آگے کی طرف کر کے زور لگایا اور پھر تیزی سے پیچھے ہو گئی۔ اس طرح تین چار بار کرنے سے رسیاں قدرے ڈھیلی پڑ گئیں۔ لیکن ابھی وہ اتنی ڈھیلی نہ ہوتی تھیں کہ جولیا نیچے کی طرف کھسک کر ان کی گرفت سے نکل جاتی اور پھر اس کے ہاتھ بھی پٹشت کی طرف کر کے بندھے ہوئے تھے۔ لیکن جولیا نے ہمت نہ ہاری اور مسلسل رسیوں پر جھگڑے دے دے کر دباؤ ڈالتی رہی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گئی۔ شاید زور دار جھٹکوں کی وجہ سے کرسی کی پٹشت پر بندھی ہوئی گانٹھ کھل گئی تھی یا پھر وہ کھسک گئی تھی۔
 بہر حال رسیاں اب خاصی ڈھیلی پڑ گئی تھیں۔ چنانچہ جولیا نے نیچے کی طرف کھسکا شروع کر دیا۔ وہ ٹانگیں اور جسم کو اکڑا کر آگے کی طرف کھسک رہی

مسئل اٹھ کر کھڑے ہونے اور جولیا کو پکڑنے کی کوششوں میں مصروف تھا اور پھر اچانک ایک بار وہ کامیاب ہو گیا۔ جولیا کی گھومتی ہوئی لات اس کے ہاتھ میں آگئی اور جولیا کے چونکے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور دھڑام سے پشت کے بل فرش پر گری۔ اسی لمحے ایڈورڈ اچھل کر اس پر آگرا۔ جولیا نے پھرتی سے کروٹ بدل کر اسے نیچے گرنے کی کوشش کی۔ لیکن ایڈورڈ نے دونوں ہاتھوں سے اس کی گردن پکڑ لی اور پھر گردن کو ایک زوردار جھٹکے سے اس طرح دبایا کہ جولیا کے دماغ پر ایک لمحے کے لئے تو رنگ بڑھی چھلچھلیوں کی بارش ہوئی مگر دوسرے لمحے اس کا ذہن تاریکی میں ڈوب گیا۔ وہ سانس رک جمانے کی وجہ سے بیہوش ہو چکی تھی۔

عمران نے کار سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے گیٹ پر رکوئی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ عمران کے ساتھ کار میں تھامن نعمانی صفر اور مادام جیکی موجود تھے۔ راجر کو تھامن نے وہیں سے واپس کہیں بھیج دیا تھا۔

کال بیل بجنے کے چند لمحوں بعد ہی چھانک کی کھڑکی کھلی اور ایک لمبا ترنگا نوجوان بائرنیکل آیا۔ اس کے چہرے پر خاصی درشتی تھی۔

”سیکرٹ سروس کے چیف میورک سے کہو کہ پاکیشیا سے اس کا دوست علی عمران آیا ہے۔“ ایمرجنسی بات کرنی ہے۔“ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”چیف تو ہیڈ کوارٹر میں نہیں ہیں۔“ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اوہ! اوہ! دیر می بیٹہ۔“ اگر تمہارا چیف فوری نہ ملا تو ویلنٹین

سروں کا چیف میورک اس کی بجائے جولیا کو اٹھا کر لے گیا ہے تو وہ خاموشی سے کار میں بیٹھ گئی تھی۔ اس نے عمران سے معذرت کرنے کی بھی کوشش کی تھی کہ اس کی وجہ سے جولیا اور انہیں مسلسل تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے لیکن عمران نے مسکرا کر اسے ٹال دیا۔

حقوڑی دیر بعد تھامن زارسن روڈ پہنچ گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کوٹھی نمبر بارہ کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ کوٹھی کا بھانگ آدھا کھلا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا اس آدھ کھلے بھانگ کے اندر داخل ہو گیا۔ صفداؤ نعمانی نے بھی اس کی پیروی کی۔ لیکن عمارت خالی پڑی ہوئی تھی۔ تھامن بھی اس دوران اندر آچکا تھا جبکہ مادام جیکی کاریں ہی بیٹھی رہی تھی۔

کوٹھی کے ایک کمرے میں کرسی سے ڈھیلی رسیاں بندھی ہوئی دکھائی دیں اور پھر عمران کو ایک کونے میں بڑا ہوا خنجر بھی نظر آ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر خنجر اٹھالیا۔ لیکن جولیا، میورک اور اس ایڈورڈ کا بھیس پتہ نہ تھا۔ کرسی پر بندھی ہوئی ڈھیلی رسیاں دیکھ کر تو انہیں یقین آ گیا تھا کہ جولیا کو یہاں لایا گیا ہے لیکن پھر وہ کہاں چلی گئی۔ کوٹھی میں اسے کہیں ٹیلیفون بھی نظر نہ آیا کہ وہ سمجھتا کہ اس ہیڈ کو ادھر والے نوجوان نے یہاں فون کر کے اس کی آمد کا بتا دیا ہو اور وہ لوگ نکل گئے ہوں۔

ابھی وہ کوٹھی میں گھوم ہی رہے تھے کہ اچانک انہیں ایک کمرے کے فرش کے نیچے کسی کے کراہنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران اس کے ساتھی یہ آواز سن کر اچھل پڑے۔

"اوہ! — یہاں کوئی تہہ خانہ ہے؟" عمران نے کہا اور غور سے کمرے کو دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے ٹائلوں سے بنے ہوئے فرش

کو تاریخ کی سب سے بڑی تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا — اوہ! کہاں ملے گا؟ — عمران نے ایسی اداکاری کرتے ہوئے یہ فقرہ کہا کہ نوجوان بڑی طرح بوکھلا گیا۔

"اوہ! — چیف زارسن روڈ والے پوائنٹ پر گیا ہے۔ کوٹھی نمبر بارہ۔" نوجوان نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ شکریہ! — اوہ! کاش وہ وہاں مل جائے۔ ورنہ ولیٹر کمرن کے لئے بڑا مسد بن جائے گا — میں معلوم کرتا ہوں" — عمران کی اداکاری عروج پر تھی۔

"وہ وہیں ہیں — انہوں نے کہیں ریڈ کیا تھا — باقی ممبران کو تو انہوں نے یہاں واپس بھجوا دیا ہے اور خود ایڈورڈ کے ساتھ وہاں چلے گئے ہیں — آنے والوں نے مجھے بتایا ہے" — نوجوان واقعی عمران کی خوبصورت اداکاری کے چکر میں آ گیا تھا۔

"اوہ! — اچھا اچھا! — عمران نے کہا اور مرکز تیزی سے کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا مقصد حل ہو گیا تھا۔

"تم نے اچھا چکر دیا اس آدمی کو — تھامن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اچھے اور خراب کا پتہ تو دہاں پہنچ کر ہی لگے گا — فی الحال تو ہم چکر میں ہیں" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

تھامن کار دوڑاتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ زارسن روڈ کا پتہ عمران کو نہ تھا لیکن ظاہر ہے تھامن تو یہیں کار بٹاشی تھا اسے تو علم تھا اس لئے عمران خاموش بیٹھا تھا۔ کچھ سیٹوں پر نعمانی صفداؤ مادام جیکی بیٹھے ہوئے تھے۔ مادام جیکی ہوش میں آچکی تھی اور جب اسے معلوم ہوا کہ سیکٹ

"وہ کہاں گیا ہوگا جولیا کو لے کر" — عمران نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے ایک بار پھر پوچھا۔

"تم مجھے کھولو تو سہی — پھر دیکھنا — میں اس چوہے کو بل سے کیسے نکالتا ہوں — وہ حرام زادہ سمجھتا ہے کہ میں اس کے ٹھکانوں سے واقف نہیں ہوں — مجھے پہلے ہی شک تھا اس پر کہ وہ کارٹ لینڈ کا ایجنٹ ہے — میں اسے عبرت ناک سزاؤں گا" — میورک نے غرانے کے سے انداز میں کہا۔

"یہ کیسا ملک ہے کہ یہاں کی سیکرٹ سروس کا ہر آدمی کسی دوسرے ملک کا ایجنٹ ہے — تباؤ کہاں لے گیا ہوگا وہ اسے" — ؟ عمران نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم مجھے کھولو تو سہی — کھڑے میرا منہ کیوں دیکھ رہے ہو" — میورک نے چیختے ہوئے کہا۔

"سنو میورک! — تم صرف ایک ہی صورت میں رہائی حاصل کر سکتے ہو — کہ مجھے اس ایڈورڈ کا ٹھکانہ بتا دو — میں وہاں جا کر اسے چیک کروں گا — میرا وعدہ رہا کہ جب جولیا مجھے واپس مل جائے گی تو میں آکر تمہیں رہا کر دوں گا — درنہ دوسری صورت میں تم یہیں اسی طرح بندھے پڑے سسک سسک کر مر جاؤ گے — بولو! کیا چاہتے ہو — ایک لمحے میں جواب دو — میرے پاس اب زیادہ وقت نہیں ہے" — عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ! — تم مجھے کھولو — میں اسے خود ہی ڈھونڈ سکتا ہوں — تم نہیں ڈھونڈ سکتے" — میورک نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

میں سے ایک قدرے ابھری ہوئی اینٹ تان لی۔ اس نے جیسے ہی اس اینٹ پر پیر کا دباؤ ڈالا اور فرش کا ایک حصہ تیزی سے کھسک کر دیوار کے اندر غائب ہو گیا۔ اب سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران سیڑھیاں اتر کر ایک بند دروازے پر پہنچا۔ اب کراہنے کی آوازیں واضح سنائی دے رہی تھیں اور یہ آوازیں اس دروازے کی دوسری طرف سے سنائی دے رہی تھیں۔

عمران نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھل گیا اور عمران اندر داخل ہوا تو سامنے میورک فرش پر رسیوں سے بندھا ہوا پڑا ہوا تھا اور کراہ رہا تھا۔

"اوہ! میورک تم — وہ جولیا کہاں ہے" — عمران نے تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ میورک بھی کراہنا بند کر کے اب حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا تھا۔

"جولیا — تو کیا وہ واقعی جولیا تھی — اوہ! وہ ایڈورڈ اسے لے گیا ہے — وہ حرامی — میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ وہ اس طرح مجھ سے غداری کرے گا — مجھے کھولو — جلدی کرو" — میورک نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایڈورڈ — کون ہے وہ" — ؟ عمران نے حیرت سے پوچھا۔
"وہ میرا نمبر ٹو ہے — وہ مجھ پر اچانک جھپٹ پڑا اور اس کے اس خلاف توقع حملے کی وجہ سے میں مار کھا گیا — مجھے کھولو — میں اس آتو کے پیٹھ کو ایسی سزاؤں گا کہ اس کی آئندہ نسلیں بھی روتی رہیں گی" — میورک نے غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

”کہیں یہ مر ہی نہ جائے“ — نعمانی نے کہا۔

”فکر نہ کرو۔ میں نے اس کی حالت دیکھی ہے۔ ابھی یہ دو تین گھنٹے نہیں مرتا اور مجھے اتنا وقفہ ہی چاہیے۔ اگر میں اسے رہا کر دیتا تو یہ پوری سیکرٹ سروس کو حرکت میں لے آتا۔“ — عمران نے سرد ہلچے میں کہا اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔
”کوہٹلی سے باہر نکل کر وہ کار میں بیٹھے اور کار ایک بار پھر خاصی تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑنے لگی۔

”یہ ریگن تو انتہائی خطرناک آدمی ہے۔“ — زیر زمین دنیا میں اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔“ — تھامسن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
”تم فکر نہ کرو۔ لمبے ہاتھوں کو چھوٹا کرنے کا میرے پاس اکیسری نسخہ ہے۔“ — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور تھامسن حیرت سے اُسے دیکھنے لگا۔ وہ شاید سوچ رہا تھا کہ یہ کس مٹی کا بنا ہوا آدمی ہے جس پر کسی بات کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔ لیکن اب اسے کون بتائے کہ وہ جس آدمی کو ایک عام سے مجرم ریگن سے ڈرانے کی کوشش کر رہا ہے اس کے ہاتھوں بنانے اس جیسے کتنے مجرم اپنی گردنیں تڑوا چکے ہیں۔
کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑ رہی تھی کہ اچانک عمران کو ایک خیال آگیا۔

”تھامسن! تم نے زیر دکانوں کی دیکھی ہوئی ہے۔“ — عمران نے چونک کر تھامسن سے پوچھا۔
”زیر دکانوں کی۔ ہاں! دیکھی ہے۔ دہاں تو بہت بڑے بڑے آفیسروں کی کونٹھیاں ہیں۔“ — تھامسن نے چونک کر جواب دیا۔

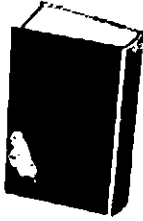
”اوکے! — پھر پڑے رہو یہیں۔ میں خود ہی اُسے ڈھونڈ لوں گا۔“ — عمران نے بڑے مطمئن انداز میں مرٹے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے سائیکلو کو بھی واپس چلنے کا اشارہ کیا۔
”اوہ! — اوہ عمران! — پلیز مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔ میں مر جاؤں گا۔ تم میرے دوست ہو۔ پلیز۔“ — میورک نے بری طرح گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

”آخری بار کہہ رہا ہوں۔ ایڈورڈ کا ٹھکانہ بتاؤ۔“ — عمران نے مڑ کر سرد ہلچے میں کہا۔
”وہ ریگن بار گیا ہوگا۔ وہ اس کا خاص ٹھکانہ ہے۔ بار کے نیچے ایک تہ خانہ ہے۔ ریگن اس کا دوست ہے اور ریگن کے متعلق مجھے شک ہے کہ وہ کارٹ لینڈ کا ایکٹ ہے۔“ — میورک نے جلدی سے جواب دیا۔

”اوکے! — پہلے میں چیک کر لوں۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔
”ارے ارے۔“ — مجھے اس طرح مت چھوڑ کر جاؤ۔ پلیز پلیز۔“ — میورک نے بری طرح گھگھکیاتے ہوئے کہا۔

”فکر نہ کرو۔ غدار اتنی آسانی سے نہیں مرا کرتے۔“ — عمران نے بڑے طنز یہ ہلچے میں کہا اور قدم اٹھانا کمرے سے باہر آگیا۔ میورک وہیں فرش پر پڑا بری طرح پیچ رہا تھا۔ پہلے تو وہ گڑگڑاتا اور قہقہے کرتا رہا پھر گالیوں پڑا آ رہا۔ لیکن عمران نے پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا اور اوپر کمرے میں پہنچ کر اس نے فرش دوبارہ برابر کر دیا۔

اس کا جسم ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر بکھر گیا ہو۔



”ہاں! — وہیں کوٹھی مہر چوبیس۔ اے بلاک میں ڈاکٹر فینگل کی رہائش گاہ ہے۔ میں نے سلیفین ڈائریکٹری میں یہ پتہ دیکھا تھا۔ تم ایسا کرو کہ مجھے کسی چوک پر اتار دو جہاں سے مجھے ٹیکسی مل جائے اور تم مادام جیکی کو لیکر ڈاکٹر فینگل کے پاس چلے جاؤ۔ تاکہ ڈاکٹر فینگل مادام جیکی کی صدر مملکت سے ملاقات کرا دیں۔ میں جولیاء کو خود ہی چھڑا لوں گا۔ نعمانی بھی تمہارے ساتھ جائے گا۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں عمران صاحب! — جب تک میں جولیاء نہیں ملے گی۔ میں کہیں نہیں جاؤں گی۔“ مادام جیکی نے احتجاج بھرے انداز میں کہا۔

”جولیاء کی آپ نگر نہ کریں۔“ اول تو وہ اپنی حفاظت خود کرنا جانتی ہے۔ دوسرا ہم بہر حال اسے ڈھونڈ نکالیں گے۔ لیکن آپ کا صدر مملکت سے ملنا بے حد ضروری ہے۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں! — جب تک میں جولیاء کے متعلق مجھے پوری طرح تسلی نہیں ہو جاتی۔ میں کوئی اقدام نہیں کروں گی۔“ میری وجہ سے میں جولیاء کو اس قدر پریشانی اور تکلیف کا سامنا ہو رہا ہے۔ میں اس پر پہلے ہی اپنے دل میں بیحد شرمندہ ہوں۔“ مادام جیکی اپنی ضد پر اڑی رہی۔

”ٹھیک ہے۔“ جیسے آپ کی مرضی۔“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بڑی طرح چونک پڑا۔

”رد کو۔ رد کو۔ کار رو کو۔“ عمران نے چیخ کر کہا اور تھامسن نے بوکھلاہٹ میں بیکھٹ بریک ہڈیل پر پورا دباؤ ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی عقب میں آنے والی گاڑی۔ انتہائی خوفناک انداز میں ان کی کار سے ٹکرائی اور خوفناک دھماکے کے ساتھ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے

جولیاء کے جسم میں درد کی ایک تیز لہر دوڑی تو اس کا سویا ہوا ذہن ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ ایک بار پھر پہنچ گئے۔ اس وقت وہ ایک نئے کمرے کے فرش پر ادھڑے منہ لیٹی ہوئی تھی اور اس کے بازو بھی پشت پر کر کے بندھے ہوئے تھے اور پیر بھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی پشت پر سے نائٹون کی رسی گھما کر اسے فرش میں جکڑے ہوئے لوہے کے دو کڑوں کے ساتھ اس طرح بانڈھ دیا گیا تھا کہ جولیاء کے لئے سولے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھنے کے اور کسی قسم کی حرکت کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ رہی تھی۔ کمرہ خالی تھا اور کمرے کا اکھوتا دروازہ بند تھا۔

”کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں میں۔“ یہ لوگ یقین ہی نہیں کر رہے کہ میں مادام جیکی نہیں ہوں۔“ جولیاء نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جولیاء نے گردن گھما کر دیکھا تو اینڈورڈ ہاتھ

نکلنے والی سسکی سے گونج اٹھا۔ ایڈورڈ نے پوری قوت سے کوڑا جولا کی پشت پر مار دیا تھا اور پہلے ہی کوڑے نے جولیا کی پشت پر موجود قیض بھاڑ کر اس کی پشت پر زخم ڈال دیا تھا۔

”لولو — جلدی بولو — ورنہ میں تمہارے جسم کو چھتھروں میں بدل دوں گا“ — ایڈورڈ نے غصے سے پھنکار تے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی فضا کوڑے کی سرسراہٹ اور جولیا کے حلق سے نکلنے والی سسکیوں سے مسلسل گونجنے لگی۔ ایڈورڈ بڑے دھشیا نہ انداز میں مسلسل جولیا کی پشت پر کوڑے برسائے جا رہا تھا اور پھر جولیا کا ذہن ایک بار پھر تکلیف کی شدت سے تاریک ہو گیا۔

اس بار جولیا کا ذہن جسم میں پیدا ہونے والی ٹھنڈک کی وجہ سے بیدار ہوا اور اس نے آنکھیں کھولیں تو منظر ایک بار پھر بدل چکا تھا جولیا ایک کرسی پر بیٹھی ہوتی تھی، اس کے ہاتھ پیرسیوں سے آزاد تھے لیکن اس کا پورا جسم پانی سے شرابور ہو رہا تھا۔ یہ شاید اسی پانی کی ٹھنڈک تھی جس کی وجہ سے اس کا ذہن بیدار ہو گیا تھا۔ اس کے بازو بھی شدید زخمی تھے کیونکہ جس وقت اس کی پشت پر کوڑے برسائے گئے تھے اس وقت اس کے دونوں بازو پشت پر ہی بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ بھی براہ راست کوڑوں کی زو میں آ گئے تھے۔ لیکن ہوش میں آنے کے چند لمحوں تک تو اسے ٹھنڈک کا احساس ہوا لیکن پھر درد کی اس قدر تیز لہریں پیدا ہوئیں کہ جولیا کے حلق سے بے اختیار سسکیاں سی نکلنے لگیں۔

”تم واقعی انتہائی باہمت لڑکی ہو — ورنہ جس طرح تم پر کوڑے برسائے گئے تھے، تمہاری چیخوں سے آسمان گونج اٹھتا۔ لیکن تم نے تو

میں ایک کوڑا لٹکائے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا نیا آدمی تھا۔

”تمہیں ہر شے آگیا مس جولیا“ — ایڈورڈ نے جولیا کے قریب آ کر رکتے ہوئے کہا۔

”شکر ہے تمہیں تو یقین آ یا کہ میں جولیا ہوں — مادام جیکی نہیں ہوں۔ اب مجھے تم لوگوں نے کس خوشی میں بانڈھ رکھا ہے“ — جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہم نے میک اپ چینگ مشین سے تمہارا چیک اپ کر لیا ہے۔ اور مشین نے تمہارے چہرے پر میک اپ کی نشاندہی نہیں کی — اس لئے ہمیں یقین آگیا ہے کہ تم میک اپ میں نہیں ہو — اور مادام جیکی کی بجائے جولیا ہو۔ جس کا تعلق پاکیشیا سے ہے — دوسری طرف ہم دوبارہ اس عمارت میں پہنچے جہاں ہم تمہارے ساتھیوں اور مادام جیکی کو چھوڑ آئے تھے — لیکن وہاں سے پتہ چلا کہ مادام جیکی اور تمہارے ساتھی ایک مقامی آدمی کے ساتھ کار میں بیٹھ کر کہیں گئے ہیں — اور اب تم ہمیں فوری طور پر بتاؤ گی کہ تمہارے ساتھیوں کا اصل ٹھکانہ کہاں ہے — کیونکہ ہم نے فوری طور پر مادام جیکی کو وہاں سے برآمد کرنا ہے“ — ایڈورڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

”مجھے کسی ٹھکانے کا علم نہیں ہے — جس ٹھکانے پر ہم موجود تھے وہاں سے وہ اکیڑی ہی ہمیں بیہوش کر کے لے آئے تھے اس کے علاوہ مجھے کسی اور ٹھکانے کا کوئی علم نہیں ہے“ — جولیا نے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے کمرے کا ماحول کوڑے کی سرسراہٹ اور پھر جولیا کے حلق سے

سے اس کے جسم کی کھال اتارنے کا عمل شروع کر دوں — میں دیکھتا ہوں کہ اس کی قوت برداشت کہاں تک کام کرتی ہے — ایڈورڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

یہ بیچاری تو حرکت بھی نہ کر سکے گی باس! — اس کا پورا جسم شدید زخمی ہے — اب اسے باندھنے کا کیا فائدہ — ویسے ہی میں موجود ہوں — یہ نسخی مٹی سی چڑیا رنگین کے اٹھوں میں پھڑپھڑا تو سکتی ہے لیکن اڑ نہیں سکتی۔ رنگین نے ہنستے ہوئے کہا۔

ویسے بولیا کو اپنی حالت بھی ایسی ہی محسوس ہو رہی تھی اس کا پورا جسم بے پناہ تکلیف کی شدت سے ابھی تک لرز رہا تھا اور ذہن میں بھی بار بار دھماکے سے ہو رہے تھے اور اس نے بڑی کوشش سے اپنے آپ کو سنبھالا ہوا تھا۔

”چلو ایسے ہی سہی“ — ایڈورڈ نے کہا اور گھوم کر وہ جولیہ کے سامنے آگیا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں تیز اور چمکدار خنجر کو اس طرح تھاما ہوا تھا جیسے واقعی بیک جھپکنے میں وہ خنجر جولیہ کے جسم میں ترازو کر دے گا۔

”بتاؤ لڑکی! — آخری موقع دے رہا ہوں — بولو! کہاں ہے ٹھکانہ؟“ ایڈورڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے بڑے طنز پر لہجے میں کہا اور اس کی شکل اور طنز پر لہجہ سن کر جولیہ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں غصے اور نفرت کا جوالا لکھی پھوٹ پڑا ہو اور یہ جوالا لکھی جیسے ہی اس کے ذہن تک پہنچا جولیہ کو واقعی کوئی ہوش نہ رہا۔ وہ سیکھت اپنی جگہ سے تڑپا اور دوسرے لمحے اس کی دونوں ٹانگیں — سامنے کھڑے ایڈورڈ کے سینے پر لپڑی قوت سے پڑیں اور ایڈورڈ چیخا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر گر اور

ہمت اور حوصلے میں مردوں کو بھی پیچھے دھکیل دیا ہے — اچانک سائیڈ سے ایک نرم سی آواز گونجی اور جولیہ نے چونک کر اس طرف دیکھا تو وہاں وہی لمبا اور بھرے ہوئے جسم کا آدمی کھڑا تھا جو اس سے پہلے ایڈورڈ کے ساتھ کمرے کے اندر آیا تھا۔

”تم میری تعریف کر کے شاید یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں ٹھکانہ بتا دوں گی حقیقت واقعی یہ ہے کہ مجھے کسی ٹھکانے کا علم نہیں ہے — اگر مجھے علم ہوتا تو میں ویسے ہی ایڈورڈ کو بتا دیتی — کیونکہ میرے ساتھیوں کے ساتھ ٹھکانے کے بعد ہی اسے معلوم ہوتا کہ کسی بندھی ہوئی عورت پر کوڑے برسائے اور کسی سے مقابلہ کرتے میں کتنا فرق ہوتا ہے۔“ جولیہ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”یہ بہت گہری لڑکی ہے رنگین! — اس پر نہ نرمی کا اثر ہوتا ہے اور نہ سختی کا — لیکن اسے بتانا ہی پڑے گا — میرا نام بھی ایڈورڈ ہے — اچانک مخالف سمت سے ایڈورڈ کی تیز اور چمکدار تی ہوئی تیز آواز گونجی اور جولیہ نے گردن موڑ کر دیکھا تو اس طرف دیوار میں ایک دروازہ تھا جس میں سے ایڈورڈ اندر داخل ہو رہا تھا۔ اب اس کے ہاتھ میں ایک تیز خنجر نظر آ رہا تھا اور چہرے پر درشتی اور مسفاکی کے آثار نمایاں تھے۔

”ہو سکتا ہے باس! — یہ لڑکی درست کہہ رہی ہو“ — رنگین نے ایڈورڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں اسے سب کچھ معلوم ہے — یہ بتانا نہیں چاہتی — اور میں اس سے پوچھ کر رہوں گا — اسے دوبارہ باندھ دو تاکہ میں اطمینان

جولیا اچھلنے کی وجہ سے کرسی سے اُٹھ کر — پشت کے بل نیچے گرنے لگی
ہی تھی کہ اس نے بھینٹ قلابازی کھائی اور نیچے گرنے کی بجائے وہ قلابازی
کھا کر کرسی کے اوپر اس طرح کھڑی ہو گئی، جیسے کوئی مجمع کے سامنے بیچ پر
تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہو۔
"ارے" — اچانک ریگن کے منہ سے حیرت بھرا کلمہ نکلا اور وہ تیزی
سے جولیا کی طرف جھپٹا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بھی چیخا ہوا اچھل کر تیچھے
جاگرا۔ جولیا نے اچھل کر بڑے بھرپور انداز میں اس کی ٹھوڑی کے نیچے لات
ماری تھی اور ایک بار پھر قلابازی کھا کر وہ سیدھی کھڑی ہوئی، یہی تھی کہ ایڈورڈ
چیخا ہوا کسی بدست سائڈ کی طرح اس سے آٹکرایا اور جولیا اچھل کر پشت
کے بل گری اور پشت پر موجود زخموں میں اس قدر تیز نہیں اُٹھی کہ اس
کا پورا جسم ایک لمحے کے لئے مغنوج سا ہو گیا۔ اسی لمحے ایڈورڈ نے پوری
قوت سے اس کی ناک پر اپنے سر کی زوردار ٹکمر ماری اور اس ٹکمر نے
اس کے ماؤف جسم کو جھنجھلا کر رکھ دیا۔ ایڈورڈ غصے سے چیخا ہوا دوسری
ٹکمر مارنے ہی والا تھا کہ جولیا نے گھٹنے موڑے اور ایڈورڈ چیخا ہوا اچھل
کر اس کی پشت پر ایک دھماکے سے جاگرا۔
اسی لمحے ریگن نے اچھل کر پوری قوت سے جولیا پر چھلانگ لگائی
لیکن جولیا بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدل گئی اور ریگن پوری قوت سے
منہ کے بل ایک خوفناک دھماکے سے فرش سے ٹکرایا اور اس کے حلق
سے نکلنے والی خوفناک چیخ نے کمرے کی فضا میں زلزلہ سا پیدا کر دیا۔ اس
چیخ نے جولیا کے اعصاب پر الٹا اثر کیا۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی
رگ رگ میں بجلیاں سی بھر گئی ہوں۔ ایڈورڈ اس دوران اُٹھ کر کھڑا ہو

چکا تھا اور پھر جولیا بھی اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ دوسرا لمحہ ایڈورڈ پر بہت بھاری
پڑا۔ جولیا نے ایک بار پھر انتہائی ماہرانہ انداز میں اس کے سینے پر زور دار
فلائنگ کلک ماری اور پھر قلابازی کھا کر وہ سیدھی ہوئی تو ریگن کے حلق
سے ایک اور خوفناک چیخ نکلی۔ اٹھتے ہوئے ریگن کی پسلیوں پر قلابازی
کھائی ہوئی جولیا کی کھڑی ہتھیلی کی زوردار ضرب لگی تھی اور پھر تو کمرے
میں چیخوں اور کراہوں کا طوفان سا اُٹھا۔ جولیا ایکشن میں آچکی تھی اور جولیا نا
ٹاپ ایکشن اپنی پوری فارم میں نظر آنے لگ گیا تھا۔ جولیا کا پورا جسم کمرے
میں پارے کی طرح پھٹک رہا تھا اور ایڈورڈ اور ریگن دونوں کو یوں محسوس
ہو رہا تھا جیسے کوئی ناویدہ مشین ان کے جسموں پر خوفناک ضربیں لگا رہی ہو
اور چند ہی لمحوں میں ان دونوں کے جسموں کے مختلف حصے جولیا کے نوکدار
جوتے کی ضربوں سے لہو لہان ہو کر شدید زخمی ہو چکے تھے۔ ریگن کا چہرہ
فرش سے ٹکرانے کی وجہ سے پہلے ہی بُری طرح پچک کر زخمی ہو گیا تھا۔
اور پھر ان دونوں کی ہمتیں جواب دے گئیں اور وہ بیہوش ہو کر مرنے والے
کی طرح ساکت ہو گئے۔ جب کہ جولیا بولبول ان کے زخمی منی چڑھائی اور
شدید زخمی بھی تھی فائنڈ انداز میں کھڑی تیز تیز سانس لے رہی تھی اس
کے چہرے پر اس وقت تکلیف کے آثار کی بجائے فائنڈ مکرہٹ کی
جگمگاہٹ تھی۔
چند لمحے تیز تیز سانس لینے کے بعد جولیا تیزی سے مڑی اور اس
دروازے کی طرف بڑھ گئی جدھر سے ایڈورڈ اندر داخل ہوا تھا دروازہ
ابھی تک کھلا ہوا تھا۔ دوسری طرف ایک راہداری تھی اور راہداری کے
اختتام پر وہ برآمدے میں پہنچ گئی جس کے سامنے وسیع لان اور پھر چائیک

آگے بڑھی جا رہی تھی۔ لمحہ بہ لمحہ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ زندگی کی حدود سے نکل کر موت کی گہری اور اندھی وادی میں اترتی جا رہی ہو اور پھر اس کی قوت اور ہمت بیکھٹ جواب دے گئی۔ اس کے ذہن پر شب خون مارنے والے اندھیروں نے اس بار کا میاب یلغار کی اور جولیا وہیں سڑک کے کنارے ہی ڈھیر ہوتی گئی۔ لیکن مکمل طور پر ذہن تاریک ہونے سے پہلے اس کے ذہن پر آخری احساس ایک خوفناک دھماکے کا تھا جو شاید اس کے قریب ہی کہیں ہوا تھا۔ ایک ایسا خوفناک دھماکہ جس نے اس کے ڈوبتے ہوئے ذہن کو ایک لمحے کے لئے جھٹکا دے کر بیدار کیا لیکن پھر اس کے ذہن پر موت جیسی تاریکی کی دبیز چادر پھیلی چلی گئی۔

نظر آ رہا تھا۔ پھانک اندر سے بند تھا۔
کوٹھی میں اور کوئی آدمی نہ تھا یہی وجہ تھی کہ ایڈورڈ اور ریگن کے خوفناک انداز میں چیخنے کے باوجود کوئی کمرے میں نہ آیا تھا۔ پورچ بھی خالی پڑا ہوا تھا اس لئے جولیا پیدل ہی دروازے کی طرف بڑھ گئی لیکن اب اس کے جسم میں ایک بار پھر درد اور تکلیف کی شدید لہریں دوڑنے لگ گئی تھیں اور ذہن میں دوبارہ دھماکے سے ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جوش انتقام اور نفرت کی بنا پر اس کی یہ تکلیف اس وقت تو غائب ہو گئی تھی جب وہ ایڈورڈ اور ریگن سے لڑ رہی تھی لیکن اب جبکہ یہ جنگ وہ فائنل انداز میں جیت چکی تھی اس کے ذہن اور اعصاب پر چھایا ہوا جوش اور غصے کا لاؤسرد پڑ جانے کے بعد اس کے زخموں نے دوبارہ اپنا ردعمل ظاہر کرنا شروع کر دیا تھا اور جولیا کو اب ایسا محسوس ہونے لگ گیا تھا جیسے وہ پھانک تک پہنچنے سے پہلے ہی بیہوش ہو کر گر جائے گی۔ لیکن وہ مسلسل اپنے آپ کو سنبھالتی ہوئی کسی نہ کسی طرح پھانک تک پہنچ رہی تھی۔

اس نے پھانک کی چھوٹی کھڑکی کھولی اور باہر سڑک پر آگئی۔ سڑک پر تیز رفتار ٹریفک رواں دواں تھی لیکن جولیا کی حالت لمحہ بہ لمحہ غیر ہوتی جا رہی تھی۔ اس کا پورا جسم شدید زخمی تھا اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اس لئے سڑک سے گزرنے والے افراد اُسے حیرت سے چونک کر دیکھتے۔ لیکن پھر آگے نکل جاتے۔ یہاں کا معاشرہ ہی ایسا تھا کہ کوئی کسی کے لئے وقت ضائع نہ کرتا تھا۔ انتہائی سنگدل اور بے حس معاشرہ۔ اگر اس حالت میں جولیا پاکیشیا میں سڑک پر نکل آتی تو یقیناً لوگ اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑتے لیکن یہاں جولیا اس قدر شدید زخمی ہونے کے باوجود اکیلی ہی لوکھڑاتی ہوئی

دے رہا تھا اس کے جسم نے صرف معمولی سی حرکت کی تھی۔

"اودہ! مت ہلو۔ تمہیں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ تمہاری کئی ہڈیاں ایک ران کی ہڈی اور ایک بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اور باقی جسم پر بھی زخم آئے ہیں۔" ڈاکٹر فینگل نے انتہائی ہمدردانہ لہجے میں کہا اور عمران نے اپنی حالت سن کر ایک بار پھر طویل سانس لیا۔

"میرے ساتھی۔ اودہ! صدف رحمائی مادام جیکی۔ اور ہاں! وہ جویا جسے میں نے شدید زخمی حالت میں سڑک کے کنارے لڑکھڑاکر چلتے ہوئے دیکھا تھا۔" عمران نے یکجہت چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے افسوس ہے عمران!۔ مادام جیکی مر چکی ہے اور تمہارے پاکیشیائی ساتھی بچ کر تو کئے ہیں لیکن وہ بھی شدید زخمی ہیں۔ البتہ ڈرائیور جو مقامی تھا وہ بھی مر گیا ہے۔ سٹیئرنگ نے اس کا سینہ بڑی طرح پچکا کر توڑ دیا تھا۔ اور کار میں دوسری کوئی عورت تو موجود ہی نہ تھی۔" ڈاکٹر فینگل نے آہستہ سے کہا۔

"اودہ!۔ وہ کار میں نہیں تھی۔ وہ تو سڑک کے دوسرے کنارے پر چل رہی تھی۔ میں نے اچانک اسے دیکھ کر بے اختیار تھامسن کو کار روکنے کے لئے کہا اور تھامسن نے بغیر سوچے سمجھے دیس سڑک کے درمیان ہی ٹل بریک لگا دی۔ اودہ! مادام جیکی مر گئی۔ بیجاری اپنے ساتھ ہی زیر و لب ہارڈی کاراز بھی لے گئی۔ ڈاکٹر! جویا کا پتہ کرو۔" عمران نے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں۔ تم فکر نہ کرو۔ ویسے مادام جیکی مرنے سے پہلے ہوش میں آگئی تھی اور اس نے ڈاکٹر سے کہا کہ وہ زبرد کا کوئی کی کوٹھی میں رہنے

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں اس خوفناک دھماکے کی بازگشت گونجی جو اس کے ڈوبتے ہوئے ذہن نے آخری بار ریکارڈ کی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکل گئی۔

"اودہ عمران!۔ تمہیں ہوش آگیا۔ تھینک گاڈ۔" عمران کے دائیں طرف سے ڈاکٹر فینگل کی مانوس آواز ابھری اور عمران نے بے اختیار ادھر گردن گھمادی تو اس نے بوڑھے ڈاکٹر فینگل کو کرسی سے اٹھ کر تیزی سے اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔

عمران نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ سر سمیت اس کا پورا جسم پٹیوں میں لپٹا ہوا تھا۔ صرف اس کا چہرہ اور گردن کھلی ہوئی تھی اور اس صورت میں وہ بالکل کسی مصری اہرام میں رکھی جانے والی مومی کی طرح دکھائی

ان کے ایک اور مخصوص اڈے کا پتہ چلا لیا۔ وہ ایک کوہی ٹپ ہے۔ وہ دونوں شدید زخمی حالت میں اس کوہی میں پہنچیں پڑے ہوئے ملے ہیں۔ یوں لگتا تھا جیسے انہیں دس بارہ آدمیوں کے مل کر شدید زخمی کیا ہو۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ کوہی تقریباً اسی جگہ ہے جہاں تمہاری کار کا ایکسائیڈنٹ ہوا ہے۔ ڈاکٹر فینگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوه امیں سمجھ گیا کہ ان دونوں کو کمن دس بارہ آدمیوں نے مل کر زخمی کیا ہوگا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب! — تم ان آدمیوں کو کیسے جانتے ہو — ان کے متعلق بتاؤ۔ وہ تو محب وطن افراد ہوں گے جنہوں نے ان غداروں کو اس حالت میں پہنچایا ہے۔ صدر ملک بھی ان محب وطن افراد سے ملنا چاہتے ہیں لیکن چونکہ یہ دونوں ابھی تک ہوش میں نہیں آئے اس لئے ان کے بارے میں پتہ نہیں چل رہا۔ ڈاکٹر فینگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ دس بارہ آدمی نہیں، ایک لڑکی ہے۔ جولیا نافٹ واٹر — جس کے متعلق میں نے آپ کو بتایا ہے کہ اسے شدید زخمی حالت میں رطک کے دوسرے کنارے پر لٹکھا کر چلتے ہوئے دیکھ کر میں نے تھامس کو رکنے کے لئے کہا تھا۔" عمران نے جواب دیا۔

"ایک لڑکی! — اوه نہیں سٹر عمران! — ایڈورڈ اور ریگن کی حالت تم نے نہیں دیکھی — ایک لڑکی تو کجا کئی مرد مل کر بھی ان کا یہ حشر نہیں کر سکتے۔ ڈاکٹر فینگل نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"جولیا ہے ہی ایسی لڑکی — بظاہر نرم و نازک — بالکل چینی گڑیا جیسی۔ لیکن جب وہ فارم میں آجائے تو پھر جولیا نا ایکشن کے مقابلے میں ایڈورڈ اور

والے ڈاکٹر فینگل سے فوراً ملنا چاہتی ہے تاکہ ولیٹرن کارمن کا ایک اہم راز وہ بتا سکے۔ ڈاکٹر مجھے اس لئے جانتا تھا کہ وہ میرا بھتیجا ہے۔ اس نے مجھے فون کیا تو میں مادم جیکی کا نام سنتے ہی فوراً یہاں پہنچ گیا تو مادم جیکی نے انک انک کر بتایا کہ علی عمران نے یہ نام لیا تھا۔ وہ اسے اس کے پاس بھیجنا چاہتا تھا لیکن پھر ایکسائیڈنٹ ہو گیا۔ اس لئے یہ نام اس کے ذہن میں رہ گیا۔ اس کی حالت چونکہ بے حد خراب تھی اس لئے اس نے زیر و لیبارٹری کا راز مجھے بتا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ کوہی بھی بتا دی جہاں سیکرٹ سروس کا چیف میورک بندھا پڑا تھا۔ اس نے ساری بات تفصیل سے بتا دی اور اس کے بعد وہ مر گئی۔ وہ ولیٹرن کارمن کی عظیم بیٹی تھی۔ میں نے فوراً صدر ملک سے رابطہ قائم کیا اور جب انہیں ساری حقیقت کا علم ہوا تو صدر ملک نے اپنی مخصوص فورس جسے پریذیڈنٹ فورس کہا جاتا ہے اور جو براہ راست صدر کے ماتحت ہوتی ہے کو زیر و لیبارٹری پر فوری قبضہ کرنے اور میورک کی گرفتاری کے احکامات دیتے۔ چنانچہ پریذیڈنٹ فورس نے ایک خوفناک آپریشن کے بعد ایکریمیٹین ایجنٹوں کا خاتمہ کر کے اس زیر و لیبارٹری پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس کوہی سے میورک کو بھی زندہ برآمد کر لیا ہے۔ میورک نے اپنے روسیاء ہی ایجنٹ ہونے کا اعتراف کر لیا ہے۔ اس کا مقدمہ ایک خصوصی عدالت میں چلایا جائے گا اور اسے غدار کی سزا دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی میورک نے اپنے مبرود ایڈورڈ کے متعلق بھی بتایا کہ وہ بھی کارٹ لینڈ کا ایجنٹ ہے اور اس کا ساتھی ریگن بار کا مالک ہے۔ پریذیڈنٹ فورس نے ریگن بار پر ریڈ کیا لیکن وہاں سے ایڈورڈ اور ریگن دونوں نہ ملے۔ البتہ پریذیڈنٹ فورس نے

ریجن کو کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے۔ پوری فوج بھی ہوتی تو ان سب کا بھی یہی حشر ہوتا۔ آپ پلینز اس کا فوراً پتہ کریں۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
جولیا کی بہادری۔ جی داری۔ ہمت اور حوصلے کی تعریف کرتے ہوئے عمران کی آنکھوں میں فخر کی چمک ابھر آئی تھی۔ جب کہ ڈاکٹر فینگل کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں طور پر نظر آرہے تھے۔
"اوہ!۔۔۔ حیرت ہے۔ بہر حال میں معلوم کرتا ہوں۔" ڈاکٹر فینگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیز قدم اٹھاتے ہوئے دروازے کی طرف مڑ گئے۔ اور عمران آنکھیں بند کر کے جولیا نا ایکشن کے تصور میں غمو ہو گیا۔

"اوہ عمران!۔۔۔ وہ لڑکی تو سولس نژاد ہے جو شدید زخمی حالت میں سڑک کے کنارے گری پڑی تھی۔ وہاں جہاں تمہاری کار کا ایکسپنڈ ہوا تھا۔ کیا اسی لڑکی کی بات تم کر رہے تھے۔ وہ ٹھیک ہے۔ اس کی پُشت اور بازو شدید زخمی ہیں۔ ڈاکٹر بتا رہے ہیں کہ اس لڑکی کے زخم اس نوعیت کے ہیں کہ جیسے کسی نے اس کے بازوؤں اور پُشت پر انتہائی بے دردی سے کوڑے برسائے ہوں۔" کیا اس لڑکی کا نام جولیا ہے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر فینگل نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"ہاں!۔۔۔ دہی بے جولیا۔ ڈاکٹر فینگل! وہ پاکشیا سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہے۔ اور یہ کارنامہ دہی سرانجام دے سکتی ہے کہ اس قدر شدید زخمی ہونے کے باوجود بھی وہ ایڈورڈ اور ریجن کا یہ حشر

کر سکے جو آپ بتا رہے ہیں۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
واقعی حیرت انگیز بات ہے۔ میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ ایک نرم دناڑک لڑکی ریجن اور ایڈورڈ کا یہ حشر بھی کر سکتی ہے۔ میں صدر مملکت سے بات کروں گا۔ وہ لازماً پاکشیا کے صدر مملکت کا شکریہ ادا کریں گے کہ ان کی سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف نے ہمارے ملک ویلٹن کارمن کے لئے اس قدر عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ڈاکٹر فینگل نے انتہائی مرعوب ہونے والے لمحے میں کہا۔

ویسے مجھے اس مادام جیکی کی موت کا بے حد افسوس ہوا ہے۔ کاش ب۔ وہ زندہ بچ جاتی۔۔۔ وہ انتہائی محبت وطن لڑکی تھی۔ عمران نے افسوس بھرے لمحے میں کہا۔

"ہاں!۔۔۔ ڈاکٹروں نے مادام جیکی کو بچانے کی سرٹو کو کشیش کی ہیں۔ لیکن وہ اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکے اور اس عظیم لڑکی کو نہ بچا سکے۔ وہ واقعی انتہائی محبت وطن اور عظیم لڑکی تھی۔ صدر مملکت نے اس لڑکی کو ویلٹن کارمن کا سب سے بڑا اعزاز دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ویلٹن کارمن کی تاریخ میں اس عظیم اور محبت وطن لڑکی کا نام ہمیشہ حکمگاتار ہے گا۔" ڈاکٹر فینگل نے بھی افسوس بھرے لمحے میں کہا۔

کیا جولیا کو یہاں لایا جاسکتا ہے ڈاکٹر!۔۔۔ یا مجھے وہاں پہنچایا جائے۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ اور وہ میرے ساتھ۔ میں انہیں بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔ عمران نے کہا۔
"ہاں!۔۔۔ کیوں نہیں۔ میں ابھی بندوبست کراتا ہوں۔ لیکن

عمران سیریز میں ایک ڈیجیٹل اور منفرد ناول

مصنف

منظر کلیم ایم۔ اے

لاسکی

لاسکی۔ ایک یورپی ملک سٹارم کی سرکاری ایجنسی جس نے پاکیشیا سے ایک قیمتی سائنسی پرزہ چورنے کا فیصلہ کیا۔ کیوں اور کیسے؟

لاسکی۔ جس کے بین الاقوامی شہرت کے ایجنٹ والٹ اور مورین نے واقعی بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا مشن مکمل کر لیا جبکہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس باوجود شدید کوشش کے ان کے مشن میں معمولی سی رکاوٹ بھی نہ ڈال سکے کیوں؟

والٹ۔ بین الاقوامی شہرت یافتہ ایجنٹ جس کے مقابلے میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک لمحے کیلئے بھی نہ ٹھہر سکے۔ انتہائی حیرت انگیز اور منفرد کارکردگی۔

مورین۔ جو پوری دنیا میں مارشل آرٹ کی ماہر سمجھی جاتی تھی اور جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے دو دو ہاتھ کرنے کیلئے انتہائی بے چین تھی۔ پھر کیا ہوا؟

• وہ لمحے جب عمران نے والٹ اور مورین کو ان کا مشن خود ہی تحفہ میں دے دیا۔ کیوں؟

• انتہائی حیرت انگیز ڈیجیٹل ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ایک منفرد اور یادگار ناول۔

یوسف براؤن۔ پاک گیٹ ملتان

کیا یہ عظیم لڑکی جو لیا تمہاری بیوی ہے جو تم اس کے لئے اتنے بے چین ہو؟
ڈاکٹر نیگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے ڈاکٹر! خدا کے لئے کیا آپ مجھے بھی جو لیا نا ایکشن کی زد میں لانا چاہتے ہیں۔ وہ ایڈورڈ اور ریگن تو پھر بھی سخت جان آدمی ہوئے کہ جو لیا نا ایکشن کی زد میں آجانبے کے باوجود زندہ بچ گئے۔ میں تو کمزور سا آدمی ہوں۔“

عمران نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور ڈاکٹر نیگل اس کے اس انداز پر کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

مکمل ناول

لاسٹ ٹریپ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

لاسٹ ٹریپ = ایک ایسا مشن جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہر قدم پر موجود ٹریپ سے واسطہ پڑا۔

لاسٹ ٹریپ = ایک ایسا مشن جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک بار بھی مخالف ایجنٹوں سے آمناسامنا نہ ہو سکا۔ اس کے باوجود عمران اور پاکیشیا

سیکرٹ سروس ناکام ہو گئے۔ کیوں اور کیسے؟

لاسٹ ٹریپ = جس میں کامیابی آخری لمحے میں حقیقی ناکامی میں تبدیل ہو گئی۔

اور پھر؟

کیا = عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس باوجود انتہائی شدید جدوجہد کے لاسٹ ٹریپ میں بچس کر ناکام ہو گئے۔ یا؟

انتہائی منفرد اور دلچسپ موضوع پر مبنی ایک یادگار ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں خیر و شر کی آویزش پر مبنی ایک دلچسپ اور چونکا دینے والا ناول

پیش نمبر

مہاپرش

مصنف مظہر کلیم ایم اے

مہاپرش = کافرستان کے شیطان فطرت بچاری کی قائم کردہ تنظیم۔

مہاپرش = جس میں انتہائی تربیت یافتہ افراد شامل کئے گئے تھے۔

شری پدم = جو دنیا کے قدیم ترین اور خوفناک کاشام جادو کا مہارو تھا۔

کاشام جادو = جسے صدیوں بعد اس لئے زندہ کیا گیا تاکہ مسلمانوں کا خاتمہ کیا جا سکے۔

شری پدم = جس نے پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اغوا کر لیا۔ پھر کیا ہوا؟

شری پدم = جس نے صالحہ اور جولیا کو ایک معبد کی پجائیں بنانے کے لئے خصوصی

طور پر اغوا کر لیا۔ پھر کیا ہوا؟

عمران = جو صالحہ اور جولیا کا انتقام لینے شری پدم کے مقابلے پر اتر آیا۔

وہ لمحہ = جب مہاپرش کے تربیت یافتہ مسلح افراد اور شری پدم کی طاقتور شیطانی طاقتیں

بیک وقت عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل آئیں۔

وہ لمحہ = جب عمران اور اس کے ساتھی شیطانی طاقتوں کے خلاف ڈٹ گئے۔ پھر؟



خیر و شر کی آویزش پر مبنی ایک انتہائی دلچسپ



اور چونکا دینے والی حیرت انگیز کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

کنگ برادرز

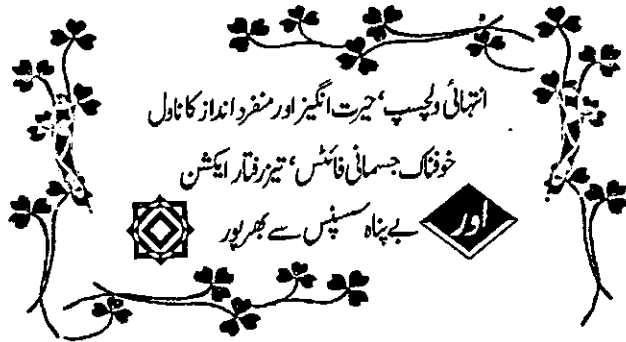
جیری میکارٹو کے باڈی گارڈ جو جوانا اور جوزف سے بھی پھرتی اور مارشل آرٹ میں ماہر تھے۔ کیا واقعی؟

« وہ لمحہ جب جوزف اور کنگ برادرز کے درمیان انتہائی خوفناک جسمانی فائنٹ ہوئی اور جوزف کو فرش چالٹے پر مجبور ہونا پڑا۔ اس فائنٹ کا انجام کیا ہوا۔

حیرت انگیز اور دلچسپ انجام

« وہ لمحہ جب جیری میکارٹو اور عمران کے درمیان مارشل آرٹ کی ایسی خوفناک فائنٹ ہوئی کہ پاکستانی سیکرٹ سروس کے ارکان کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔ انتہائی خوفناک، جان لیوا اور خونریز جسمانی فائنٹ۔ انجام کیا ہوا؟

« عمران اور پاکستانی سیکرٹ سروس کا اصل مشن کیا تھا؟ کیا وہ اپنے مشن کی طرف توجہ بھی کر سکے۔ یا؟



یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

میکارٹو سینڈ کیٹ مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم دہا۔

کاشاس

ایک بے بسی کی ایک ریاست جہاں میکارٹو سینڈ کیٹ ظلم، سفاکی اور بربریت میں اپنی مثال آپ تھا۔

میکارٹو سینڈ کیٹ

جوانسوں کو بے دریغ ہلاک کرنے، املاک کو تباہ کرنے اور معصوم اور بے گناہ افراد، عورتوں اور بچوں کو زندہ جلا دینے میں معمولی سی جھجک بھی نہ رکھتا تھا۔

میکارٹو سینڈ کیٹ

جس نے ایک پاکستانی خاتون کے ساتھ بربریت اور سفاکی کی انتہا کر دی اور معاملہ ایکسٹوٹک پہنچ گیا۔ پھر؟

میکارٹو سینڈ کیٹ

جس کے مقابل عمران بھی اس قدر جذباتی ہو گیا کہ اس نے پاکستانی سیکرٹ سروس کو اس کے مقابل غیرت سینڈ کیٹ کا نام دے دیا۔ پھر؟

جیری میکارٹو

سینڈ کیٹ کا سپراسٹر جو اپنی طاقت، پھرتی اور مارشل آرٹ میں بے پناہ مہارت کی وجہ سے ناقابلِ تسخیر سمجھا جاتا تھا۔ کیا واقعی وہ ایسا تھا؟

عمران سیریز میں فورسٹرز کے سلسلے کا ایک دلچسپ اور منفرد ناول

مکمل ناول

سفاک مجرم

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

سفاک مجرم

جو پاکیشیا سے معصوم بچوں کو اغوا کر کے غیر ملکی اودیہ ساز لیبارٹریوں کو فروخت کر دیتے تھے۔ جنہاں ان پر انتہائی زہریلی اودیہات کے تجربات کئے جاتے۔

سفاک مجرم

جنہوں نے پاکیشیا کے سینکڑوں ہزاروں خاندانوں کو انتہائی سفاکانہ انداز میں موت کی دلدل میں دھکیل دیا۔

سفاک مجرم

جن کا طریقہ کار اس قدر پراسرار تھا کہ عمران اور فورسٹرز باوجود انتہائی کوشش کے ان کا معمولی سا سراغ بھی نہ لگا سکے۔

سفاک مجرم

جن کے خلاف فورسٹرز نے اپنی مکمل ناکامی کا برملا اعتراف کر لیا۔

سفاک مجرم

جو اپنے خلاف ہر ثبوت انتہائی سفاکی سے مٹا دیا کرتے تھے۔

سفاک مجرم

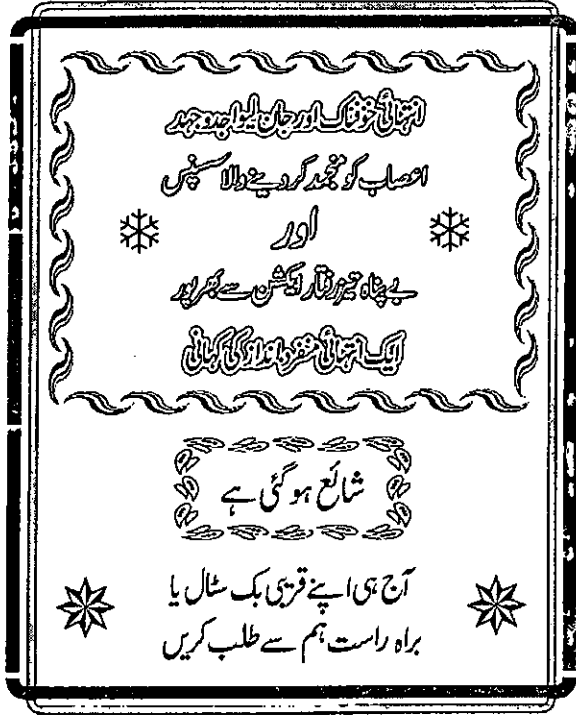
جن کے سفاکانہ جرم سے واقف ہو جانے کے باوجود عمران ان کے خلاف بے بس ہو کر رہ گیا۔ کیوں؟

سفاک مجرم

جن کے ساتھ عمران کے باورچی سلیمان کو جان لیوا مقابلہ کرنا پڑا۔

کیا سلیمان مجرموں کے ہاتھ ہلاک ہو گیا۔ یا؟

کیا عمران اور فورسٹرز ان سفاک مجرموں کو پکڑنے اور پاکیشیا کے ہزاروں معصوم بچوں کی زندگیاں بچانے میں کامیاب ہو سکے یا ناکامی ان کا مقدر ٹھہری؟



یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

مکمل ناول

کارکس پوائنٹ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کارکس پوائنٹ جو پاکستان کے فضائی دفاع کا اہم ترین آلہ تھا جس کی حفاظت انتہائی خصوصی طور پر کی جاتی تھی۔

کارکس پوائنٹ جسے پوری دنیا سے خفیہ رکھا گیا تھا تاکہ سپر پاورز اس کے بارے میں کچھ نہ جان سکیں۔

ڈاسن اٹاڈا کی سرکاری ایجنسی جسے کارکس پوائنٹ کے بارے میں علم ہو گیا۔

ڈیر کی ڈاسن کا ٹاپ ایجنٹ جو اپنی ساتھی گوریلا کے ساتھ کارکس پوائنٹ حاصل کرنے کے لئے پاکستان پہنچ گیا۔

ڈیر کی جس کی آمد کی اطلاع پاکستان سیکرٹ سروس اور عمران کو ہو گئی لیکن وہ اسے انتہائی کوشش کے باوجود ٹریس نہ کر سکے۔ کیوں؟

ڈیر کی

جس نے گوریلا کے ساتھ مل کر نہ صرف کارکس پوائنٹ حاصل کر لیا بلکہ بے شمار پاکستانی کمانڈوز کو بھی ہلاک کر دیا اور کوئی ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔

ڈیر کی

جس کے تعاقب میں عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس پانگلوں کی طرح دوڑتی رہی لیکن وہ آخری لمحات تک ان تک نہ پہنچ سکے۔ کیوں؟
وہ لمحہ جب ڈیر کی اور گوریلا نے مشن کو ہر لحاظ سے مکمل کر لیا اور پاکستان سیکرٹ سروس کو واضح طور پر بھرپور شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

عمران

جو زندگی میں پہلی بار سامنے آنے کی بجائے ہوٹل کے کمرے میں چھپنے پر مجبور ہو گیا۔ کیوں؟

کیا پاکستان سیکرٹ سروس اور عمران واقعی شکست کھا گئے۔ یا؟

انتہائی دلچسپ، منفرد واقعات

بے پناہ اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور

ایک منفرد انداز کا ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر سلیم ایم اے سی عمران سیریز

دوم	کاسمک سٹار	اول	ڈبل مشن
اول	ریڈ آرمی	دوم	ڈبل مشن
دوم	ریڈ آرمی	اول	ریڈ اتھارٹی
اول	ریڈ آرمی نیٹ ورک	دوم	ریڈ اتھارٹی
دوم	ریڈ آرمی نیٹ ورک	مکمل	لاسٹکی
مکمل	ریڈ فلیگ	اول	ڈارک آئی
مکمل	پرل پائریٹ	دوم	ڈارک آئی
مکمل	مکروہ چہرے	مکمل	سنیک کلرز
مکمل	کراؤن ایجنسی	اول	شوردرمان
اول	فیمن سوسائٹی	دوم	شوردرمان
دوم	فیمن سوسائٹی	اول	سی ایگل
مکمل	لاسٹ موومنٹ	دوم	سی ایگل
مکمل	سمارٹ مشن	اول	چیف ایجنٹ
مکمل	سپر ماسٹر گروپ	دوم	چیف ایجنٹ
مکمل	تھرڈ بال مشن	مکمل	ایگروسان
مکمل	فورٹ ڈیم	اول	کاسمک سٹار

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان



مظہر علی

بچے از مطبوعات

یوسف پبلشرز، بک سیلرز
برادرز

پاک گیٹ ○ مٹان